بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

مجالس النفائس

مطبع منشی نولکشور میں بہ طبع مزین و مقبول ہوا

فہرست دیوان محامد خاتم النبیین تصنیف مفتی امیر احمد صاحب امیر

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان
محامد خاتم النبیین
مطبع منشی نولکشور میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ مشتمل بر حمد و نعت و مدح و منقبت و سبب تالیف

کرے حمد رب ہے یہ کسکی زبان — نبی کو ہے اقرار عجز بیان

یہان طاقت نطق پاتا نہین — کہ کوزی مین دریا سماتا نہین

اسیطرح نعت رسول کریم — بیان کس سے ہو جز خدائی قدیم

وہ ہین آسمان نبوت کے بدر — خدا ہی کو معلوم ہے اونکی قدر

مناسب ہے اس سے بھی عطف عنان — کرون مختصر حال اپنا بیان

بجا ہے امیر احمد اسم فقیر — فقیر در مصطفے ہے امیر

تخلص امیر اِس لیے ہے مرا — کہ ہون مین فقیر در مصطفے

طبیعت مین اول سے تھا ذوق علم — رہا ابتدا سے مجھے شوق علم

کتب تھی جو درسی پڑھے وہ تمام — پڑھا یا کیا صبح سے تا بشام

مگر شاعرون سے جو صحبت ہوئی — سوِ نظم مائل طبیعت ہوئی

یہی سالہا شغل میرا رہا — کہ دریای فکرت مین ڈوبا رہا

وہ کیا نظم ہے جو نہ مینے کہی — رباعی قصیدہ غزل مثنوی

مضامین

مضامین کی روزانہ اکثر تلاش — مضامین تازہ کی شب بھر تلاش

مناسب طبیعت تھی شہرت ہوئی — مشقت سے لیکن مشقت ہوئی

یہ آیا مرے دل مین اکدن خیال — کہ کب تک یہ اشغال خسران مآل

ہمل سال عمر عزیزت گذشت — مزاج تو از حال طفلی نگشت

کہی عاشقانہ جو اچھی غزل — نہین ہے کوئی اس مین حسن عمل

وہ کر فکر جس مین کہ عقبی ہو پاک — ترا اختر بخت ہو تابناک

مناسب ہے فکر مضامین نعت — کہ تزئین ایمان ہو تبیین نعت

کرے تا خدا خود صلاے رحمت — محمدؐ کے صدقے سے ہو مغفرت

مگر اور فکرونسے فرصت نہ تھی — معیشت سے حاصل فراغت نہ تھی

اوٹھے ہاتھ میرے جو بہر دعا — ہوا بخت یاور مرا رہنما

مین اوس در پہ پہونچا جو ہے باب فیض — کہلے ہین اوسی در پہ ابواب فیض

وہ **کلب علیخان بہادر** کا در — جو سارے رئیسون مین ہے نامور

اگر آسمان تخت کا پایہ ہے — تو خورشید بھی چتر کا سایہ ہے

خردمند ہے صاحب ہوش ہے — عطا پاش ہے وہ خطا پوش ہے

اگر چشم حق بین تو دل حق گزین — سوا حق کے مد نظر کچہ نہین

ہمیشہ ہے یہ گوش ہین حق نیوش — دل پاک مین بحر عرفان کا جوش

زبان آشنائی سخنہاے حق — معین اسکا حق ہے یہ شیدای حق

شریعت کا تابع فدائی رسول — بھری سر مین اوسکے ہوای رسول

مسافر نواز و رحیم و کریم — شب و روز جاری ہے فیض عمیم

بڑے عزت افزای اہل علوم — کہ ہین ماہ کے ساتہ صدہا نجوم

یہ ذرہ بھی کچہ کچہ ہے خاطر پسند — نظر کردہ آفتاب بلند

یہ اوس در سے حاصل سعادت ہوئی — سوی نعت مائل طبیعت ہوئی

ہوئین نظم غزلین مخمس کہے — رباعی قصیدے مسدس کہے

ہوا ہو کوئی شعر شاید قبول — کہ اوس سے ہو عقبی کی دولت حصول

الٰہی حقیقت مری کچھ نہین — مگر بندۂ خاتم المرسلین

اس امید پر کی ہے نعت رسول — کہ شاید یہ طاعت کرے تو قبول

ترا دوست ہے تجکو پیارا بہت — مجھے بہر بخشش اشارا بہت

الٰہی ہو محشر مین میری نجات — فراغت رہے تا بقید حیات

کسی کا نہ محتاج ہون یا خدا — رہے میری حرمت مع اقربا

بڑا سب سے ہے قرضداری کا بار — نہ دنکو نہ شب کو ہے اس سے قرار

تقاضا ہے مجھپر مین خاموش ہون — الٰہی بعجلت سبکدوش ہون

کرم سے سبیل ایسی کوئی نکال — کہ یہ مثل ہو سر سے اوترے وبال

ہزارون ہین میدان ہمت کے مرد — بہت وادی جود کے رہ نورد

جسے اک ذرا ہو اشارہ وہی — بلاؤن سے مجکو چہڑا دے ابھی

ہین لاکھون کرورونکا طالب نہین — یہان حرص دنیا کی غالب نہین

عیال اور اطفال کے واسطے — بلاشرط خدمت وظیفہ ملے

کوئی گوشۂ عافیت ہو نصیب — وہان بیٹھکر ورد ہو یا حبیب

فقط اسقدر آرزو ہے مری — لکھون مطمئن ہو کے نعت نبی

الٰہی یونہین زندگی ہو تمام — بحق محمد علیہ السلام

ولی نعمت ذرۂ خاکسار — جو خورشید ہے صاحب اقتدار

ستارہ ہو دولت کا اوسکی بلند
رہے حشر تک خرم وارجمند

شروع قصائد

تفکر امتیاز جان و جانان مین کیا حد کا
عروض اب تک نہ آیا ہاتھ اس بیت معقد کا

نفخت فیہ من روحی کے معنی سے ہوا ثابت
خزانہ ہے محیط اس چشمۂ روح مجرد کا

گیا شبہہ سمجھ مین آیہ حبل الورید آیا
رگ گردن مقام خاص ہے محبوب بے حد کا

سمٹنا تھا بھنور کا جو وہی تھا موج کا بڑھنا
کھلین آنکھین تو عالم ایک دیکھا جزر کا مد کا

ہوا حیرت کو کیا ہے فکرت کنہ حقیقت مین
یہ وہ گھر ہے کہ جسمین بند دروازہ ہے مقصد کا

بگلینہ فہم دندان طمع کیا تیز کرتی ہے
ابھی ممکن نہین ہے کھولنا اس قفل ابجد کا

سخن ناداں نکر کچھ فکر آخر کچھ نہ ٹھہرے گا
خبر دے ہے کہ بند اسکی ذات مین عالم ہے گنبد کا

بحافظ خبط معنی چاہیے مشتاق معنی کو
جدا کرنا ہے بیجا لفظ مین حرف مشدد کا

حباب آسا ہین آنکھین بند تیری ورنہ ظاہر ہے
کہ ہر موجہ ہے اس دریا مین جادہ راہ مقصد کا

مقام عجز مین آ رو سیاہی دور کر دل کی
غضب ہے خانہ کعبہ مین رہنا مار اسود کا

جھکا سر دیکھ ہے نور تجلی کعبۂ دل مین
نشان طوق گریبان مین بھی ہے محراب معبد کا

ادھر نالہ کیا دل نے ادھر مقصود حاصل تھا
دعا سے تا اجابت فاصلہ ہے تیر کی زد کا

نکیوں سے ہے مقدم ہو رجوع دل ہو خیر کی
کہ مرکز ہی ہر اک مسند الیہ اسناد مسند کا

مٹا دو زندگی مین نقش ہستی کو کہ ہو جائے
بہشت جاودان مین سامنا عیش مخلد کا

در مقصود کا پھر تجکو ہاتھ آنا ہے کیا مشکل
ہوا غواص جب تو قلزم اسرار سرمد کا

صفائی قلب حاصل کر وہ کسب بے و تقوی سے
کہ عالم پیکر خاکی مین ہو روح مجرد کا

ق
نہ آ ہرگز فریب محفل آرایان نخوت مین
کہ گاؤ سامری ہے گاؤ تکیہ انکی مسند کا

بچھا تین فرش کی جا شمع کل یہ پوست کچھوا کر
خیال آسے جو بالش کا تو [illegible] گنبد کا

نہ رکھنا تاج تکبر سر پہ تیر [illegible] مبہم ہو گا
[illegible] اس مین ہے [illegible] دکا

خیال دولت دنیا بھی گر دل مین آجائے
سمجھ اوسکو کہ [illegible] ابلیس مرتد کا

اطاعت اہل دل سے منعمون کی ہو نہین سکتی
زبان چلتی ہے انکی کاٹ کر رستہ خوشامد کا

یہ دولت سی ہے نفرت چاہتی ہین حب ہمت سا
کہ بہر غسل میت بھی نہو تختہ زبرجد کا

وہ ہین مقبول حق جو نا قبول اہل عالم ہین
ملا ہے منزل مقصود سے جادہ خط رد کا

فرشتے انکو ڈالی مین لگا کر نذر دیتے ہین
جو پھل پھلے اوتر تا ہے نہال لطف سرمد کا

فنا و فقر کے مضمون تو باندھے ای امیر اچھے
سنا کوئی غزل بھی اب کہ دل مشتاق ہے حد کا

غزل

خدا جانے کب آنا ہو چمن مین اوس سہی قد کا
بجار کہا ہے کیون غنچون نے ڈنکا آمد آمد کا

اوسے دیکھا جو گلشن مین تو ساری سرکشی بھولا
زمین پر پچھ کے سرو باغ سایہ بنگیا قد کا

اوٹھائین دل پہ چوٹین جب گیا سے یار دریا کی
حباب موج کو کیونکر نہ سمجھون مین پھری گد کا

کبھی گھبرا کے دریا پر جو مین فرقت مین جاتا ہون
زبان موج پر آتا ہے جملہ خیر باشد کا

موی پر آئی تو معشوق آئی قبر عاشق پر
دکھائی تو دکھائی کچہ اثر تعویذ مرقد کا

در محبوب بالش کوچۂ محبوب مسند ہے
نہ مین خواہان ہون بالش کا نہ مین طالب ہون مسند کا

خیال آبرو رکھتے ہین نا حق عاشق ابرو
الف ہر چند ہے اس لفظ مین لیکن ہے بے مد کا

مصور نقشہ جب اوس نازنین کا کھینچنے بیٹھا
کمر کا یہ پتا رکھا کہ خط کھینچا نذارد کا

سیاہی سے یقین ہے پنجۂ مژگان شیر ہو
جو شانہ مہر کا پنجہ ہو اوس زلف مجعد کا

پھنکیتی چھوڑ دی اب خوشنویسی کا ہے شوق اسکو
دوات و خامہ لاؤ طاق پر رکھدو چھڑی گد کا

نہین ہے طفل میرا دل ابھی بہلیگا نہ بہلے گا
تماشا چرخ دکھلائے نہ امثال ابجد کا

کہے انکو جو شب مین کہون تارے نکل آئے
مناسب چاپلوسی ہے زمانہ ہے خوشامد کا

خیال گردش چشم بتان مین موت آئی ہے
یقین ہے گنبد آہو ہو گنبد میرے مرقد کا

کمر کا وصف کرتا صاف حال غیب کہنا ہے
دہن کی مدح لکھنا کھولنا ہے قفل ابجد کا

کسی سے وار شمشیر قضا کا رک نہین سکتا
امیر اس مین سہارا ہے نہ جوشن کا نہ جلقد کا

سنائی

سنائی مینے جسدم یہ غزل معنی شناسون کو
کہا صد آفرین مضمون ہی جو اس مین وہ آمد کا

فصاحت اسکو کہتے ہین بلاغت اسکو کہتے ہین
مزہ ہر شعر مین ہے انتہا کا ذائقہ حد کا

جو نقطہ ہے وہ خال روی آرویان پہ طرہ ہے
عیان ہر سطر سے ہے سلسلہ زلف مسود کا

جو شعر وصف عارض ہے کہین گلسی بھی نازک ہے
بلندی سرو کی رکھتا ہی جو مضمون ہے قد کا

مگر توصیف خسار و خط و گیسو سی کیا حاصل
وظیفہ تھا جو ان بیتون مین تھا وصف احمد کا

ہوئی عبرت مجھے پھیری عنان اسپ طبیعت کی
ارادہ بندہ گیا وصف جناب خاص سرمد کا

لگا کرنے مین قرآن کی تلاوت پھاڑ کر پوتھی
ہوا مسجد مین داخل چھوڑ کر بتخانہ موبد کا

کہو عشاق احمد سے کہ آئین اسکی سننے کو
قصیدہ اک نیا پڑھتا ہون مین نعت محمد کا

مطلع

الف آدم مین ہے ممدود احمد مین ہی ہر مد کا
سبب یہ ہے کہ وان سایہ تھا یان سایہ نتھا قد کا

بلاؤن ہی بچے جو نام لے دل سے محمد کا
اثر میم مشدد مین ہے ذوالقرنین کی سد کا

جو آنکھین ہون تو نام پاک سے پیدا ہی یکتائی
کہ آغوش احد مین جلوہ گر ہی میم احمد کا

زہی خاطر جو دنیا ہی بلایا حق نے پاس اپنے
روان ہمراہ قاصد کے کیا ہدیہ خوشامد کا

مگر حاجی اونہین کا سنگ در اسکو سمجھتے ہین
لیا کرتے ہین کعبے مین جو بوسہ سنگ اسود کا

شروع دفتر امکان ہین بسم اللہ کے بدلے
قلم نے نام لکھا لوح پر سب سے پہلے محمد کا

فلک پر ہون نکیو نکر دیدہ شمس و قمر روشن
لگایا کرتے ہین آنکھون مین سرمہ خاک مرقد کا

فلک طاؤس کی صورت جو ابتک رقص کرتا ہی
کبھی دیکھا تھا جلوہ ابر گیسوئے محمد کا

جدا رکھا مجھے اوس روضہ پر نور سے ابتک
برا ہو طالع بد کا برا ہو طالع بد کا

جو اپنے دوست کا ہو دوست سبکو دوست ہوتا ہے
خدا کا کیون نہ عاشق ہون عاشق ہی محمد کا

بہت ہی ناز حسّان عجم کو تیزی طبع پر
مگر دیکھا نہین جوہر مرے تیغ مہند کا

الٰہی ہو گذر تعلیم گاہ بزم مولا مین
جھکے ایسا کہ شکل دال بنجائے الف قد کا

کمی اوس سے نہین کی ہینچ بھی توصیف حضرت مین
شہیدی کو کہ موجد ہے اس آئین مجدد کا

یہان سے لکہ سکے پھر دو چار مطلع مدح کرتا ہون
شگفتہ تا دوبارہ دل ہو مشتاقان احمد کا

مطلع

ظہور آخر ہے اول انبیا سے نور احمد کا
بجا ہے گر لقب ہو اول و آخر محمد کا

عبادت سے نہین خالی تماشا اوسکی مسند کا
کہ ہر بوٹا ہے ٹھپا جلد قرآن مجلد کا

نگینہ نامور کیا خاک ہو چرخ زبرجد کا
بنے جب تک اوسمین بیل بوٹا اوسکی مسند کا

الٰہی آئے وہ جھونکا ہوائے شوق بیحد کا
اوڑا لیجائے دکھلا دے مجھے روضہ محمد کا

مجسم کرکے نور اپنا خدا نے عرش سے بھیجا
ادا ہو شکر کیا بندون سے اوسکے لطف بیحد کا

بلاؤن سے اماں خلقت نے نام پاک سے پائی
سبب ہے اب ہنا نہ ہنا ایک ذوالقرنین کی سد کا

سنائین کیسی گوش سامعین کو غیب کی باتین
کہی لب اتو دروازہ کھلا اسرار سرمد کا

خبر دیتے رہے مرسل سب اپنی اپنی امت کو
زمانے مین تھا کب شور اونکی آمد آمد کا

چلے جس زمین پر اوسکو کعبہ سے بزرگی دی
شرف ہر سنگ کو ہے نقش پا سے سنگ اسود کا

دوئی کیسی کہان ثانی کہ یہ دونون ہین لاثانی
خدا کا دوسرا کوئی نہ سایہ آپ کے قد کا

وہیں یہ وہی قد تھا کہ تھے ظل خدا حضرت
جدا کرنا بہت دشوار تھا حرف مشدد کا

تجھکا حیف ہو ڈھونڈھکر سمجھا غلط فہمی سے دو مجسم تھا
کہ ہے رخصت سیاہ کعبہ سایہ آپ کے قد کا

کیا یہ پانی پانی گیسوِ مشکین کی خجلت نے
سما کر خاک مین پوشیدہ سایہ ہو گیا قد کا

گمان تا ہے جنت سے وہی اوترا عیاں ہو کر
اوٹھا رکھا تھا جو اپنے سایہ تجلی کا

نبی سب مجمع انجم کیے تھے مثل حضرت کے
ملا تھا اونکو تو ایک ایک پارہ اس مجلد کا

وہی تو چرخ اخضر ہے جو روز خلقت عالم
گرا تھا تاج نورانی سے آویزہ زمرد کا

سکونت کی جگہ درکار تو تھی اونکو آگے سے
یہی باعث ہوا بنیاد نہ طاق زبرجد کا

حوادث سے ہون امن کیونکر جو ساکن ہین شہ دین کے
کہ بسم اللہ کا گنبد ہے گنبد اونکے مرقد کا

غش آجائے جو موسی اس تجلی زار کو دیکھین
چراغ طور ہے رخشان کلس روضے کے گنبد کا

ہُوا یہ عندلیب سدرہ کی منقار کہتی ہے
کہ یون گلگیر بنکر گل مین اونکی شمع مرقد کا

وہ مستغنی مجاور ہین کہ جنکے سامنے سلطان
ادب سے دم بخود ہین منہ نہین پڑتا خوشامد کا

برادر دونو جبرئیل و علی ہین نوری و خاکی
ادہر بھی ہے اودہر بھی سلسلہ ثابت محمدؐ کا

ہوسے ہین جمع امکان و قدم ذات مقدس مین
محمدؐ مین یہی مطلب تو ہے میم مشدد کا

عجب اوس خسرو دین کو خدا نے دی ہے بیداری
کہ مخمل خواب سے واقف نہین ہے اوسکی مسند کا

دو عالم سے دو شالے کو ملی ہرگز نہ زیبایش
لگا یا حاشیہ جب تک نہ اوسمین اوسکی مسند کا

حکومت دین کی پاکر جو باندی بیل ہاتہ آیا
کلیم اللہ کو چھوٹا سا بوٹا اوسکی مسند کا

خدا کے نور کے ہمراہ نور مصطفےٰ دیکھا
مزہ موسیٰؑ سے پوچھا چاہیے تکرار بیجد کا

بحر طوفان سے کشتی آکے ٹھہری کوہ جودی پر
کہا جب نوحؑ نے یارب بجا صدقہ محمدؐ کا

خلیل اللہؑ پر کیسی گلستان ہوگئی آتش
ہوا مشکلکشا موجہ نسیم باغ احمدؐ کا

بٹھایا تخت شاہی پر مہ کنعانؑ کو زندان سے
وہان دشوار تھا آزاد کرنا کیا مقید کا

رہائی پائی قید بطن ماہی سے جو یونسؑ نے
اشارہ یہ بہی تھا اک نون ابروی محمدؐ کا

کبھی ایوبؑ کے شافی کبھی یعقوبؑ کے حامی
بھرا دُرّ عنایت سے نہ دامن کسکی مقصد کا

بنا آیات قرآن کی ہے اونکی ذات سے محکم
قیام اونکے سبب کعبے کے ارکان مشید کا

اصول خمسہ اسلام جو مشہور ہین پانچون
مخمس آپ کے دیوان ہا رشاد موکد کا

فروع دین جو شش گانہ ہین شائع اہل ایمان مین
مسدس آپ کے فکر مضامین مجدد کا

تمرکو کسطرح کرتی نہ وہ انگشت دو ٹکڑے
انہین دو نقطہ زرین کا طالب بلفظ تھا ید کا

مشکک معجز شق القمر مین کچہ نہ شک لائے
کرے دو آرہ تشدید سر کاف مشدد کا

شجر مانند انسان بڑہ کے استقبال کو آئے
ہوا جب جنبش مژگان سے ایمان اوس سہی قد کا

دل انسان کو کیا اوسکا گوارا ہو غم فرقت
کہ ہو نالہ جگر جب چاک ہو چوب مستند کا

بجا سبز و سیہ ہی جامۂ فیروزہ و نیلم ہوا یاقوت احمر گوہر دندان محمد کا
شکم پر سنگ اسود اور فاقے سی شکم خالی ہوا ثابت کہ کعبہ بھی مقلد ہے محمد کا
شب معراج کیا اوس مقتدا نے مرتبہ پایا خدا مشتاق شہرہ قدسیون مین آمد آمد کا
دکھایا صاحب خرق و الدنیا ہی ماہ کا عالم جدا ہو کر ملا کیا نور حق سے نور احمد کا
رکابو نسی ہلین آنکھین جھکا یا سر کو قدمو پر ملا جبریل کو رستی مین کیا موقع خوشامد کا
کیے آنکھون فلک طی دم مین پہونچے عرش اعلا پر قدم آگے بڑہا اوس واقف اسرار سرمد کا
دکھائی قوت بازو کمانِ قرب یون کھینچی کہ عالم دو نون گوشون مین ہوا حرف مشدد کا
کہا جو کچھ کہ کہنا تھا سنا جو کچھ کہ سننا تھا وہی قائل وہی سامع سمان آواز گنبد کا
لگایا غوطہ اوس بحر حقیقت مین شناور نی گریبان جزر کا جس مین نہ دامن تھا کہین مد کا
گئی حضرت پھری حضرت مٹی گرمی نہ بستر کی قدم تھا ایک ہی گویا در آمد کا بر آمد کا
خدا سے جو ملا معراج مین نقد عطا اونکو دیا امت کو عقدہ کھول کر زلف معقد کا
محبت ہو مرے دل مین بھی اوس محبوب سے انکی اُویس نیک خو جس طرح عاشق تھا محمد کا
خدایا تو ہی منصف مین احد سمجھا ہو احمد کو کہ دیوانہ جو مجرم ہو نہین ہی مستحق حد کا
نہ دولت کی تمنا ہی نہ حشمت کی ہوس مجکو الٰہی عشق احمد کا الٰہی عشق احمد کا
زیارت کو چلون یارب پڑے یہ غل مدینے مین غلام آیا محمد کا غلام آیا محمد کا
گلا گھر پھینکون جرخ پر جا کی سے باہر ہون نظر آئے مجھے جلوہ جو اوس روضے کے گنبد کا
بنا دن فرش پا انداز ہر گام اپنی آنکھونکو سر مشتاق ہو اور آستانہ ہو محمد کا
جبین سائی کرون ایسی اوس صیقل سی ظاہر ہو چھپا ہے زنگ مین جوہر جو شمشیر مہند کا
ملے کیا لطف جب عین روضہ پر نور مین داخل ریاض خلد مین ہو سامنا عیش مخلد کا
کبھی ہون شوق کامل ہی در و دیوار کی بوسے لگاؤن سرمہ آنکھون مین کبھی اوس خاک مرقد کا
سلیقہ گو نہین دربار کا لیکن توقع ہے مجاور رحم کہا کر ڈھب بتا دینگے خوشامد کا

عجب کیا اشک کی صورت گرین جو لاکر قند مونس
نکلکر پتلیان دونون کہ شوق بوسہ ہر حد کا

کرون مس پوشش مرقد کو جب آنکھون کو ہر یدہ و نسبے
ضیائی دیدۂ دل کو بڑہائی نور مرقد کا

نسیم لطف کا جھونکا الٰہی کوئی چلجائے
شگفتہ مثل گل ہوجائی غنچہ دل کے مقصد کا

دعا مانگون عقیدت سے مجاور سب کہین آمین
الہ العالمین صدقہ ضریح پاک احمد کا

سلامت رکھ مری کلب علیخان بہادر کو
محمد نام جو ہمنام ہے تیرے محمد کا

زیادہ ملک ہو اوسکا بڑہا اقبال و دولت کو
جہان مین اوس سے روشن نام ہو اوسکا اب و جد کا

قصیدہ در منقبت

کیونکر نکرون ملک معانی کو مین تسخیر
خامہ ہے مرا دست ید اللہ کی شمشیر

آسکے جو تعلی پہ مری ہمت عالی
دشوار نہین قلعۂ افلاک کی تسخیر

جو معنی روشن ہے وہ ہی غیرت خورشید
سودا نہین مجکو جو کرون مہر کو تسخیر

سرکش مرے نرمی سے کبھی بڑہ نہین سکتے
لہر آب کے شعلے کے لیے بنتی ہے زنجیر

انصاف کی چھوٹی دم انشا نہ رعایت
پروانے کرون مین قلم شمع سے تحریر

دل صاف زبان صاف سخن صاف ہے میرا
موتی کی لڑی ہے کہ مسلسل مری تقریر

طایر اوتر آتی ہین ٹہر جاتے ہین نہرین
داؤد صفت ہے وہ مری لحن مین تاثیر

عکس آینے مین میرے اشارے سے ہے گویا
لب میرے جو ہلتے ہین تو بول اوٹھتی ہے تصویر

جل سکتے ہین کب اوڑ کے کہین مرغ مضامین
وابستۂ فتراک ہین سب صورت نخچیر

شعر اپنی بیاض دل غلمان پہ جو لکھون
دے مردمک حور سیاہی سے پے تحریر

ہو صاحب معنی تو معانی مرے سمجھے
ہو صاحب توقیر تو جانے مری توقیر

خضر رہ باطن ہے مری خصلت ظاہر
یوسف کی زیارت ہے مری خواب کی تعبیر

جو بات مرے منہ سے نکلجائے وہی ہو
گویا ہون زبان قلم کاتب تقدیر

قل نکلے زبان سے جو مرے ہو قم عیسی
ٹھہرے نہ قدم ایک کا میدان سخن مین
ہون مین وہ سخنور کہ لکھا نام جو میرا
سُن سُن کے مجھے گرم طبیعت ہوئے شاعر
دیتے ہین مزا قدر شناسان سخن کو
کہتا ہون وہ سنتا ہون جو استاد ازل سے
وہ خسرو اقلیم سخن ہون کہ جہان مین
تھے قبضہ خسرو مین معانی کے جو کشور
جب مصحفی و میر سے پے تہنیت آئے
بیچارہ ہوس کیا ہی کرے گا جو قصیدہ
البتہ مقابل ہین مرے عرفی و فیضی
لطفِ سخن تازہ کہان اونکے سخن مین
ہر نقطے مین یان مردمک آسا ہے زمانہ
سو طرح کا بخشا ہے مجھے علم خدا نے
روکین جو علائق نہ رکے میری طبیعت
میدان سخن جیت لیے مینے ہزارون
یہ عزو شرف اوسکی غلامی سے ہے حاصل
پیدا جو ہوا بعد وہ آدم کے عجب کیا
منزو و مبرا ہیں مین وہ صاحب حانہ
جان بخش بشر خلائق تھا اگر نطق مسیحا
محروم نہ انسان نہ زیارت سے کے قبر

وان جی اوٹھے مردہ تو یہان بول اوٹھی تصویر
چلجا سے اگر میری زبان صورت شمشیر
سجدہ سے کو سر لوح جھکا خامۂ تقدیر
ذرون نے جو پائی ہے تو خورشید سے تنویر
یہ لفظ یہ معنی ہین جو مثل شکر و شیر
ہون صورت طوطی پس آئینۂ تقدیر
شہرہ ہے مرا حکم کے مانند جہانگیر
سب مینے کیے تیغ زبان کھینچ کے تسخیر
تھوڑی سی زمینین ہی اونھین اوس ملک جہانگیر
ایسے تو بہت ہین مری گلشن مین عصافیر
پر فرق ہے اتنا مین جوان طبع ہون وہ پیر
کہنہ ہون دوائین تو بدل جاتی ہے تاثیر
سمجھے نہین ہے جنکی نظر مین مری تحقیر
قرآن مرا دل ہے تو سینہ مرا تفسیر
پڑتی ہے بھلا پای نگہ مین کوئی زنجیر
بازو ہے قوی جھولتی ہے عرش پہ شمشیر
جو صاحب قنبر ہے ولا جسکی ہے اکسیر
تقدیم کی مانع نہین کچھ لفظ کی تاخیر
حق ہے کہ ہوا کعبہ اوسیکے لیے تعمیر
جان بخش مسیحا ہین وہ حضرت دم تقریر
تھے آپ زمین پہ تو سر عرش تھی تصویر

لائی جو تصور رخ پر نور کا دل مین
خامہ کف مانی مین ہو شمع شب تصویر

پیوستہ وہ ابرو نہین بالای رخ صاف
مومن سے ہی مومن سحر عید بغلگیر

ابرو ہی حرم چاہ ذقن چشمۂ زمزم
رخ صورت قرآن خط شبرنگ ہی تفسیر

وحشی جو کرے دلمین خیال گل عارض
بلبل کا ترانہ ہوا دسے نالۂ زنجیر

اک لمعۂ رخسارۂ پر نور تھا وہ بھی
موسی کو جو آئی تھی نظر طور پہ تنویر

منقوش نہین کس مین شبیہ رخ مولا
پردے ہین مری آنکھ کے اوراق تصاویر

آئے وہ رخ پاک نظر خواب مین جسکو
رضوان اوسے دے داخلۂ خلد کی تعبیر

افلاک جو اوراق ہون اشجار قلم ہون
ممکن نہین شمہ بھی ہو اوصاف کا تحریر

کرتا ہون رقم اور بھی کچھ مطلع رنگین
امید ہے پاؤن چمن خلد مین جاگیر

مطلع

چھوٹا جو کبھی دست مبارک سے کوئی تیر
نسرین فلک اوج فلک پر ہوئی نخچیر

کس روز وہ ظالم کو نہین دیتے ہین تعزیر
ہین تیغ کے جوہر قدم تیغ مین زنجیر

کافی ہے فقط خلق نہین حاجت شمشیر
اقلیم دل خلق اشارے مین ہے تسخیر

کیونکر نہون جبریل امین تابع فرمان
اوستاد کی خدمت پی شاگرد کہی توقیر

ق

ہو لطف جو حضرت کا نہ انسانکا معالج
اخلاط مین تفریق عناصر مین ہو تغییر

پانی کی طرح آگ پگھل کر ابھی بہجاے
گرمی یہ بڑھے آب مین ہو آگ کی تاثیر

ق

بخشے نہ اگر رنگ اثر حکم معلے
باطل ہو نباتات و جمادات کی تاثیر

گل ہون کبھی تحریک ہوا سے نہ شگفتہ
دے رنگ جواہر کو نہ خورشید کی تنویر

اشیا ہی جہان سے جو کرین دفع ضرر و
زخمون کے لیے مشک مین مرہم کی ہو تاثیر

حکم آپکا جسروز سے ہی محتسب شرع
ہے زخم لگے بھی چور کو اندیشۂ تعزیر

ق

ہین عہد مین حضرت کی جو اسلام سے باہر
حاصل نہین کچھ اونکو بجز خجلت و تشویر

عزا و ہبل حکم خدا سے ہون جو گویا
اصنام پرستون کی کرین آپ ہی تکفیر

عاشق کا دل آزار نہین غمزۂ معشوق — اسدر جرہی آوازۂ انصاف جہانگیر

دیوانۂ الفت کا ذرا دل جو کرا ہے — غل گیسو محبوب کرے صورت زنجیر

خونریزی انسان تو کہان خوف ہو ایسا — سیماب کو کشتہ نکرین صاحب اکسیر

مظلوم سے ہے نرم یہانتک دل ظالم — پہنچے سے شرر سنگ سے ہی شیشہ بغلگیر

اُوڑا اوڑکے جو خس دیدۂ مردم مین پڑے ہین — اس جرم پہ گلیون مین ہوا ہوتی ہے تشہیر

کیا فیض ہے خاطر کبھی دشمن کی نہ توڑی — جب کچھ نہوا بخش دیے شبر و شبیر

کفار ہون کیا آپ کی شمشیر سے جانبر — ہین طعمۂ شہباز اجل مثل عصافیر

پروا نہین اعدا ہین اگر منکر جرات — مٹتے ہین مٹائے سے کوئی جوہر شمشیر

مولا کا جو دشمن ہے کہین سنگ سے ہے بدتر — کب بلعم باعور سے ہم طالع قطمیر

پرواز عدو بہر عدو مرگ عدو ہے — جس طرح پر مور حق مور مین شمشیر

ہو سیر مرقع کی جو منظور عدو کو — طوفان کی طرح غرق کرے قلزم تصویر

جینے کی تمنا جو کرے مردۂ دشمن — قم اوسکو مسیحا کا ہو قصاب کی تکبیر

کام آئی مخالف کی سپر خاک دم جنگ — کاٹے پر جبریل کو جب آپ کی شمشیر

وہ آئینۂ تیغ مصفا ہے کہ جس مین — کفار کو آتی ہے نظر موت کی تصویر

مومن کے لیے ہے یہ کلید در جنت — کفار کو جادہ ہے جہنم کا یہ شمشیر

پڑ جاے اگر بحر مین اس تیغ کا پرتو — پیدا ہوا بھی آگ مین تیزاب کی تاثیر

کھنچ جای یہ جب ایک کو دو دو کو کرے چار — زیبا ہے جو اس تیغ کو کہیے مہ توقیر

پانی مین جو ماہی ہے ہر اک حلق بریدہ — شاید کبھی دریا مین پڑا پرتو شمشیر

تیزی سے طبیعت مین ٹھہرتا نہین مضمون — کیونکر ہو صفت اسپ سبک خیز کی تحریر

پرواز کرے کاغذ بادی کی طرح سنگ — نقاش اگر کھینچدے اس اسپ کی تصویر

کیا ٹھہرے کوئی سامنے اوسکے سر میدان — چلنے مین یہ ہے تیز چمکنے مین ہے شمشیر

وہ تیر کہ مشرق سے جو مغرب کو رواں ہو — پہنچے صفت گردنہ خورشید کی تنویر

تیزی کا تصور دل مجرم مین جو گذرے — ٹھہرانے سے قاضی کو نہ ٹھہرے کبھی تقصیر

تنویر جبین روشنی چہرۂ ایمان — گردن کی بلندی صفت نعرۂ تکبیر

تعریف کرے کیا یہ امیر آپ کی شاہا — توصیف ہے دریا صفت کوزہ ہے تقریر

یا شیر خدا دست خدا بازوِ احمد — مین بھی ہون تمھارا سگِ درصورتِ قطمیر

ہو روز قیامت نظر چشم عنایت
کوثر کا ملے جام جنان مین مجھے جاگیر

قصیدہ در نعت

ای خضر بھول گئی تھی مجھے راہ تگ وتاز — وقت پر آگئے تم عمر تمھاری ہو دراز

آئی ہر گام جو در پیش رہ ناہموار — یہ بھی تھا ایک مانی کا نشیب اور فراز

آبلے آکے پڑے پاون پہ ہر ایک قدم — سوزنِ خار مغیلان کو رہی پا انداز

رحم اللہ کو آیا کہ تمھین بھیج دیا — شکر کیونکر ہو ادا ہے وہ بڑا بندہ نواز

اب جو حضرت کا طریقہ ہے وہی راہ مری — مقتدی کیون نہون جب آپسا ہو پیش نماز

رہنمائی سے تمھاری سرِ منزل پہونچون — سہل ہو جاوے یہ راہ سفر دور و دراز

مہربان خضر ہوے مجھ سے کہا کون ہے تو — کسطرف کا ہے ارادہ ہے کدھر روی نیاز

عرض کی مینے مسافر ہون یا رکتا ہے عزم — کشور ہند سے ہون عازم اقلیم حجاز

حضرت خضر بغلگیر ہوے سنکے یہ بات — کردیا ذرّے کو خورشید کیا وہ اعزاز

خندہ زیر لبی کرکے ہوے گرم سخن — قصد اپنا بھی وہین کا ہے مگر بعد نماز

تو روان پیشتر اس دشت سے ہو چار قدم — راہ سیدھی ہے ملک ساتھ خدا بندہ نواز

اب نہ رہزن کی ہے دہشت نہ کسی غول کا ڈر — نہ کسی جا کسی رستی مین نشیب اور فراز

عرض کی مینے جو فرمان ہو ٹھہر جاؤن کہین — گو مکان کوئی سفر مین نہین جز قصر نماز

آپ کے ساتھ چلون تا نرہے کچہ کھٹکا
خضر بولے کہ نہین یہ نہین فرمان خدا
تو نکر خوف کہ تائید خدا ہے تری ساتھ
حسب فرمان حضر مینے بڑہایا جو قدم
دورسی روضۂ اقدس پہ پڑا دیدۂ شوق
حبذا روضہ کہ ہے مرکز پر کار فلک
نقش وہ نقش کہ خود جسپہ ہی نقاش کو فخر
در و دیوار سی اوس گھر مین برستا ہی یہ نور
باب وہ باب کہ کہتے ہین جسے باب قبول
خوشنما حلقۂ در مردمک چشم پری
روز نون سے ابھی آنکھونکو بدل لین آہو
اسقدر شوق لب بام کار کہتے ہین طیور
چادرین نور کی روضے مین بچھائین پر فرش
دل محمود لیے قبر سے آتا ہے یہان
جسطرح گرد سر شمع پھرین پروانے
خلد مین حور کا نظارہ اوسیکو ہی حلال
آکے اس روضے کی دیوار پہ چسپان ہوگا
جانب قبلہ ہو جسطرح رخ قبلہ نما
آئی روضے مین زیارت کو جسے ہو منظور
قلب ہو جاتی ہین اس روضے مین ہر غش نہی
لحظہ لحظہ ہی کرامت سے ظاہر

خار دامن پہ مبادا ہو کوئی سنت انداز
کام ہین اور بھی مجکو نہین کہنے کی وہ راز
دم مین پہونچے گا اگر شوق ہے بال پرواز
آئی اک جنبش مژگان مین نظر خاک حجاز
حبذا روضہ کہ ہے برج نجوم اعجاز
حبذا روضہ کہ ہی عرش جہان پا انداز
صنع وہ صنع کہ خود جسپہ ہے صناع کو ناز
ہو روا شرع مین سبکو جو پڑہین دیکی نماز
پردہ وہ پردہ کھلی جس سے سرا پردۂ راز
یا کوئی خاتم انگشت عروسان طراز
پر یہ ڈر ہے نہ کہین مشک کی بو ہو غماز
سایۂ مرغ کی ہے مرغ سے اونچی پرواز
چرخ نے سیم و زر شمس و قمر کرکے گداز
پھر جاروب کشی سلسلۂ زلف ایاز
کرتے ہین اوسکی حوالی مین ملایک پرواز
ملگیا اس در اقدس سے جسے حکم جواز
تھی یہ امید سکندر جو ہوا آئینہ ساز
کعبۃ اللہ کا ہی اس در کی طرف روی نیاز
کہ در آئینہ سے ہے روی بد و نیک پہ باز
جسطرح بوتۂ زرگر مین طلا پاکے گداز
صبح تا شام ہوا کرتی ہین لاکھون اعجاز

کیا مقام ادب و ضبط نفس ہے کہ جہاں
ہر مجاور کو عجب رتبہ خدا سے نے بخشا
وصف وضو تو لکھا اب کہوں معراج کا حال
ذکر معراج نے بخشا یہ طبیعت کو عروج
آئے جبریل امین لائے سبکسیر براق
سر سے آنکھوں سے جو رکھا در دولت پہ قدم
مدد ای لطف کہ معلوم نہیں رسم ادب
بزم سب غالیہ سا پر کہیں خوشبو نہ مشام
دایرہ وہ کہ جسے دایرہ کہنا ہے خطا
کچھ عجب بزم کہ تھی بزم کی اطلاق سے دور
ہم بغل شانہ سر زلف رسا سے لیکن
ہو گئی بے ذائقہ و شامہ حاصل ہر سرست
وہ سوالات و جوابات کہ جنہیں وحدت
کیوں نہ خرسند ہو مرغ نظر دیدہ دل
کیا گلستان نزاکت تھی وہ محفل کہ جہاں
نئی طاعت تھی نئی شکل کی وہ طاعت گاہ
کشف و اسرار حقیقت سے بڑھی اور امید
آپ کیا آپ کی امت بھی ہوئی اوس میں شریک
سارے عالم میں پھرے آ گئے کتنی دور
کر یقین دیکھ ذرا شک کو ندے دل میں جگہ
اور آیا ہے مرے دھیان میں مطلع دیگر

توڑیے سنگ سے چینی تو نہ نکلے آواز
خسرو و شرق کو بھی جسکی غلامی کا ہے ناز
ہے مثل رات تو کوتاہ ہے افسانہ دراز
مرغ مضمون کے ہے بال و پری میں پرواز
طے ہوئی چشم زدن میں وہ رہ دور و دراز
کبر کے سامنے یوں عجز ہوا نکتہ طراز
عفو ای ناز کہ معلوم نہیں طرز نیاز
کب زمیں عطر کی رکھتی ہے نشیب اور فراز
نہ حد و سمت نہ انجام نہ اوس میں آغاز
عود بی مجمرہ و نغمہ بے پردہ ساز
نہ کوئی زلف مسلسل نہ کہیں دست دراز
بوی بی مادۂ عطر و مے شیشہ گداز
ایک ہو جیسے کہ آواز سے ملکر آواز
ہوا وسے شاخ نشیمن جو کہ گوشہ ناز
گوش گل کو بھی گراں طائر بو کی آواز
ایک محراب و حرم ایک مصلی و نماز
عقدہ کھل جائے تو ہو رشتہ کوتاہ دراز
واہ کیا دست کرم سے در رحمت ہوا باز
نکتہ گرمی تیرا اسی سے کہیے اعجاز
عقل رکھتا ہے تو اشعیٰ پہ نہ ہو دست انداز
جسکے دو تخت ہیں دو مصرع دروازہ راز

مطلع

ہمسر عشق حقیقی نہین گو عشق مجاز
خوب تمثیل ہے پر قصۂ محمود و ایاز

پاس حضرت سے یہ خاطر ہے گنہگارونکی
حکم ہے حشر تلک باب اجابت رہے باز

اولِ عالم ایجاد ہے یون خلقت پاک
سورۂ حمد ہے قرآن کا ہی جیسے آغاز

رای عالی کی اصابت کا جو انمین ہی اثر
ہین ستون کعبۂ اسلام کی ارکان نماز

بزم ایجاد مین کیا مثل ہو کوئی اوسکا
روی پرنور ہو جب آئینۂ عکس گداز

کون ہے اوسکی سوا واقف اسرار خفی
کون ہو اوسکے سوا محرم خلوتگہ راز

حکم محکم نے یہ اشیا کی بدل دی تاثیر
میل سرمے کی ہوئی شہپر مرغ آواز

کعبہ رخسار و دو ابروی خمیدہ قوسین
مثل عمر خضر و نوح دو گیسوی دراز

ق

واقف حکم شریعت ہون جو لا یعقل بھی
بلبلین پھر نہ کبھی باغ مین ہون نغمہ طراز

زخمہ چھیڑی بھی اگر نشتر مژگان کی طرح
صورت تار نگہ تار ندین کچھ آواز

بزم مین چلنے کی دیتے ہین جو مطرب ترغیب
ساز کہتے ہین طبیعت ہی ہماری ناساز

حکم اوسکا ہو تو مثل نگہ چشم ابھی
آئے پھر منہ کیطرف منہ سے نکلکر آواز

ذکر مین اوسکے ہے قرآن کی قرأت کا ثواب
سجدہ ہے اوسکے در پاک کا کعبے مین نماز

فیض وہ ابر کہ سرسبز جہان کشت امل
بذل وہ بحر کہ ہے غرق جہان کشتی آز

کلک قدرت نے جو لکھا ورق حصر ثنا
جسجگہ چاہیے انجام لکھا اون آغاز

ہو بھلا اوس تن پرنور کا سایہ کیونکر
جسکا ثانی ہو عدم جیسی خدا کا انباز

خلد مین پیرہن حور ہون محتاج عبیر
تحفہ لیجائین ملایک نہ اگر خاک حجاز

دل عشاق ہے اوس نقش قدم کی آگے
حک ہے نقطے کی طرح نقش حسینان طراز

دست بدعت کی درازی سے ہے ایسی نفرت
حکم ہے خواب مین فتنہ نکرے پاؤن دراز

ذات یکتا کو کیا جب سے ضیا بخش وجود
آفرینندۂ ہفتاد و دو ملت کو ہے ناز

راستی تنگی عالم سے نہ احباب کی جاے
جنتری مین جو کھنچین تار تو ہون اوسے دراز

جو ریا کار ہین ظاہر مین فقط تابع شرع
پردہ پوشی حقیقت ہی اونھین رنگ مجاز

در اغیار پہ ساجد ہین جو اوس در کی سوا
پشت بر قبلہ پڑھا کرتی ہین کج فہم نماز

یا نبی آپ کہ جاؤ سے سو خلد برین
کیا جہان برہم و درہم ہی در فتنہ ہی باز

خندہ گل مین بہی ہی گریہ شبنم کی روش
کسقدر گلشن عالم کے ہوا ہی ناساز

دیجیے حکم کہ کوتاہ کرے تیغ غضب
مثل گیسوی بتان دست ستم ہو جو دراز

نرہے گردش ایام کی یہ نیرنگی
نکرے شعبدہ بازی فلک شعبدہ باز

پھر وہی خوف عدالت سی ہو صحرا پر خوف
گرگ کو دوستی میش ہو سرمایہ ناز

مرگ چھالا ہو غزالونکو تن شیر کا پوست
آشیانہ ہو کبوتر کے سلیے چنگل باز

اور دو مطلع دلچسپ سناؤن اسجا
مثل مفتاح کشایندہ قفل در راز

مطلع

ہو اگر عہد ہمایون مین وہ فتنہ پرداز
کار مقراض کرے سایہ گیسوی دراز

خضر کی طرح یہ طاعت کو ملے عمر دراز
کہ قضا ہو نہین سکتی ہی مصلی کی نماز

دفع ظلمت سے یہان تک کہ ہی محمود کو خوف
کہین جاتی نرہی ظلمت گیسوی ایاز

ایک اک معجزہ اورونکو خدا نے بخشا
وہ دیے اور دیے اوسکو ہزارون اعجاز

جتنی لشکر مین تھی سب ایک طبق سی ہوے سیر
دعوت تنگ ہوئی دست مبارک سی دراز

کافرون سنے جو نبوت کی گواہی چاہی
سنگریزون نے سر دست سنائی آواز

تیغ انگشت مبارک سی ہوا ماہ دو نیم
کیسا اظہار نہین شق قمر کا اعجاز

طفل دو مردہ جو تھی زندہ ہوی اوٹہ بیٹھی
قم ہوئی جیب دہن تنگ سی نکلی آواز

چاہ بی آب مین فوراً ہوی چشمی جاری
حبذا معجز آب دہن شاہ حجاز

ہیزم خشک ہوئی دم مین درخت سرسبز
کسنی دیکھا نہ تماشا سے بہار اعجاز

کس فرشتی نے نہ تعلیم سے حصہ پایا ۔ کس پیمبر کے نہ حامی ہوی سلطان حجاز

نام حضرت کا لیا مشکل یعقوب کٹی ۔ ہجر فرزند تھا ہر چند بہت صبر گداز

یاد مولا مین نہ معلوم ہوا صدمہ درد ۔ گو کہ تھی مدت بیماری ایوب دراز

چاہ و زندان مین وہ یوسف کے کبھی تھی ہمدم ۔ بطن ماہی مین وہ یونس کے کبھی تھی دمساز

غرق ہونے سے بچی کشتی طوفانی نوح ۔ جب ہوا کوہ وقار آپ کا لنگر انداز

کسکی آواز تھی وہ طور پہ بالای شجر ۔ لن ترانی کی جو موسیٰ نے سنی تھی آواز

خاک سے چرخ چہارم پہ جو عیسی پہونچے ۔ فیض حضرت سے ملا اونکو یہ اوج تک وتاز

سجدہ آدم کو نہ کسطرح فرشتے کرتے ۔ صلب مین اون کے تھا نور شہ کونین نواز

یا نبی آپ کی تعریف کہان ممکن ہے ۔ بحر آجای سبو مین یہ ہی کس مین اعجاز

عرض کرتا ہی یہ اب عطف عنان کرکے امیر ۔ مین تو اک ذرہ ہون خورشید ہو تم ذرہ نواز

بخت برگشتہ عدو خلق زمانہ بیرحم ۔ آفتین لاکہ ہین مین ایک فلک فتنہ طراز

سوزش غم نے دیئے ہین یہ مجھے داغ پہ داغ ۔ شمع کی طرح ہوا ہون ہمہ تن سوز وگداز

گرم افغان وہ مرا دل ہی کہ جسن باغ میں ہے ۔ نہ لب برگ نہ غنچے کا دہن بے آواز

پانی پانی ہے مری موی مژہ کے آگے ۔ موج دریا کی طرح زلف عروسان طراز

داغ سودا جو سویدا کی طرح ہے دل مین ۔ مردم دیدۂ محمود ہے یا خال ایاز

ایک مین کیا کہ زمانے مین سوا غم کی ہی کیا ۔ جو ہے جور و ستم چرخ سی ہی شکوہ طراز

سب بہتے ہین روز ولادت کی طرح نزع مین اشک ۔ الم انجام زمانے کا الم ہے آغاز

ید طولی ہے مری بخت کو کوتاہی مین ۔ جس طرح دست خدا رزق رسانی مین دراز

آپ چاہین تو یہ سب عقدۂ دشوار ہون حل ۔ سر سے ٹل جاے بلائی فلک شعبدہ باز

ایک مدت سی ہوس ہی کہ زیارت ہو نصیب ۔ سرمۂ دیدۂ مشتاق کرون خاک حجاز

اب ذرا درد جدائی کی نہین تاب مجھے ۔ آتش شوق مری سینے مین ہی صبر گداز

بیٹھتا ہون سر رہ روز اس امید پہ مین — کہ کوئی قافلہ جاتا ہو اگر سوی حجاز

مین بھی ہمراہ چلون اونکی بصد شوق و ادب — سر سے آنکھون سے کرون قطع رہ عجز و نیاز

روضۂ پاک مین پہونچون تو یہ حاصل ہو شرف — میرے طالع کی قسم کھائین نجوم ہین واقف راز

سرمہ وہ خاک قدم کا مری آنکھون مین لگے — صاف مانند نگہ ہوتی ہی جس سے آواز

آپ کے فیض سے پیدا ہو یہ بیتابی دل — جلوہ گر شاہد معنی ہون کھلین پردۂ راز

موقع طول نہین قفل خموشی ہی ادب — ختم اس بات پہ ہی بس سخن ای بندہ نواز

گرم جس روز کہ ہو محکمۂ روز جزا — کیجیو اپنی شفاعت سی مجھے بھی ممتاز

کیا عجب ہی یہ قصیدہ جو پہونچ جاوی وہان
شوق مین آکے کرے مثل کبوتر پرواز

قصیدہ

نشاط دہر سی ہو کسطرح نہ دل مایوس — کہ چار دن کی یہ مہمان ہی مثل شمع عروس

کسیکی سر پہ جو پھرتا ہی چتر بیاہ کے روز — مین جانتا ہون یہ ہی رقص مستی طاؤس

قیام کی کسے امید ہے رہے تو رہے — یہ عمر راہ ہوا مین ہی شمع بی فانوس

زوال نعمت الوان کی دی رہی ہے خبر — عبث عبث نہین ملتی مگس کف افسوس

اولٹ کر دیدۂ اعمی ہے ساغر جمشید — پلٹ کے جام گدائی ہے تاج کیکاؤس

بڑہی جو سن تو گھٹی اور مثل شعلۂ شمع — اس انجمن مین ہے کیا جز ترقی معکوس

نہین ہے تنگی بزم جہان سی جائے ادب — کہ جسم شمع سے چسپان ہو جامۂ فانوس

ہوا ہی دامن صحرای مدعا یہ خشک — زمین پہ گر کے نہین ہوتی آبرو محسوس

حکیم دہر ہی لیکن ہی بی تمیز حکیم — نہین غبی کو صحیح و مریض تک محسوس

اگر حباب کو درکار ہو علاج ورم — کرے طلا تن ماہی پہ کل کے مغز فلوس

مقام اوسکا ہو کاجل کی کوٹھری تجویز — کوی مریض کرے گر شکایت کابوس

دوای ثقل سماعت نئی بتاتا ہے — کہ گوشوارہ پی گوش چاہیے ناقوس

دوای تپ کوئی چاہے تو یہ بھرے دم سرد — دکھای نبض جو کوئی ملے کف افسوس

غذا مریض جو پوچھے کہے کہ غم کھاؤ — یہ وہ غذا ہے نہین جسکو حاجت کیموس

شناخت ایسی کہے زرد چوب کو چکھہ کر — مقام شک نہین اصلی یہی ہی اصل السوس

نمانے مسئلہ طب مین چوک کر جاہل — کہے ہزار فلاطون ہزار بطلیموس

نئی زبان ہی نئے ہین لغت نئے معنی — سوای کج نہ کہی راست مطلب قاموس

حکیم کیا ہے بلا ہے غضب ہے آفت ہی — بدن مین ایک پرانا لباس دقیانوس

کسیکی قبر کا گنبد کہ گنبد دستار — جھکے جو فکر مین سر ہو ترقی معکوس

کہان سخن کوئی شیرین بجز ترشروئی — مقدمون کو کھٹائی مین ڈالتا ہی عبوس

فنا ہے ہاتہ سے اسکی کھلی ہوئی ہی یہ بات — کہ حضرت ملک الموت کا ہی یہ جاسوس

دراز دست ستم ہے غرض زمانے کا — ہزارون چاک کیے اسنے پردۂ ناموس

جو چھپ کے قافلہ راہی ہو رہزنون سی کوئی — کہے یہ بانگ جرس سے کہ جلد ہو جاسوس

کسی کو تخت عروسی ہے تختۂ تابوت — کہین ہے عقد کی شب بیوہ کوئی تازہ عروس

ہوی ہین دین سے بیگانے ایسے دنیا دار — جہاد راہ خدا جانتے ہین قتل نفوس

پنہائی طفل کو زنجیر و طوق منت کے — اسی بہانے سے بیجرم کو کری محبوس

شریف خوار و زبون دور ہی کمینون کا — کہ شمس ذرہ ہی چمکے ہین مثل شمس شموس

گمان ہی زاغ کو مین بھی ہون بلبل شیراز — زغن کو زعم کہ مین ہون جواب طوطی طوس

بھو بجنگے کہتے ہین ہم بھی ہین بادشاہ حشر — بنا ہے شاہ جہان تاج رکھکی سر پہ خروس

زمانہ داغ اوسی گرم کرکے آہن تیغ — طلب کرے کوئی زخمی اگر پر طاؤس

دہان گور کا لقمہ ہوا تن لقمان — اجل کے دام سے نکلا نہ ہنس کے جالینوس

ہمیشہ خاص خدا پایمال ظلم رہے — عیان ہے قصۂ اصحاب کہف و دقیانوس

کھچا سر زکریا پہ ارّہ بیداد | الم سے برگ شجر تک ہوئے کف افسوس
وہ بے گناہ چلی تیغ ظلم یحییٰ پر | کہ زیست سے ہوئے الیاس خضر تک مایوس
خلیل کو کفرہ نے جو آگ میں پھینکا | اسی الم سے ہے کعبے کا ماتمی ملبوس
علی الخصوص شہیدوں کا بادشاہ حسین | کہ تخت عرش ہے جسکے لیے مقام جلوس
چراغ کعبۂ دین شہسوار دوش رسول | امام سُبحۂ خاصان ایزد قدوس
اوسی کے بزم کا ہے آفتاب ایک چراغ | اوسی کے باغ کا ہے آسمان اک طاؤس
کتاب بین جو لگائیں وہ کحل خاک قدم | عجب نہیں جو ہوں معنی کلام میں محسوس
جو مان سحر کی سحر عید ہٹ لڑکپن میں | خدا نے بھیج دیا خود بہشت سے ملبوس
پسر رسول نے قربان کیا نواسے پر | اس افتخار سے واقف نہیں ہیں وہم کہ روس
ہمیشہ خواب میں کی آ کے مہد جنبانی | یہ جبرئیل تھے سبط رسول سے مانوس
وہ بادشاہ جو تھا فخر انبیائے سلف | وہ بادشاہ کہ جسکے تھے اولیا پابوس
ہوئے یہ جور و ستم اوس پہ دست امت سے | کہ جسکو سنکے تحیر میں ہیں یہود و مجوس
جہاں میں سچ ہے کسی چیز کو ثبات نہیں | کہ لا بقا ہو جو اقبال کو کریں معکوس
نبی کے بعد زمانے نے کی عجب گردش | کہ ملک شام میں ٹھہرا یزید راس رؤس
یہ فکر قتل نبی زادہ تھی کہ یثرب تک | لگے ہوئے تھے برابر ہزارہا جاسوس
چلے مدینے سے وارد ہوئے جو غربت میں | مع عزیز مع اقربا مع ناموس
یہ کربلا میں ہوا جمع شام کا لشکر | فلک پہ کانپ گیا ڈر کے کوکب منحوس
دبا لیا یہ سپاہی نے چار جانب سے | ہوئی زمین کے ستون کو علت کابوس
سروں پہ خود کہ قندیل باب بتخانہ | زرہ بدن پہ لعینوں کے خرقۂ سالوس
عیاں ہوئی شب عاشور کی سحر تو کیا | درِ خیام پہ کرسی بچھا کے شہ نے جلوس
رفیق چند جو تھے ساتھ اور چند عزیز | ہوئے سلام کو حاضر وہ سب ہوئے پابوس

عطا کیا علم فوج اپنے بھائی کو *
وہ کون حضرت عباس جنسے تھی مانوس

ادہر یہ حامی دین اوسطرف وہ بانی کفر
یہان اذان ہوئی بجنے لگا ادہر ناقوس

سحر سے فتنہ کیا فوج شام سنے برپا
گئی سپہر برین تک صدای طبلک و کوس

ادہر بھی شوق مین آمادہ جہاد ہوئے
بدل بدل کے شہیدان راہ حق ملبوس

اگرچہ جن و ملک انبیا ہوئے حاضر
کہ ہم شریک ہین وقت وغا نہو مایوس

مگر قبول نکی آپ سنے کسیکی مدد
کہ تکیہ گاہ تھی تائید ایزد قدوس

قلیل فوج جو لیکر چڑہے لڑائی پر
نشان جرأت اہل ستم ہوئے منکوس

ہزارون قتل کیے ایک ایک نے لڑکر
کفن ہوئے تن اعدا یہ جامۂ سالوس

سوار خاک پہ گھوڑے گرے سوارون پر
ہوا معاملۂ جنگ اشقیا معکوس

مگر چھہ لاکہ کہان اور کہان بہتر تن
دلون مین شوق شہادت قضا سے جی مانوس

کھلا ہے کیا در افسوس فتح کے منہ پر
نہونی پائے جو اوس روز بھیڑ مین پابوس

خیال سبط نبی بھی کیا نہ امت سنے
سمجھ کہان کہ ستارے تھی بخت کے منحوس

غضب کیا کہ بھرے ایسے خون پاک سے ہاتھ
کہ سنکے ملتے ہین جن و ملک کف افسوس

کمال ضعف سے زخمی کا جھک گیا یہ سر
کہ تکیہ گاہ ہوا زین اسپ کا قربوس

گرے زمین پہ حضرت کہ روئی خاک پہ عرش
بدن پہ زخم کی کثرت لہو مین تر ملبوس

پرون سے لاشۂ اقدس پہ سایہ افگن تھے
ہما و بلبل و کبک و کبوتر و طاؤس

پھر اوس کے بعد لٹے خیمۂ امام غریب
اخس ناس نہ سمجھے رسول کا ناموس

تمام گھر کو سپاہ عدو نے لوٹ لیا
چھٹے نہ پیرہن نو نہ جامۂ مدروس

کسی سنے بیوہ قاسم پہ بھی نہ رحم کیا
ردا کو لیکے کیا اوسکو شمع بے فانوس

دولہن کا زیور و زر لوٹ کر یہ کہتے تھے
کہ آج ہاتہ لگا ہے ہمین یہ گنج عروس

خدا بہشت کرے جنکے واسطے پیدا
غضب ہے خانۂ زندان مین ہون وہی محبوس

جو پائین اپنے مجبون کو میوۂ جنت
اونہین کو حیف ملی آب گرم و نان سبوبر

غرض کہ خاک اوڑائی زمین نی ماتم مین
فلک ہوا ہمہ تن داغ صورت طاوس

جو اہل دین ہین کوئی اونکی قدر گھٹتی ہی
ورق اولٹنی سے ہوتا نہین ہی خط معکوس

امیر خالق عالم سے اب یہ مانگ دعا
کہ پھر شاہ نجف شاہ کربلا شہ طوس

رواج دین محمد ہو اہل دین ہین شاد
رہائی پائین جو زندان غم مین ہین محبوس

قصیدہ در نعت

لائی ہی کیا چمن مین ہر اک شاخسار پھول
دکھلا رہی ہین باغ جنان کی بہار پھول

کتنی ہین سرخ و سبز تو کتنی سپید و زرد
ہر رنگ مین ہین صنعت پروردگار پھول

انجم سی ہین چمک مین سو اکچہ عجب نہین
پھینکین سپہر پر کلۂ افتخار پھول

پائی جو اذن اِن پہ کرے زرگر فلک
سیم و طلای شمس و قمر کی نثار پھول

آراستہ چمن مین ہی کیا لشکر بہار
کتنے پیادہ آئے ہین کتنی سوار پھول

بخشی خدا نی جوش صفا سی وہ زرق برق
ایک ایک ملک حسن مین ہی تاجدار پھول

سیمین تنان چرخ جو چاہین معاوضہ
بدلین کبھی نہ پیرہن زرنگار پھول

وہ نشۂ سرور کہ جمشید وقت ہین
شبنم کو جانتے ہین مئی خوشگوار پھول

توڑے سے زر کی کم نہین ہر گلبن چمن
اوس مین درم ہزار تو اس مین ہزار پھول

نیرنگ حسن و عشق سی خالی نہین ہے باغ
مجنون ہے بید لیلی محمل سوار پھول

صیاد کی طرح جو بنا ہی رگو نکا جال
کھیلین گے عندلیب کا شاید شکار پھول

قدرت خدا کی ہون ہمہ تن گوش اسپہ یون
ناواقف صدای فغان ہزار پھول

چھوڑین شگوفی آپ ہی بلبل کے سامنے
پھر آپ ہی ہنسی سے ہون بے اختیار پھول

عالم کو کر لیا ہے احاطہ بہار نے
پھیلے ہین کاشمیر سے تا سبزوار پھول

کثرت ہی اسقدر کہ سخی باغبان ہوا
دیتا ہے مفت اہل تماشا کو بار پھول

ہر گھر مین ہر مکان مین صحرا مین کوہ مین
لے جاتی ہے اوڑا کے نسیم بہار پھول

گلیون مین کوچہ کوچے مین پھولا م کا ہی فرش
اسدرجہ بچھہ گئے ہین سر رہگذار پھول

بلبل ہو مردہ کنج قفس مین کہ دام مین
بجز باغ ہوون نہ اور کہین زینہار پھول

مس کے خریدنے کو جو مالک کوئی گئے
لے آئین مول مردم خدمتگار پھول

آیا ہے خوب ہاتہ بھانہ بہار کا
بے خوف پی رہا ہی ہر اک بادہ خوار پھول

گلشن ہر ایک خانۂ قصاب بن گیا
ہر شاخ گاو میش مین پھولی ہزار پھول

پہونچی جو باغ مین نظر آئی عجیب سیر
یعنی ہین ہر طرف ہمہ تن انتظار پھول

جتنے درخت ہین وہ جمائی ہوی ہین صف
باندھی ہوی کھڑے ہین روش پر قطار پھول

پوچھی جو مینے وجہ تو کہنے لگی نسیم
اوسکا ہی انتظار ہین جسپر نثار پھول

وہ لالہ رو کہ جس سے زمانے کی ہے بہار
جسکے عرق سے ایسی ہوی عطر بار پھول

دیکھا نہین ہے بسکہ کبھی دن سے روی پاک
بلبل کی طرح باغ مین ہین بیقرار پھول

نزدیک ہی کہ درد جدائی سے ہو کے تنگ
پھاڑین قبا لباس کرین تار تار پھول

آئی نظر جو چہرۂ مولا تو عید ہو
پھولون سے صحن باغ مین ہون ہمکنار پھول

آیا ہی اور مطلع رنگین خیال مین
جس پر ہزار جان سی قربان ہزار پھول

مطلع ثانی

اوس آفتاب رخ سی اگر ہون دو چار پھول
حربا ہون رنگ بدلین ابھی بار بار پھول

دامن مین لیے ہوے بہر نثار شاہ
شبنم سے سیکڑون گہر ابدار پھول

صیقلگر چمن ہو جو اوسکی ہوای لطف
پھر بلبلون سے دلمین نہ رکھین غبار پھول

اللہ ری لطافت تن جس سے مانگ کر
پہنے ہوے ہین پیرہن مستعار پھول

پہونچی جو کان تک خبر منع میکشی
شبنم کی می بھی پھر نکرین زہر مار پھول

چھائی جو رعشت تو یہ ہون مثل خار خشک — بنجائین نشتر رگ ابر بہار پھول

دستار پر اگر وہ گل کفش طرہ ہو — خورشید آسمان پہ کرین افتخار پھول

دولت ملے یہ اوسکی بدولت کہ باغ مین — رکھتے ہین تن مین پیرہن زر نگار پھول

اللہ نے دیا ہے یہ اوسکو جمال پاک — سنبل فدا ہی زلف پہ رخ پر نثار پھول

اللہ کیا دہن ہے کہ باتین ہین معجزہ — ہوتی ہین ایک غنچہ سے پیدا ہزار پھول

یکتا ہین اوسکی خلعت خوبی کی چار قب — طرہ ہین بلکہ ہشت چمن پر یہ چار پھول

وہ چہرہ وہ دہن کہ فدا جن پہ کیجیے — ستر ہزار غنچے بہشتی ہزار پھول

فردوس مین کیا شب معراج جب گذر — لایا لگا کے رضوان ڈالی مین بار پھول

یارون کے اوسکی بو سی معطر کیے مشام — رخصت کے وقت پائی تھی جو عطر بار پھول

امت کا بوجھ پشت پر اپنی اوٹھا لیا — طاقت کی بات تھی کہ ہوا کو ہے بار پھول

یہ فیض تھا اوسیکا کہ حق خلیل مین — انگار ہوئی تمام دم اضطرار پھول

ادنا یہ معجزہ تھا کہ اک چوب خشک مین — پتی لگے ہزار پہل آئے ہزار پھول

اللہ ری رعب کچھ نہ ابو جہل کی چلی — کافر کے ہاتھ پاون سے گئے سنگ وار پھول

ہی دشمنون کے حق مین چمن زار خار زار — کھٹکین نہ کیون نگاہ مین مانند خار پھول

رنگ بہار اونکو جلاتے ہی برنگ نار — تاثیر مین ہون اختر دنبالہ دار پھول

بھاگین چمن سے صورت ابلیس بدنصیب — مثل شہاب چھوٹ کے پھینکین انار پھول

پاتی ہین خون مین ڈوب کے دشمن لباس سرخ — زخمون کی بانٹتی ہے وہ شمشیر بار پھول

یا شاہ دین ہین تیری عنایت سی فیض یاب — جتنے ہین رونق چمن روزگار پھول

امت پہ وقف باغ شفاعت ہی آپ کا — مجکو بھی اس چمن سے عنایت ہون چار پھول

وقت دعا ہی ہاتھ دعا کو اوٹھا امیر — جبتک کھلین چمن مین ہر شاخسار پھول

غنچے کی طرح آپ کے دشمن گرفتہ دل — خندان ہون دوست جیسے کہ در بہار پھول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

مژده ای امت که ختم المرسلین پیدا ہوا
انتخاب صنع عالم آفرین پیدا ہوا

نور جسکا قبل خلقت تھا ہوا اوسکا ظہور
رحمت آئی رحمۃ للعالمین پیدا ہوا

کان رحمت سی ہوا یاقوت رمانکا ظہور
قلزم توحید سے دُرِّ ثمین پیدا ہوا

اب خدا کا حکم لائینگے علانیہ ملک
مہبط قرآن و جبریل امین پیدا ہوا

اب زمین و آسمان مین ہوگی رونق دینکی
باعث ایجاد افلاک و زمین پیدا ہوا

اب گنہگاران امت کی ہوئی شکل نجات
دافع عصیان شفیع المذنبین پیدا ہوا

اب کہان آفاق مین تاریکی کفر و ضلال
نور حق خورشید رب العالمین پیدا ہوا

پیشوای انبیا و مقتدای اولیا
رہنمای اولین و آخرین پیدا ہوا

یاور ایوبؑ و یونسؑ ہمدم یعقوبؑ و نوحؑ
دستگیر عیسیٰؑ گردون نشین پیدا ہوا

رائج حکم شریعت دافع آئین کفر
قبلۂ ایمان رئیس المسلمین پیدا ہوا

مصقل آئینۂ دلہای ارباب صفا
نوربخش چشم ارباب یقین پیدا ہوا

جوہر تیغ شجاعت لشکر اعدا شکن
مرد میدان صاحب فتح مبین پیدا ہوا

خسرو تیغ آزما و اشجع میدان رزم — لشکر آرا صاحب تاج و نگین پیدا ہوا

چاہیے تعظیم کو اوٹھیں جو ہین محفل نشین — نائب خاص خدائی ماء و طین پیدا ہوا

ہالہ آسا کیون ہمارا دل نہ قربان ہو امیر
ہے جو محبوب خدا وہ مہ جبین پیدا ہوا

کیا محمدؐ نے شرف حق کی بدولت پایا — شافع حشر ہوئے تاج شفاعت پایا

میہمان جب شب معراج ہوئے دعوت مین — چشمہ کوثر کا ملا روضہ جنت پایا

جسکے سائے کے تلے ہونگے نبی ہین سب جتنے — لطف حق سے وہ علم روز قیامت پایا

اور کا ذکر تو اس عالم ایجاد مین کیا — انبیا نے بھی شرف انکی بدولت پایا

داغ سینے مین جو حضرت کی محبت کا پڑا — ہم یہ سمجھے کہ چراغ شب تربت پایا

خواب مین گیسوئے حضرت نظر آیا جس رات — سر پہ ہنگام سحر سایۂ رحمت پایا

عمر بھر دھیان جو اوسکے لب شیرین کا رہا — نزع کے وقت بھی منہ مین وہی شربت پایا

ق

روضہ پاک کی بدلی گئی پوشش جس سال — حصہ سب زائرون نے حسب لیاقت پایا

کوئی ٹکڑا جو ہمین ہاتھ لگا سمجھے ہم — بخت یاور ہوئے سرکار سے خلعت پایا

حسن یوسف دم عیسی ید بیضای کلیم — جو ملا جسکو اسی گھر کی بدولت پایا

نعت مولا مین کہے شعر نئے تو نے امیر
واہ کیا اصل سے علے حسن طبیعت پایا

بالای آسمان کہ سر لامکان تھا — احمد کے حسن پاک کا جلوہ کہان نہ تھا

پڑتی دل عدو پہ نہ کیونکر سنان رشک — اس نوک کا حجاز مین کوئی جوان نہ تھا

معراج کے سفر مین ملائک تھے راست چپ — افسوس مین غبار پس کاروان نہ تھا

تھا لامکان وہ طور نہ تھا حضرت کلیم — انسان کیا ملک کا بھی کوسون نشان نہ تھا

ڈر تھا نہ روز عرض و لا دل کری کمی — کچھ اور اضطراب دم امتحان نہ تھا

جلدی تھی کیا کہ خوان شفاعت تھا میری ہاتھ
گھر کا غلام تھا مین کوئی میہمان نتھا

فارغ ہرایک غم سے رہے ساکن حجاز
کیا اس زمین کا تختہ تہ آسمان نتھا

اچھا ہوا کہ الفت حضرت مین جان دی
ان داموں اے امیر یہ سودا گران نتھا

مومن کو عشق سرور عالی صفات کا
طوفان حشر مین ہے سفینہ نجات کا

جز مصطفی کہ آئینہ ذات حق تھے آپ
بندہ کہان ہے کوئی خدا کی صفات کا

ہوتا جو ابر فیض نہ حضرت کا آبیار
کھلتا کسی طرح نہ چمن کائنات کا

حضرت کی ذات ہے سبب رونق جہان
دولھا کے دم سے لطف ہے ساری برات کا

آوازہ دین حق کا کیا کسقدر بلند
سر بت شکن نے توڑ کے لات و منات کا

حضرت کی لطف خاص نے کی اونکی رہبری
چشمہ ملا جو خضر کو آب حیات کا

شیرین ہے محبت حضرت ہے کسقدر
شیشہ ہے اس شراب کا کوزہ نبات کا

شمہ جو مدحت [illegible] امی لقب کرے
ایسی زبان قلم کی نہ یہ منہ دوات کا

میخانہ ولای سرخ و زلف شاہ مین
وہ مست ہون کہ ہوش ہے دن کا نہ رات کا

کی لامکان مین حق نے تو حضرت سے گفتگو
جب تک نہ ہمزبان ہو مزہ کیا ہے بات کا

پیاسے ہوے جو قتل شہ کربلا امیر
خجلت سے آب آب ہے دریا فرات کا

حکمران جو ہے وہ ہے تابع فرمان اونکا
کون آزاد نہین بندۂ احسان اونکا

سیر ہے نعمت کونین سے مہمان اونکا
یارب آباد رہے خانۂ احسان اونکا

لے چکے بخشش امت کا خدا سے اقرار
عرصۂ حشر ہے مارا ہوا میدان اونکا

سرنگون پیش گریبان ہے یہ چوگان فلک
گوی سبقت ہے عجب گوی گریبان اونکا

فخر سمجھین جو لگے ہاتھ عصا برداری
مرتبہ جانتے ہین موسئ عمران اونکا

کس طرح گرکی کنوین مین نکل آئی یوسف
ہاتھہ آتا نہ اگر گوشۂ دامان اونکا

کبھی اک حرف کا ہوگا نہ فصیحون سی جواب
طرفہ اعجاز نمایان ہے یہ قرآن اونکا

خلد مین مجرم الفت بھی پہنچ جائینگے
تھام کر سلسلۂ گیسوی پیچان اونکا

حورین خدمت کو کنیزین ہین تو غلمان ہین غلام
کوثر اونکا ہی بہشت اونکا ہی رضوان اونکا

کس کی طاقت ہی کہ مدحت مین زبان کھول سکی
جب خدا آپ ہو قرآن مین ثناخوان اونکا

بادشاہونکو کیا فقر مین مغلوب امیر
وجہ یہ ہے کہ خدا خود تھا نگہبان اونکا

ساجد وہ ہین اللہ ثناخوان ہی ہمارا
ابروی نبی قبلۂ ایمان ہی ہمارا

وہ مور ہین ہرچند کہ ہین مور سے کمتر
سر تاج سلیمان کا سلیمان ہی ہمارا

ذری ہین مگر ذرۂ خورشید نبوت
کیا کوکب اقبال درخشان ہی ہمارا

بلبل وہ ہین رکھتی ہین شرف روح قدس کا
جنت جسی کہتی ہین گلستان ہی ہمارا

دیوانی ہین اوس گل کی جو ہی مالک جنت
فردوس کا درچاک گریبان ہی ہمارا

پروانی ہین اوس شمع کی جو نور خدا ہے
جشن شب معراج شبستان ہی ہمارا

حضرت کی شفاعت سی گناہونکا نہین خوف
جو کام ہی دشوار وہ آسان ہی ہمارا

معدوم کریگی نظر لطف کی کزلک
اک حرف غلط نامۂ عصیان ہی ہمارا

بخشا ہی امیر آپ کی اوصاف نی رتبہ
مقبول زمانے مین جو دیوان ہی ہمارا

آستان شہ لولاک پہ ہی سر اپنا
واہ کیا اوج پہ ہی نجم مقدر اپنا

قسمت اپنی ہی رسا بخت ہی یاور اپنا
فخر ہے ساری رسولون کا پیمبر اپنا

خوف عصیان ہی کسی دہشت محشر کیا ہے
ہی جو محبوب خدا شافع محشر اپنا

ہین وہ تصویر کہ ہی الفت حضرت روغن
تیغ وہ ہین کہ ولا شہ کی ہی جوہر اپنا

سامنے چشم تصور کے ہے وہ چہرۂ صاف
آینہ ہمکو دکھائی نہ سکندر اپنا

میکدہ عشق مے الفت حضرت ہی بہشت
یہی شیشہ ہی یہی خم یہی ساغر اپنا

عاشقون کی جو لکھے نام قلم نے مرقوم
نام صد شکر کہ لکھا سر دفتر اپنا

نام حضرت کا لیا فتح ہوئی جنگ عدو
یہی جوشن ہی وغا مین یہی مغفر اپنا

دولت الفت حضرت ہی ہماری دولت
گنج زر ہے یہی مانند ابوذر اپنا

ق

ٹھہرا ہی سوت کہ حضرت نے بلایا ہی ہمین
پہونچین یثرب مین تو وعدہ ہو برابر اپنا

شوق یثرب ہی یہان تک کہین لگتا نہین جی
ملک بیگانہ نظر آتا ہے کشور اپنا

دہن مار سے کم روزن دیوار نہین
کاٹنے کھاتا ہے شب روز مجھے گھر اپنا

پیاس کا غم رہ یثرب مین اوٹھایا ہی بہت
خیمہ جنت مین گڑیگا لب کوثر اپنا

داغ دل مین ہی جو حضرت کی ولا کا روشن
ہی یہی ماہ یہی مہر منور اپنا

یہ بھی حضرت کی محبت کا تصرف ہی امیر
غرق دریا ہوسے دامن نہ ہوا تر اپنا

بیان کیا ہو شہنشاہ عرب کی شان و شوکت کا
فلک جسکی در دولت پہ نقارہ ہی نوبت کا

اسی پردی مین حسرت گرد پھرنیکی نکلجاتی
کہ میری خاک سی بنتا حظیرہ تیری تربت کا

دکھاتا ہی تماشا لخت دل کیا یاد عارض مین
مژہ سی گرتے گرتے پھول بنجاتا ہی جنت کا

تڑپتی ہی جو تجلی جلوہ گاہ طور مین ابتک
کبھی پر تو وہان کیا پڑ گیا تھا تیری طلعت کا

نرکھ محروم زخم عشق سی اس نیم بسمل کو
ادھر بھی اک نظر صدقہ شہیدان محبت کا

مشکک کیون یہ کہتی ہین ترا انجام کیا ہوگا
ادھر ہی جوش عصیان کا ادھر ہی جوش رحمت کا

تری تیغ ادا پر اسلئی جان دیتا ہی
قضا منہ دیکھنے لگتی ہے مشتاق شہادت کا

کہو گی حشر مین زلف مسلسل آپ کی بڑھ کر
کہ مین ہون سلسلہ عفو گنہگاران اُمت کا

کوئی جائیگا جنت کو کوئی جائیگا دوزخ کو
مدینے کی طرف دوڑیگا کشتہ تیری حسرت کا

تیرے جلوے کی حسرت رہگئی مشتاق کو تیری ۔ نقاب اوٹھی تو پردہ پڑگیا آنکھونپہ حیرت کا

امیر ذی نوا کیا غم اگر تیرا نہین کوئی
بھروسا بیکسی مین ہے تجھے اوسکی حمایت کا

خلف وہ ہے کرے جو نام روشن جد امجد کا ۔ الف احمد کا میم احمد کا دال آدم مین احمد کا
کھنچا ایسا پری نقشہ سراپائے محمد کا ۔ کہ نقاش ازل نے آپ سایہ رکھلیا قد کا
تبسم کیجیے غش آئے دانتون کی تجلی سے ۔ یہی ہے درۂ تعزیر جرم شوق بیحد کا
ہوا یہ محو حسن پاک اے محبوب یزدانی ۔ کہ تجھپر مٹ گیا روز ازل سایہ ترے قد کا
اوترکر عرش سے لیتے ہین بوسے راتدن قدسی ۔ دبایا سنگ در نے تیرے پہلو سنگ اسود کا
پھرین جب پتلیان آنکھونکی یہ شوق زیارت ہو ۔ کہ پھر جائے نظر مین گرد پھرنا تیرے مرقد کا
نہین بیوجہ حسن یوسفی کی دہوم عالم مین ۔ کہ سایہ چھپ کے اوسکے روے مین آیا تھا محمد کا
شب معراج حورون نے بچھائین اسقدر آنکھین ۔ کہ سبزہ نرگستان ہوگیا چرخ زبرجد کا
جوانان چمن باہر ہوے جاتے ہین جامے سے ۔ اوڑایا بوے گل نے رنگ شاید تیری آمد کا
الٰہی لیچلے شوق زیارت جب مدینے کو ۔ خضر ہوجائے بڑھکر ولولہ عشق محمد کا
مدینے مین نہ کیونکر لہلہائے سبزۂ جنت ۔ خضر چھڑکاؤ کرتے پھرتے ہین آب زمرد کا
ہجوم خلق اتنا ہی سبب ہو مین نمانونگا ۔ قیامت نے بھی کچھ پرداز اوڑایا ہے ترے قد کا
سیہ کاران امت کے سرون پر ہو گیا سایہ ۔ گیا محشر مین سودائی جو گیسوے محمد کا

امیر اوس روضے مین پہنچون تو استغنا ہی رہین ہو لن
جو یہ مقصد روا ہو قصد ہے پھر ترک مقصد کا

مین طفلی سے ہون عاشق ابروے خمدار احمد کا ۔ کمان حسن کا ناوک الف ہے میری ابجد کا
تمنا ہے کہ اک اک بال کی سو سو بلائین لے ۔ دل صد چاک شانہ بن کے گیسوے محمد کا
ترے روضے مین جو نیچے سے نیچا جھاڑ لٹکا ہے ۔ فلک اوس جھاڑ مین ہے ایک آویزہ زمرد کا

مدینے مین الٓہی زیر تیغ ناز دم نکلے
شہید جلوہ گاہ حسن کر صدقہ محمد کا

نگاہ چشم ہر بسمل اشارون مین سکھاتی ہے
طواف آنکھون سے کرنا مرتے دم تک تیری مرقد کا

در فردوس پر محشر مین رضوان یون پکاریگا
بڑہے ہے جس جس کے دلمین داغ ہو عشق محمد کا

قدم سے کیا ہی تیز آئی سواری جانب امکان
نہ پہونچا ساتھ آخر رہگیا سایہ ہین قد کا

کوئی دم تیری تیغ ناز کے نیچے ٹھہر جانا
شہید شوق کو سامان ہے عیش مخلد کا

سیہ کاران امت اور سب کڑیان اوٹھالیگے
الٓہی سلسلہ چھوٹے نہ گیسوئے محمدؐ کا

مزاج اوس سنگ در کا شان محبوبی سے برہم ہے
کبھی کیا مین نے بوسہ لے لیا تھا سنگ اسود کا

اوٹھادے آنکھ سے پردہ دوئی کا حسن یکتائی
جدھر دیکھون نظر آئے مجھے جلوہ محمدؐ کا

سپر ہوتا سیہ کارون کے حق مین مہر محشر سے
اوٹھا رکھا گیا محشر پہ سایا آپ کے قد کا

امیرؔ بے نشان کا نقش جب مٹنے لگے یارب
زبان پر نام تیرا نقش دل پر ہو محمد کا

سورۂ والشمس ہے صفت روئے فخر انبیا
آیۂ واللیل ہے گیسوئے فخر انبیا

قبلۂ ایمان ہے میرا روئے فخر انبیا
ہون اسیر حلقۂ گیسوئے فخر انبیا

پنجۂ پر زور مین تھی طاقت دست خدا
قدرت حق قوت بازوئے فخر انبیا

دیدۂ یعقوبؑ روشن ہو گئے اس وجہ سے
جامۂ یوسفؑ مین پائی بوئے فخر انبیا

کیون نہ ہو مقبول درگاہ خدا میری نماز
سامنے ہے کعبۂ ابروئے فخر انبیا

کیا حقیقت میرے دل کی طائر سدرہ بھی ہے
قمری سرو قد دلجوئے فخر انبیا

دونون عالم کی ہے آبادی فقط اس وجہ سے
ہین یہ زیر سایۂ گیسوئے فخر انبیا

آیۂ انا فتحنا ہے جو قرآن مین امیرؔ
ہے ظفر تکیہ سپے پہلوئے فخر انبیا

دل سے لیتا ہون نام احمدؐ کا
ورد ہے صبح و شام احمد کا

قاب قوسین جسکو کہتے ہین — ہے وہ ادنے مقام احمدؐ کا
مردے ہوتے تھے زندہ باتون مین — معجزہ تھا کلام احمدؐ کا
کرلیا قبضہ حوض کوثر پر — پی لیا جسنے جام احمدؐ کا
جس جگہ عام خاص ہوتے ہین — ہے وہ دربار عام احمدؐ کا
زندہ جب تک رہے خدا سے رہا — روزنامہ پیام احمدؐ کا
خاک یثرب ہے مرتبے مین حرم — واہ رے احترام احمدؐ کا
وہ بھی خاص خدا ہے مثل بلال — ہے جو دل سے غلام احمدؐ کا

خوف محشر امیر کیا مجکو
ہے وہان اہتمام احمدؐ کا

آنکھین ہین اپنی طالب دیدار مصطفے — گوش آشنای لذت گفتار مصطفے
ہے مہر پرتو گل گلزار مصطفے — ماہ دو ہفتہ لالہ کہسار مصطفے
کیونکر بیان ہو گرمیٔ بازار مصطفے — خود صانع ازل ہے خریدار مصطفے
مژگان کا شانہ لیکر چلی حور خلد سے — آئی نظر جو گیسوی خمدار مصطفے
کیسے ملک سلام کو آتے ہین انبیا — کیا گرم ہے مدینے مین دربار مصطفے
گھٹتی نہین ہزار گھٹاتی ہین اہل کفر — ہر روز بڑھتی جاتی ہی سرکار مصطفے
کیا کیا دکھای جوہر مردی جہاد مین — نصرت فدای جرات انصار مصطفے
دیکھی تھی طور پر جو تجلی کلیم نے — وہ بھی تھا ایک پرتو رخسار مصطفے
زائر ہوا جو آپ کا وہ جنتی ہوا — جنت ہی زیر سایۂ دیوار مصطفے
حاصل ہے خوان نعمت دین کا اوسے مزہ — جو لذت آشنا ہی نمکخوار مصطفے

کیون عالمان دین کا نہ قائل ہون اے امیر
یہ لوگ بھی ہین مظہر انوار مصطفے

حبیب آج وہ پیدا ہوا کہ صل علےٰ
زبان غیب سے آئی ندا کہ صل علےٰ

کیا تمام زمانہ شعاع سے روشن
ہوا طلوع وہ شمس الضحیٰ کہ صل علےٰ

رہے گی نام کو باقی نہ اب سیاہی کفر
چمک رہا ہے وہ بدر الدجیٰ کہ صل علےٰ

درود پڑھتے تھے قدسی جو دیکھتے تھے وہ رخ
لب آپکے تھے وہ معجز نما کہ صل علےٰ

جبین وہ لوح کہ جس مین نقوش رحمت حق
جمال پاک وہ نور خدا کہ صل علےٰ

دہن وہ چشمہ شیرین اگر نظر آئے
کہے یہ چشمہ آب بقا کہ صل علےٰ

عجب کریم عجب برگزیدہ عالم
عجیب خضر عجب رہنما کہ صل علےٰ

لگای آنکھون مین جو حال غیب آئی نظر
وہ سرمہ آپ کی تھی خاکپا کہ صل علےٰ

پڑی جو ضرب تو جوزا صفت فلک ہے دو نیم
وہ دست و بازوی تیغ آزما کہ صل علےٰ

زبان و لب سے جو نکلا کیا خدا نے قبول
وہ مستجاب تھے اونکی دعا کہ صل علےٰ

شگفتہ کیون نہ ہون زایرون کی غنچہ دل
مدینہ کی ہے وہ آب و ہوا کہ صل علےٰ

یہی کہے کوئی رضوان سے بھی اگر پوچھی
وہ روضہ ہے چمن دلکشا کہ صل علےٰ

ورق جنان قلم اپنا ہو غیرت طوبیٰ
لکھی امیر وہ مدح و ثنا کہ صل علےٰ

ابتدا و انتہای مصطفےٰ
جانتا ہے بس خدای مصطفےٰ

خاکپا اوسکی ہے جنت کا عبیر
دل سے ہے جو خاکپای مصطفےٰ

ہشت جنت شش جہت ہفت آسمان
سب ہوے پیدا برای مصطفےٰ

ماسوای حق جو ہین فانی ہین سب
حق کہان ہے ماسوای مصطفےٰ

لامکان مین ہمنشین حق ہوے
کسقدر برتر ہے جای مصطفےٰ

مصطفی ہین خلق کے حاجت روا
ہے خدا حاجت روای مصطفےٰ

اولیا سارے قفای انبیا
انبیا ہین سب قفای مصطفےٰ

حشر مین گھیرے تھے کیا مجکو گناہ
چلد سے جسوقت آئی مصطفےٰ

فقر سے شاہی سے کچھ مطلب نہین
مین ہون راضی جو رضائی مصطفےٰ

مشکلین کیا نزع کی آسان ہوئین
وقت پر تشریف لائی مصطفےٰ

طور کا جلوہ تھا جلوہ آپ کا
لنترانی تھی صدائی مصطفےٰ

جان حضرت جان تن حضرت کا تن
دست و باہین دست و پای مصطفےٰ

اولیا و انبیا محشر کے دن
سب کرینگے اقتدای مصطفےٰ

ہے عجب کشور مرے دل کا امیر
جس مین والے ہے ولائی مصطفےٰ

حشر کے دن رتبہ والای سرور دیکھنا
زیر پا اورنگ شاہی چتر سر پر دیکھنا

زیر منبر انبیا و اولیا و اتقیا
جلوہ فرما ہونگی وہ بالای منبر دیکھنا

وہ علم جسکا پھریرا عرش پر سایہ فگن
مجتمع زیر علم لشکر کے لشکر دیکھنا

امتین جتنی ہین سبکو بخشوائینگے نبی
ملتجی ہونگے انہین سے سب پیمبر دیکھنا

جلوہ گر ہوگی کسی جانب کو جنت کی بہار
موج زن ہوگا کسی جانب کو کوثر دیکھنا

کنجیان بھیجیگا ان کو نار و جنت کی خدا
انتہا کا التفات رب اکبر دیکھنا

جب صف فوج ملایک کی طرف دیکھینگے آپ
دست تسلیم اونکی اوٹھینگے برابر دیکھنا

پھر زیب آئینہ برق تجلی رو برو
دست قدرت شانۂ زلف معنبر دیکھنا

لب کھلینگے جسگھڑی پھر شفاعت آپکے
ساتھ ہی ہونگے کشادہ خلد کے در دیکھنا

نامۂ اعمال امت سادہ ہوجائینگے سب
ابر رحمت روز محشر ہوگا سر پر دیکھنا

آپ کی مرضی سے ہوگا ساری عالم کا حساب
آپ کے قبضے مین ہوگا سارا دفتر دیکھنا

دشمنون کی ہے خرابی دوستونکی ہے نجات
خاتمہ اسپر شرف اللہ اکبر دیکھنا

خدمت والا مین حاضر ہوگا جب اوسدن امیر
چشم رحمت سے اِسے ای گل سکھا اور دیکھنا

حال کرتے تھے بیان وہ شاہ دانا غیب کا
قبضۂ قدرت مین تھا اونکے خزانا غیب کا

راہ یون کرتے تھے وہ حضرت شب معراج کی
ہر قدم پیش نظر تھا آستانا غیب کا

واہ کیا نور مجسم تھا وہ اندام لطیف
بازوی قدرت سے تھا پیوند شانا غیب کا

نور حضرت نے کیا گلزار ہستی مین ظہور
بنگیا کیا نخل ہوکر سبز دانا غیب کا

شاعری سے کسب کی کیا معرفت ہمنے امیر
سوجھتا ہے ہمکو مضمون عارفانا غیب کا

قطرہ کے منہ سے نام جو اونکا نکل گیا
بادل سے گرکے روی ہوا پر سنبھل گیا

لکھا جو وصف گیسوی پیچان مصطفے
کچھ مغفرت مین بل جو رہا تھا نکل گیا

حضرت نے جسکے حق مین کہا جو وہی ہوا
کیا اختیار تھا کہ مقدر بدل گیا

چمکا جمال پاک کا جلوہ جو مثل برق
خرمن گناہ امت عاصی کا جل گیا

کیسی بلا جو نام لیا مینے آپ کا
آیا پہاڑ بھی مرے آگے تو ٹل گیا

بے آب چاہ حکم نبی سے ہوا پر آب
ایما درخت خشک نے پایا تو پھل گیا

قائل ہون مین تو اپنی طبیعت کا ای امیر
مضمون نعت مین بھی نہ لطف غزل گیا

ردیف بای موحدہ

گرم حضرت کا یہ بازار تھا معراج کی شب
کہ خدا آپ خریدار تھا معراج کی شب

جتنے انجم تھے شگفتہ تھے گل تر کی طرح
آسمان غیرت گلزار تھا معراج کی شب

فیض سے آپ کے رتبہ یہ زمین کا تھا بلند
عرش دیوار بدیوار تھا معراج کی شب

وہ سرافراز کہ کہتے ہین جسے روح قدس
آپ کا غاشیہ بردار تھا معراج کی شب

وہ اوڑھی گرد وہ حضرت کی سواری آئی
غل فرشتون مین یہ ہر بار تھا معراج کی شب

انبیا شاد فرشتونکو خوشی حورین مست
غم مین ابلیس گرفتار تھا معراج کی شب

عیدا س بات کی تھی سبکو کہ پورا وہ ہوا
حق سے جو وعدۂ دیدار تھا معراج کی شب

شمع ایمان کی ضیا فرش سے تھی تا سر عرش
بخت اسلام کا بیدار تھا معراج کی شب

شام ہی سے تھے کشادہ در کاشانۂ قرب
برطرف پردۂ اسرار تھا معراج کی شب

جو کہا آپ نے اللہ نے منظور کیا
مہربان ایزد غفار تھا معراج کی شب

پاک تھی رنگ دورنگی سے وہ خلوتگہ خاص
وہی شیشہ وہی میخوار تھا معراج کی شب

شمع و پرتو مین ذرا بھی نہ تھا فرق امیر
واہ کیا نور کا دربار تھا معراج کی شب

خلق حیب مالک عرب مین ہو وہ سلطان عرب
ہفت کشور ہون نکیون تابع فرمان عرب

آپ کی فیض قدم سے یہ بڑہی شان عرب
ہو گیا سارا عجم ذرۂ میدان عرب

عادل اوس شاہ سا پیدا نہوا تھا جبتک
کبھی شاہین سے وقعت تھی نہ میزان عرب

غارت فوج ضلالت سے ہوا وہ محفوظ
حفظ حضرت کا ہوا جبسے نگہبان عرب

واہ کیا آپ کی عالی نسبی کا مذکور
ہفت کشور کی عرب جان ہے یہ جان عرب

کیسے شمشیر شجاعت کو دکھائی جوہر
سرنگون ہو گئے جتنی تھی شجاعان عرب

ایک کی چل نسکی مان گئے سب لوہا
پہلوانان عجم ہون کہ دلیران عرب

فیض حضرت سے یہ بوئی گل ایمان پھیلی
اور سے اور ہوا رنگ گلستان عرب

رہی برگشتہ اس احسان پہ جو حضرت سے امیر
کیسے بدبخت تھی وہ مردم نادان عرب

ردیف تای فوقانی

کیا سناتی ہین یہ واعظ ہمین جنت جنت
اپنی نزدیک تو ہے روضہ حضرت جنت

ہون گنہگار بہت پر ہے یہ امید مجھے
ہاتھ آجای گی حضرت کی بدولت جنت

روضۂ پاک کی تعریف کیا کرتے ہین
دیگا اللہ ہمین روز قیامت جنت

حورین فردوس سی ہمراہ ملائک آئین
فیض حضرت سے ہوا گوشۂ تربت جنت

عشق کامل ہی جنھین آپ سی ہو اونکی لیے
آپ کا ہجر جحیم آپ کی وصلت جنت

دولت قرب خدا چاہتی ہین پیر و شاہ
زاہد عیش طلب کو ہی غنیمت جنت

زاہد و شاہ جو ہو قرب خدا حاصل ہو
یہ وہ طاعت ہی کہ جسکی نہین اجرت جنت

خواب مین صورت حضرت جو نظر آجائی
کیون نہو جای مرا بستر راحت جنت

ہی وہ مجرم مجھی مجرم جو سمجھتا ہی امیر
ہون وہ مجرم کہ مری رکھتی ہی حسرت جنت

چل مدینی وقت تو نے ہند مین کھویا بہت
رات اب تھوڑی ہی چونک ای بیخبر سویا بہت

روضۂ اقدس جو آیا خواب مین مجکو نظر
ملکی آنکھین چادر تربت سی مین رویا بہت

سب سے کہتا تھا یہی آکر مدینی مین اویس
کچھ مزہ ہو عشق کا انسان کو کم ہو یا بہت

ہی وہی ابتک سیاہی شامت اعمال کی
آنسو ونسی میری آنکھون نی اسی دھویا بہت

غفلت اندک بھی او دہر تو آدمی کو موت ہی
ایکدم بھی تو جو سویا جان لی سویا بہت

ایک مین کیا کتنی تجکو ڈھونڈھکر تھک تھک گئی
تو ہی محبوب دو عالم ہین تری جویا بہت

ق

چرخ نیلی فام کی کشتی تو لاکھون ہین مگر
زہر میرے حق مین اس کمبخت نی بویا بہت

دور برسون روضۂ پر نور سی رکھا مجھی
وقت میرا اس نی ہندستان مین کھویا بہت

جاگتی سوتی او دہر کی تو رہی دل کو لگی
پھر نہین پروا ہی تو جاگا جو کم سویا بہت

کچھ نہ حاصل مزرع امید سے مجکو ہوا
عمر بھر اس کھیت کو جوتا بہت بویا بہت

کم ہین میری شعر پر ہین نعت مین اکثر امیر
یہ سبب ہی جو مجھی کہتی ہین سب گویا بہت

ردیف ثای مثلثہ

ہجر مین ہو کس سی کرو تسکین یہ امت الغیاث
الغیاث ای شافع روز قیامت الغیاث

صدمۂ درد جدائی سے بہت ہون بیقرار
اب نہین باقی ہی میری دلمین طاقت الغیاث

ٹھوکرین پست و بلند دہر مین کھاتا ہون مین
خضر رہ ہو جلد ای شوق زیارت الغیاث

ضعف دل نے کر دیا سر تا قدم زیر دست و پا
پاؤن مین طاقت نہ ہاتھون مین ہی قوت الغیاث

گور کی ظلمت ہی کم شام سیہ بختی نہین
نور کی حاجت ہی ای صبح سعادت الغیاث

آتش افروزی شیاطین کی جلاتی ہی مجھے
رحم ای ابر کرم ای جوش رحمت الغیاث

دونون راہین بند مین جاؤن کدہر مین ناتموا
الحذر کہتا ہے دوزخ اور جنت الغیاث

اس دورا ہے سے کسی صورت تو آؤن راہ پر
الغیاث ای خضر صحرائی شفاعت الغیاث

نامۂ عصیان **امیر** روسیہ کا ہی سیاہ
ای شفیع المذنبین ختم الرسالت الغیاث

سخن مین کرتے ہین ناحق یہ ہیچہ حقیر سی بحث
جو تم کہو تو کرون منکر و نکیر سے بحث

وہ بلبل چمن شاہ ہون کہ روح قدس
نہ کر سکے گا کبھی میرے ہمصفیر سے بحث

مین مست بادۂ عرفان کہان کہان جمشید
کرے نہ جام جو ان مین خم غدیر سی بحث

کرون وہ وصف رخ شہ کہ گل ہون غرق عرق
کرے جو خندۂ گل کلک کی صریر سے بحث

ثنای شاہ مین حسان مین اپنے وقت کا ہون
غزل سرا انہین مرزا سی ہی نہ میر سے بحث

زمین روضۂ مولا سے ہے رجوع اپنی
دماغ کسکو کرے کون چرخ پیر سے بحث

گدا ہون مین در حضرت کا مرتبہ ہی بلند
کرے نہ تخت سلیمان مری حصیر سی بحث

تمہارے کوچے کے ہین بوریانشین ایسے
کہ وہ رہین جو کرین صاحب سریر سی بحث

فلک او بھتا ہی کیا ایسے راست بازون سے
کمان کج نکرے راستی مین تیر سی بحث

جو آپ کی تھی ریاضت کہان وہ آدم کی
مجال کیا ہے کہ گندم کرے شعیر سی بحث

فقیر ہون مین **امیر** اوسکی آستانے کا
فقیر سے مجھے مطلب کچہ امیر سی بحث

ردیف جیم عربی

جب ہو نہ مقابل سے مقابل شب معراج ‏— پردہ ہو کمان بیچ مین حائل شب معراج

قوسین فقط قرب کی حجت ہی وگرنہ ‏— بی فاصلہ تھی قرب کی منزل شب معراج

کیا دخل کسی طرح کسی غیر کو ہوتا ‏— تھی عاشق و معشوق کی محفل شب معراج

جتنے تھے وہ سب اپنی جگہ پر تھے مودب ‏— افلاک و نجوم و مہ کامل شب معراج

کہتے تھے ملک صل علیٰ عرش پہ قدسی ‏— اوراد و وظائف مین تھے شاغل شب معراج

لاحل تھی جو عقدے وہ کھلے آپ پہ سارے ‏— گنجینۂ اسرار ہوا دل شب معراج

تعیین عبادت ہو کہ امت کی شفاعت ‏— کی سب کی سند آپنے حاصل شب معراج

آئے گئے لیکن نہ گئی گرمی بستر ‏— نزدیک ہوئی دوری منزل شب معراج

کام آیا امیر آپ کا کیسا سفر دور
حل ہو گئے سب عقدۂ مشکل شب معراج

پہونچے جو سر عرش پیمبر شب معراج ‏— لینے کو ملک آئے برابر شب معراج

آگے جو بڑھے خاص میسر ہوئی خلوت ‏— یا آپ تھے یا خالق اکبر شب معراج

سن سنکے رسولان سلف جسکو ہین حیران ‏— وہ قرب ہوا شہ کو میسر شب معراج

وہ دائرہ جسکا کہین آغاز نہ انجام ‏— نقطہ تھا جو اندر وہی باہر شب معراج

جو عقدۂ لاحل تھے سراسر وہ ہوے حل ‏— جتنی تھین مہمین وہ ہوئین سر شب معراج

کی صاحب خانہ نے عجب خاطر مہمان ‏— دعوت مین ملی جنت و کوثر شب معراج

اصرار کیا لی سند بخشش امت ‏— محبوب ہوا شافع محشر شب معراج

کی تھی جو فرشتون نے رقم فرد معاصی ‏— رحمت سے ہوئی خارج دفتر شب معراج

موقوف ہوے شاقہ جتنی تھی عبادات ‏— پانی کی طرح بہ گئے نشتر شب معراج

پروانون کی مانند شیاطین کو جلے دل ‏— کیا شمع عنایت ہوئی انور شب معراج

ماتم تھا امیر اونکو جو حضرت کے عدو تھے
احباب تھے خوش عید تھی گھر گھر شب معراج

ردیف حای مہملہ

چہرہ دکھلاؤ مجھے برق تجلی کی طرح
طالب دیدار ہون مدت سے موسیٰ کی طرح

سانپ بنکر صدمۂ فرقت ڈکاٹا ہی مجھے
آرہی ہین کیسی کیسی لہرین دریا کی طرح

ہاتھ دوڑاتا ہون ہر دامن پہ راہ شوق مین
ہین حواس ایسے پریشان گرد صحرا کی طرح

آپ اگر چاہین تو باب ناامیدی بند ہو
در کھلے مقصد کا آغوش تمنا کی طرح

انتظار رہبر توفیق ہے ایسا مجھے
چشم وا ہے دیدۂ نقش کف پا کی طرح

گھر مین مردہ سا پڑا ہون جان قالب مین نہین
قم سنا کر کیجیے زندہ مسیحا کی طرح

بھیجتا لکھکر عریضہ شوق کا پر کیا کرون
نامہ بر کیا گم کبوتر بھی ہی عنقا کی طرح

زندگی جب تک ہی ہرگز محو ہونیکا نہین
داغ الفت میری دل مین ہی سویدا کی طرح

حال دل محفل نشینون سے ہی کہنا مجھکو ننگ
چپ پڑا رہتا ہون مین تصویر دیبا کی طرح

لو جو بندی کی خبر کچھ دور شفقت سے نہین
مہربان تم بھی ہو سب پر حق تعالیٰ کی طرح

دستگیری آپ کی رہبر اگر ہو مثل خضر
چھوٹ جاؤن تیہ حیرانی سے موسیٰ کی طرح

روضۂ پرنور تک پہنچین اگر مجھکو یہ سیجان مین
چرخ پر مین نے جگہ پائی ہے عیسیٰ کی طرح

آنکھین قدمون سے ملون حاصل ہو دلکو روشنی
اشک وضو پر گرین عقد ثریا کی طرح

بعض حضرت سے شرف حاصل ہوا ایسا امیر
یہ زمین بھی ہے تبرک خاک بطحا کی طرح

تن سے درد ہجر مین اکثر نکلجاتی ہی روح
جب تصور آپکا آتا ہی پھر آتی ہے روح

شوق غالب ہی غم فرقت سہا جاتا نہین
دم او کھچتا ہی نہایت تن مین گھبراتی ہی روح

کیون طلب مین دیر ہی تسکین ذرا ہوتی نہین
گو کہ پھر دون روح کو دل لکھو سمجھاتی ہی روح

ہی عجب تاثیر خاک پاک یثرب مین جہان
منقلب ہو کر بدن مین حور بنجاتی ہی روح

مست الفت جو ہی اوسکو نزع مین ایذا کہان
ہو حسین کوثر کی نظر آتی ہین لہراتی ہی روح

تازہ ہوجاتی ہے باطن مین جنان کو دیکہکر
گو بظاہر نزع کی عالم مین مرجہاتی ہی روح

آپ کی اعدا کو حاصل ہا وہ عرفان کہان
خود خرابا تی ہین اونکی خرا باتی ہی روح

دوست ہی بلا ہین ہوتا نہے عصیان کا امیر
پاک جاتی ہے جو ایذا نزع مین پاتی ہی روح

ردیف خای معجمہ

ہی یہ روشن شجر روضہ پہ نور کی شاخ
جسکے آگے ہے خجل نخل سر طور کی شاخ

مست الفت ہون کٹی سر توڑ ہی اور ولا
جسطرح پہلتی ہے ہو کر قلم انگور کی شاخ

وہ معطر شجر خلق نبے ہے جس مین
عود کی برگ ہین پہل مشک کی کافور کی شاخ

شوق غالب ہے تو اوس روضے مین پہونچے زائر
دست کوتاہ کو ملتی ہی کہان دور کی شاخ

وصف کچہ ہم بہی صفائی تن اقدس کا لکہین
ہاتہہ بہر قلم آجای جو بلور کی شاخ

آپ کا باغ شفاعت ہی وہ جنت کہ جہان
لاتی ہے میوہ بخشش مژہ حور کی شاخ

سامنے اونکی ہو سر سبز عدو خاک امیر
ٹوٹ جاتی ہے رگ گردن مغرور کی شاخ

ردیف دال مہملہ

بازو در عرفان کا ہی بازوی محمد
زنجیر اوسی دروازی کی گیسوی محمد

قوسین ہے تفسیر دو ابروی محمد
کونین تہ ظل دو گیسوی محمد

آنکھین جو پہری ہون طرف کوی محمد
بانی ہو اگر دل تو بہی سوی محمد

مشتاق وہ ہین ہونگی روان روز قیامت
سب سوی جنان ہم طرف کوی محمد

منظور نظر اس لیے ہی سیر گلستان
شاید کہ کسی پہول مین ہو بوی محمد

امت مین جو مشہور ہے منشور شفاعت — گیسوی محمدؐ ہے وہ گیسوی محمدؐ

کس طرح زبردست نہو دست ید اللہ — بازو مین جو ہو قوت بازوی محمدؐ

سبطین محمدؐ سے تھے اگر مصحف ناطق — قرآن کی تھی رحل دو زانوی محمدؐ

حاصل یہ کبھی عرش کو ہوتی نہ بلندی — ہوتا نہ اگر تکیۂ پہلوی محمدؐ

کعبے سے جو ملجای مجھے مصرع محراب — تضمین کرون مصرع ابروی محمدؐ

چوٹی کے مضامین مجھے ہاتھ آئین نہ کیونکر — رہتا ہی سر مدحت گیسوی محمدؐ

ق

عاشق ہون مرا مرتبہ سمجھا ہی کوئی کیا — دلمین ہی سمائی ہوئی خوشبوی محمدؐ

ہر داغ جگر لالۂ گلزار ہمیشہ — ہر نالۂ دل سے ولب جوی محمدؐ

قطعہ پنج بیت

ہو سیر جنان خواب مین آنکھونکو میسر — اللہ دکھائے رخ نیکوی محمدؐ

قربان کرون مردمک چشم کو تل پر — پلکین ہون مری شانۂ گیسوی محمدؐ

سر پانون پہ رکھکے رکھکی کرون شوق سی سجدے — محراب حرم ہو مجھے ابروی محمدؐ

دیکھون کبھی چہرےکو تعشق کی نظر سے — سونگھون کبھی خوشبو کہ مین خوشبوی محمدؐ

رخصت کی گھڑی آئے تو دل باندہ دون اپنا — تعویذ کے بدلے سر بازوی محمدؐ

چار آنکھین کرے شیر فلک مجسے ہی کیا جان — سب جانتے ہین مین ہون سگ کوی محمدؐ

صحبت کو ہے تاثیر امیر اس مین نہین شک
اصحاب مین کسطرح نہو خوے محمدؐ

جنت ہی اگر لالۂ صحرای محمدؐ — کوثر بھی ہے اک موجۂ دریای محمدؐ

ہر شعر مین ہے مدحت اعضای محمدؐ — دیوان ہے مرا نقل سراپای محمدؐ

اکسیر کی کرتے کبھی خواہش نہ مہوس — ملتی جو اونھین خاک کف پای محمدؐ

کہدیگا جو محشر مین ہوئی پرسش اعمال — شیدای محمدؐ ہون مین شیدای محمدؐ

معراج ہوئی انکے سوا کسکو میسر
کب اور رسولون کو ملی جای محمدؐ

اک قطرہ جو پی لے وہ زمانے سے قوی ہو
پر زور ہے کیا بادۂ مینای محمدؐ

کیا فرد تھے معدوم رہا سایۂ قد بھی
مطلع نہوا مصرع یکتای محمدؐ

دم بند مسیحا کا ہوا بات نہ نکلے
جسدم ہوئے گویا لب گویای محمدؐ

محبوب ازل شوق سے رکھتا ہے دم زیب
پیش نظر آئینہ سیمای محمدؐ

عاقل ہون مین سب سے کوئی دیوانہ نہ سمجھے
سودا ہے مرے سر مین تو سودای محمدؐ

ذرہ ہون تو ہون ذرۂ صحرای محبت
خورشید ہے میرا رخ زیبای محمدؐ

قمری ہون تو ہون قمری گلزار مودت
شمشاد ہے میرا قد بالای محمدؐ

پوچھو مرا میخانہ تو میخانۂ اسلام
ہون جرعہ کش ساغر صہبای محمدؐ

جنت کا قبالہ ہے امیر اسمین ہے کیا شک
رکھتا ہے جو دل داغ تمنای محمدؐ

جہان مین ہے شہ نامدار کی آمد
چمن مین آج ہے فصل بہار کی آمد

سواری آتی ہے حضرت کی ملک ہستی مین
اوٹھو اوٹھو کہ ہوئی شہریار کی آمد

نصیب گلشن آفاق خرمی کہ ہوئی
سحاب رحمت پروردگار کی آمد

دماغ ہونگے معطر کہ ہے قریب بہت
شمیم نافۂ مشک تتار کی آمد

نزول رحمت رب ہے کہ ساتھ ہے اونکے
صف ملائکۂ کردگار کی آمد

اوٹھی وہ گرد وہ چمکے نشان لشکر کے
ہوئی وہ خسرو ذی اقتدار کی آمد

گناہگار ابھی سے ہین بیخطر کہ ہوئی
امیر شافع روز شمار کی آمد

ردیف دال معجمہ

اہل دنیا کے لیے نعمت الوان ہے لذیذ
عاشقون کو الم سید ذیشان ہے لذیذ

خون ہو دل تو بنے کیفِ مئی صافِ طہور / داغ مثلِ ثمرِ روضۂ رضوان ہی لذیذ

جانتے ہیں جنہیں معلوم ہی الفت کا مزہ / سیب جنت ہی بھی وہ سیبِ زنخدان ہی لذیذ

ہو اگر مرگ کا شربت رہِ حضرت میں نصیب / زائرون کو صفت شیرۂ رُمّان ہی لذیذ

مغز بادام یقین ہے کہ بنے مغزِ قلم / ایسی تحریر ثنای شہ ذیشان ہی لذیذ

زخمی عشق سے یہ ذائقہ پوچھو کہ اوسے / دہنِ زخم بدن مثل نمکدان ہی لذیذ

خاک شکر ہی مرے حق میں مدینے کی امیر / ہون وہ طوطی کہ مجھے یہ شکرستان ہی لذیذ

ردیف رای مہملہ

ہر رنگ اوسی سے مہر کا فق آسمان پر / ب جسنے کیا تھا ماہ کو شق آسمان پر

دل کی تڑپ دکھاؤن جو حضرت کی عشق میں / پہنچیں زمین کی ہفت طبق آسمان پر

شاید نقاب چہرۂ انور سے ہٹ گئی / ہر رنگ آفتاب کا فق آسمان پر

حضرت نی خاک پاسی کیا اوسکو سرفراز / ثابت ہوا زمین کا حق آسمان پر

اوس تاجدار دین کا جو لکھا ہی ہمنی وصف / ٹوپی اوچھالتا ہے ورق آسمان پر

اوٹھوائیں بوجھ آپ جو اپنے وقار کا / آجای قدسیونکو عرق آسمان پر

آتی ہے مجکو یاد مدینے کی گل زمین / جسوقت پھولتی ہے شفق آسمان پر

تھی جلوہ گر زمین پہ حضرت مگر امیر / دیتے تھے قدسیونکو سبق آسمان پر

دو طرح کی رکھتے ہیں شرف احمد مختار / حق انکی طرف حق کی طرف احمد مختار

غواص ہو قلزم عرفان میں تو سمجھے / اللہ گہر ہے تو صدف احمد مختار

قرآن ہی خورشید تو انجم اور صحیفے / ہیں ناسخ ادیان سلف احمد مختار

کیا تاب ہی دم مار سکے کوئی مخالف / جب جنگ میں ہون تیغ بکف احمد مختار

کفار کو دیتا تھا صدا جبن کہ بھاگو — آتی ہین جماتی ہوی صف احمد مختار
کیا حشر کا کھٹکا ہی کہ ہین تین معاون — شاہ شہدا شاہ نجف احمد مختار
باطن ہین یہ ہین حضرت آدم کو مربی — ظاہر مین ہین آدم کے خلف احمد مختار
سونا نظر فیض کی تاثیر سے ہو مس — موتی ہو او ٹھالین جو خذف احمد مختار
مرجای تو روح اوسکی قیامت مین ہو ہی — تیرون کا کرین جسکو ہدف احمد مختار

آئینۂ دل آنکھ سکندر سے ملا سے
دیکھین جو امیر اسکی طرف احمد مختار

نقش قدم ہین آپ کے اختر زمین پر — کیونکر نہ آسمان کا جھکی سر زمین پر
اس سے بھی صاف جلوہ نما ہی خدا کا نور — عرش برین سے ہے روضۂ انور زمین پر
تکلیف شرع سے نہین خالی کوئی بشر — قبضہ ہمیشہ آپ کا ہے ہر زمین پر
سلطان ہین آپ بھیجی ہوئی تھی سب آپکے — آئے تھے پیشتر جو پیمبر زمین پر
ہاتھون مین اونکے آپ کے بازو کا زور تھا — حیدر جو کافرون سی لڑی ہر زمین پر
دم لیتی ذوالفقار نہ تحت الثری مین بھی — جبریل کے نہ چھٹتے اگر پر زمین پر
تھی کس خوشی کی شب شب معراج مصطفے — امت تھی شاد عید تھی گھر گھر زمین پر
تا وقت صبح گاہ سر شام سے ہوئی — جاری فیوض خالق اکبر زمین پر
بس اتنی دیر مین کہ رہی گرمی بساط — پھر آئے لامکان سے پیمبر زمین پر
جاری ہین بسکہ ماتم حضرت مین میری اشک — موتی نچھے ہوسے ہین برابر زمین پر

مشتاق ہون ہین خاک مدینہ کا ای امیر
آسے جو موت بھی تو اوسی سر زمین پر

کیونکر ہون نہ یوسف سے سوا احمد مختار — ہون خاص جو محبوب خدا احمد مختار
سبطین کا ہی مرتبہ ظاہر کہ ہوی ہین — دو وجہ سی شاہ شہدا احمد مختار

ہی پیش نظر آئنہ خالق کی تجلی
محبوب ہین کیا نام خدا احمد مختار

مختار ہین کل کارگہ صنع خدا اسکے
کہتے ہین انھین لوگ بجا احمد مختار

ظاہر ہر کہ ہی لفظ احد احمد سے بے میم
بے میم ہوی عین خدا احمد مختار

کونین مین مشکل ایک تھی دنیا ہو کہ عقبی
اک دم نہ خدا اسی سے تھے جدا احمد مختار

ہر جنگ مین کسطرح ظفر اوسکی نہوتی
مختار کو تھے راہ نما احمد مختار

یعقوب کہ ایوب کہ آدم سے کے معاون
ہر درد کی رکھتے تھے دوا احمد مختار

توحید کا کھلتا نہ کبھی عقدۂ لاحل
ہوستے نہ اگر عقدہ کشا احمد مختار

کعبہ جو دہن ہی تو زبان آپ کی ہی ذات
مصحف جو زبان ہی تو صدا احمد مختار

ظاہر جو ہوئی اور رسولون سی کرامت
درپردہ تھے اعجاز نما احمد مختار

کی آپ نے توریت کی انجیل کی تصحیح
تھے ماہر احکام خدا احمد مختار

حضرت کا ارادہ بھی ہے خالق کی مشیت
ہین رائج فرمان قضا احمد مختار

دیکھو جو حقیقت مین وہ مشتق ہین یہ مصدر
آدم سے ہین رتبے مین سوا احمد مختار

محشر مین جو اوٹھین تو امیر اپنی زبان پر
یا حیدر کرار ہو یا احمد مختار

جس مسافر کو مدینے کا دیار آی نظر
بس جیتے جی روضہ جنت کی بہار آی نظر

آنکھین روشن ہوین مری کحل بصیرت ملجای
دور سے بھی جو مدینے کا غبار آی نظر

دامن گرد یہ پھٹا کلفت دل دور ہوئی
اب یقین ہی کہ کوئی ناقہ سوار آی نظر

گل مقصود سے لبریز ہو دامن میرا
جب مدینے کے درختون کی قطار آی نظر

دور بیتابی ہو امید بر آئے یا رب
صورت صبر مجھے شکل قرار آی نظر

وادی شوق مین تقدیر دکھائے رہ راست
خضر ملجائین جو حضرت کا مزار آی نظر

طور وہ روضہ ہی مین صورت موسی الکین
ار نی منہ سے نکالون جو ہو یار آی نظر

کیا کہون شکل جو روضے مین پہونچکر دیکھی ق آنکے لطف و عنایت کی دوچار آی نظر
شافع حشر ملی دہشت عصیان نرہی ہر طرف دغدغۂ روز شمار آی نظر
جو محمد مین ہی یہ رنگ یہ بو اور رہی ہی یون تو گل باغ رسالت مین ہزار آی نظر
نہ کہین پائی یہان آکے جو صورت دیکھی یون مرقع مین بہت نقش و نگار آی نظر
شکل مقصود یہین چہرۂ مطلوب یہین اور جتنے تھے وہ سب آئنہ دار آی نظر

تو بھی آنکھونسے اوسی سمت روانہ ہو امیر
چشم عالم ہے جہان انجمن آرای نظر

اسکے آئے نظر نالۂ رسا کا اثر دکھای مجکو مدینے مری دعا کا اثر
ہوا اس ضعیفی مین پشت و پناہ وہ دیوار کہ جسکے سائے مین ہی سایۂ ہما کا اثر
رہے نہ غش یہ مس قلب ہو طلا میرا ملے وہ خاک کہ جسمین ہو کیمیا کا اثر
نصیب ہے جو زیارت تو سب گناہ ہون عفو مرض یقین ہی کہ زائل کری دوا کا اثر
کرینگے یاد کبھی مجہ ضعیف کو حضرت ضرور کاہ کو کھینچیگا کہربا کا اثر
صفات خالق باری تھی یون محمد مین خبر مین جیسے کہ ہوتا ہے مبتدا کا اثر
نہ دے صبا کو جو تعلیم خُلق حضرت کا کرے نہ باغ مین غنچے کو گل صبا کا اثر
تمہارا آب دہن اوسکا آبیار ہوا اسی سے چشمۂ حیوان مین ہی بقا کا اثر
کبھی جو مائل زینت ہو آپ کا دشمن یقین ہی سر دکری سبت و پا حنا کا اثر
ثنای شاہ جو کی مجسے اہل مکہ ہین شاد ابھی مین ہند مین مکّی مین ہی ثنا کا اثر

نصیب دولت دین کیون نہو کہ ہی اکسیر
امیر صحبت اصحاب باصفا کا اثر

خوش تھے یون اصحاب نبی مصطفی کو دیکھکر مصطفی جسطرح انوار خدا کو دیکھکر
واہ کیا رتبہ ہی جتنے ہین جہان مین بادشاہ او ٹھکرتے ہوتی ہین سب تیری گدا کو دیکھکر

آدمی کیا ہے جھکاتے ہین مہ و مہر فلک
آج تک پتھر پڑا اوسکے نقش پا کو دیکھکر

آدمی بھیجا ہے حضرت نے طلب کو واسطے
نزع کے دم مین یہ سمجھون گا قضا کو دیکھکر

لامکان مین قرب حق انکو ملا بیواسطہ
غش ہوے موسے تجلئ خدا کو دیکھکر

ہے بجا پھر کر مدینے سے جو زائر کہتے ہین
ہم ابھی آتے ہین جنت کی فضا کو دیکھکر

اہل دین ہین عاشق شہ انکو کیا دنیا سے کام
دیکھتے ہین چغد کو کب یہ ہما کو دیکھکر

ہے مجھے خاک مدینہ چشمۂ آب بقا
خضر خوش ہون چشمۂ آب بقا کو دیکھکر

ہے جو عاقل جانتا ہے خوب خالق کو امیر
خلقت مہر و مہ و ارض و سما کو دیکھکر

کیسی کیسی کی چڑھائی لشکر کفار پر
ختم ہے حق رسالت احمد مختار پر

قبضہ پائین گے کسی دن خلد کے گلزار پر
داغ کھاتے ہین جو عاشق آپکے رخسار پر

شیر تھی شمشیر حضرت کسقدر کفار پر
دوڑتی تھی جنگ مین طاوس بنکر مار پر

طائران عرش ہے آنکھین ملاتے ہین طیور
بیٹھکر اوس روضۂ پر نور کی دیوار پر

وہ بھی بکتے تھے تمہارے نام سے یا شاہ دین
منکشف ہے حال یوسف مردم بازار پر

کیون نہ مومن دلسے ہون وارفتۂ ابروی شاہ
راہ چلنا ہے صراط حشر کی تلوار پر

ہند سے سوی مدینہ سر سے آنکھون سے چلون
راہ ہو گر نیش زنبور و زبان خار پر

دور باغ شرع سے ہے جسکو کہتے ہین خلش
کب ہین کانٹے گلشن فردوس کی دیوار پر

اوڑکے پہنچونگا مدینے مین اگر غالب ہے شوق
طائرون کی طرح کچھ مجکو نہین درکار پر

ظاہرا اوسکو بھی الفت آپکے مژگان سے تھی
بی سبب منصور کا کھنچنا نہین ہے دار پر

سمجھے مجرم آپکے گیسو و عارض دیکھکر
چھا گیا ابر شفاعت عفو کے گلزار پر

مدحت دندان مولا اس سے ہوتی ہے رقم
ابر نیسان کا گمان ہے کلک گوہر بار پر

تسمہ بھی نعلین حضرت کا ہے یہ صاحب شرف
طرہ ہے خورشید عالمتاب کی دستار پر

دیکھتا ہون شکل مولا عالم رویا مین مین ۔ غبطہ ہے یوسف کو میری طالع بیدار پر

چشم مولا سے یہ ہمچشمی کا دعوی کیا کرے ۔ مردنی چھائی ہوئی ہے نرگس بیمار پر

وادی ایمن مین سرگردان نہ رہتی سالہا ۔ پھیلے ہی چلتے اگر موسی کی رفتار پر

کیا شرف ہی آستان پر ہین ملائک سرنگون ۔ ہین فدا حورون کی آنکھین در و دیوار پر

نامۂ عصیان مرا کیونکر نہ دھو جائی امیر ۔ فوق ہے ابر کرم کو ابر دریا بار پر

کیا چین آئی روضۂ شاہ زمن سے دور ۔ تڑپے نہ کسطرح جو ہو بلبل چمن سے دور

ہاتھون مین دوستون کی الٰہی یہ سلسلہ ۔ دشمن کی آنکھ زلف شکن در شکن سے دور

پردہ رہی لحد مین بھی احباب شاہ کا ۔ درز کفن کا ہاتھ اسکے کفن سے دور

کسدرجہ عدل ہی کہ ہوی سب جہان سے ۔ آثار ظلم و دہشت شاہ زمن سے دور

گویا زبان شمع جو ہوتی پکارتی ۔ پروانے سے کہو کہ رہی انجمن سے دور

ای شوق چل شتاب مدینے کا قصد کر ۔ ایسا نہین ہی وادی غربت وطن سے دور

کیا خاک پاک ہی کہ وہان رکھتے ہی قدم ۔ ہو جاتی ہے تمام کثافت بدن سے دور

کیونکر تھمین سرشک جو ہون مدتون سے مین ۔ یعقوب وار یوسف گل پیرہن سے دور

نکلی جو کچھ زبان سے امیر آپ بھی سنی ۔ گوش بشر نہین ہے بشر کے دہن سی دور

ردیف زای معجمہ

کیا طبع مریض غم فرقت رہی ناساز ۔ حضرت سے کہے مطلب کہ ہین مسیحا بھی دواساز

حضرت کی زیارت ہوئی رویا مین میسر ۔ ہاتھ آ گئی کیا دولت بیدار خدا ساز

کیون صورت آئینہ نہو صاف دل اپنا ۔ جب آپ کی الفت ہو شب و روز جلا ساز

کیا امر ہے بتخانے سے نافر ہی برہمن ۔ کیا نہی ہے خود توڑتے ہین اہل غنا ساز

وصف آپکا لکھے تو سلے تازگی ایسی
حضرت کی شریعت سی تھا واقف دل زہرہ
ہو منشئ گردون کی قلمدان کا نیا ساز
ہوتا اوسے ہاروت سے ماروت کیا ساز

ہو معتدل اکدم مین امیر اون کی کرم سی
ہر چند ہوائی چمن دہر ہے ناساز

پے چلتے ہین میکدے مین محبت کی جام روز
رہتے ہین مست مدحت ساقی تمام روز

منظور ہو جو آپ کو دربار عام روز
مجرے کو آئین خضر علیہ السلام روز

ہی ہند مین بھی وِرد درود و صلوات کا
ہوتا ہے اب بھی دور سے میر ا سلام روز

رخ آپ کا ہی مہر تو قد آپ کا ہی شمع
پروانہ رات بھر ہون مین ذرہ تمام روز

کٹتے ہین مدعی جو مین کرتا ہون وصف شاہ
شمشیر کا زبان سے لیتا ہون کام روز

کب مہبط فیوض تھا آپ کا مکان
لاتے تھے جبرئیل خدا کا پیام روز

جانا ہو کب مدینے کو اقلیم ہند سے
ہو جاتی ہے سحر اسی حسرت مین شام روز

ہون مین یہان ہجوم الم مین گھرا ہوا
رہتا ہی زائرون کا وہان ازدحام روز

تا فال نیک نکلے زیارت کے باب مین
پھرون ہی دیکھتا ہون خدا کا کلام روز

حضرت سی باتین کرتے تھے جو بالمشافہہ
گویا خدا سے ہوتی تھے وہ ہمکلام روز

سامان ہوا دہر کے سفر کا درست امیر
کرتا ہون صبح اوٹھ کی یہی اہتمام روز

ردیف سین مہملہ

قبر ہو میری الٰہی روضۂ اطہر کی پاس
تا رہون مین حشر تک مر کی بھی پیغمبر کی پاس

ڈھونڈھ لینا مومنو فردوس مین میرا نشان
سایۂ طوبی کے نیچے چشمۂ کوثر کی پاس

موت آئی گے تو یون احباب حضرت کی حضور
عقد کی شب آتی ہے جیسی دولہن شوہر کی پاس

شاعرو ہو نعت وصف اہل دنیا سی جدا
کیون صنم خانہ بناتی ہو خدا کی گھر کی پاس

محشر ائی عشق کا جس روز لکھواؤنگا مین
مُہر کو لیجاؤنگا مقداد کی بوذر کے پاس

صاف حضرت کی تصور سی ہی جیسا دل مرا
آینہ ایسا کہان تھا صاف اسکندر کی پاس

کھینچ لیجائین فرشتی سوی دوزخ کیا مجال
روز محشر ہون سکے مجرم شافع محشر کی پاس

کہتی تھی سب دیکھکر انصار کو شہ کی قریب
جلوہ گر کیا کیا ستاری ہین مہ انور کے پاس

باہمہ و بیہمہ ایسے بھی ہوتے ہین امیر
امت اونکی پاس تھی وہ خالق اکبر کی پاس

ردیف شین معجمہ

عبث عبث ہی ہوس کیمیا کی تلاش
کرے تو خاک در پاک مصطفی کی تلاش

گدائی در حضرت سے کر دیا یہ غنی
نہ سیم کی نہ مجھے معدن طلا کی تلاش

وہ بات کر کہ خدا مند ہون رسول کریم
اگر ہے تجکو رہ مرضئ خدا کی تلاش

مقیم سایۂ دیوار شاہ ہین سلطان
فقیر ہے جو کرے سایۂ ہما کی تلاش

یہی ہے کحل بصیرت یہی ہے سرمۂ چشم
تلاش ہے تو مجھے اونکے خاک پا کی تلاش

انہین کے بحر کرم کی وہ نہر سمجھے تھے
سمجھ کے خضر نے کی چشمۂ بقا کی تلاش

رجوع شرط ہے شافع سے اہل عصیان کو
جو دردمند ہی تو چاہیے دوا کی تلاش

جہان مین مجھسی زیادہ ہی کون طالب حق
کہ ابتدا ہی سے کرتا ہون انتہا کی تلاش

مئی محبت حضرت کا جام کافی ہے
امیر کسکو ہی جام جہان نما کی تلاش

آئی سفر مدینے کا پروردگار پیش
پہونچے تو نقد دل کو کری جان نثار پیش

جاتا ہے زائرونکا مدینے کو قافلہ
اتنا ہی فرق چار مہینے پیچھے تو چار پیش

آئی طلب کہین کہ مدینے کو مین چلون
کب تک رہے گا مرحلۂ انتظار پیش

ممتاز ہی جو پیشرو عشق شاہ ہے
کیون فرق مبتدا پہ نہو طرہ وار پیش

وہ دن بھی ای امیر کہ پیش ضریح شاہ
جاکر کرون مین یہ گھر آبدار پیش

ردیف صاد مہملہ

تھے سارے رسولون مین وہ محبوب خدا خاص — یہ مرتبہ اللہ نے احمد کو دیا خاص
دنیا مین ہین سب بندۂ احسان پیمبر — درویش و غنی شاہ و گدا عام ہون یا خاص
احمد سا نہین کوئی ہزارون مین پیمبر — طائر ہین سبھی پر ہے سعادت مین ہما خاص
ناجی ہے فقط انکے سبب ہو کوئی امت — شافع ہین وہ سلطان امم روز جزا خاص
خاتم ہین یہی حکم جہاد انکو ملا ہے — دوہرے شرف انکو ہین یہ ہین پیش خدا خاص
نور انکا مقدم ہے ظہور ان کا موخر — اوّل مین بھی آخر مین بھی ہین خیر ورا خاص
جبرئیل براق انکے لیے عرش سے لائے — معراج کے رتبے مین بھی ہین شاہ ہدا خاص
امت کو انہین کے ہے شرف جملہ امم مین — ذی مرتبہ ہین عام بھی لیکن علما خاص

لازم ہے عطا سبز کرو کشت توقع
بندہ ہے امیر آپ کا ای بحر عطا خاص

ردیف ضاد معجمہ

عاشق ہون وہی شہ کا مجھی گل سے کیا غرض — قیدی ہین گیسوونکا ہون سنبل سے کیا غرض
خوف صراط حشر تری عاشقون کو کیا — پیراک کو محیط مین ہے پل سے کیا غرض
بخشی خدا نے کشور عقبی کی سلطنت — دنیا مین اونکو جاہ و تجمل سے کیا غرض
غیرون سے کیا کلام کرے عاشق آپ کا — عارف کو بحث دور و تسلسل سے کیا غرض

یثرب کو قافلہ ہے روان جاگ ای امیر
ہے صبح کوچ خواب تغافل سے کیا غرض

آقا ادھر بھی آی نسیم بہار فیض — مدت سے یہ غلام ہے کہ امیدوار فیض

اعضا تمام دیدۂ مشتاق بن گئے
نرگس کی طرح ہون ہمہ تن انتظار فیض

باقی رہی گلشن جنت کی تازگی
جاری اگر نہ آپ کی ہو آبشار فیض

صالح فدای زہد مین یوسف فدای حسن
عیسی نثار خلق ہین موسی نثار فیض

حاصل جہان مین ہی ثمر زندگی اوسی
ہے جسکے سر پہ سایہ فگن شاخسار فیض

رخ آپ کا ہی لالۂ گلزار معرفت
قد آپ کا ہی سرو لب جوئبار فیض

جو کچھ ملا کسیکو وہ ہاتھو نسی آپ کے
رکھا خدا نے آپ پہ دار و مدار فیض

یوسف کو دی امان چہ کنعان مین ڈالکر
دلو عنایت و رسن استوار فیض

اک دم مین سرد ہوگئی آتش خلیل پر
برسا جو اون پر آپ کا ابر بہار فیض

پھر خدا نگاہ عنایت ادھر بھی ہو
ہے آپ سے امیر بھی امیدوار فیض

ردیف طای مہملہ

پوچھ لون شہ سے تو لکھون جسے شادیکا خط
مانگتا ہی سب مجھسے رضوان خانہ دامادیکا خط

شافع محشر جو حضرت ہین تو پھر کیسے گناہ
نامۂ اعمال ہی دوزخ سے آزادیکا خط

دشمن حضرت کی ہین بدخواہ ساری نیک و بد
چغد لکھتا ہی ہما کو اوسکی بربادیکا خط

جانتا ہی مجکو رضوان ہون عیت آپکی
کیون نہ لکھدے روضۂ جنت مین آبادیکا خط

زائران شاہ کو لکھا ہے ہمنے خط شوق
کیون نہو اوڑنی مین ہمسر کاغذ بادیکا خط

نامۂ عصیان مرا جائیگا یون شہ کی حضور
دادرس تک جسطرح جاتا ہی فریادیکا خط

ہی زبان میری بھی کمدو نگا مین عرض شاہ سے
کاتب اعمال کیا لکھتے ہین استادیکا خط

وصف لکھتا ہون نجف کا خط گلزار مین
مردم صحرا نشین کیا جانین ایجادیکا خط

کیون نہ آنکھون سے لگاؤن مین حدیثونکو امیر
ہی مرے مرشد کا نامہ ہی مرے ہادیکا خط

ردیف ظای معجمہ

قتل سے کے درپے ہین دشمن الحفیظ
لاکھ خنجر ایک گردن الحفیظ

راہبر و تنہا بیابان ہولناک
ہر طرف انبوہ رہزن الحفیظ

نفس امارہ شیاطین حرص و آز
لاکھ کانٹے ایک دامن الحفیظ

تیغ قاتل کھنچ چکی سر جھک چکا
ہے گلے تک آب آہن الحفیظ

سامنا دوزخ کا جسم زار کو
خشک تنکا گرم گلخن الحفیظ

سیل کے قبضے مین دیوار گلی
برق کے حصے مین خرمن الحفیظ

کب تلک ان آفتون کا سامنا
قبلۂ من کعبۂ من الحفیظ

آپ سے امید رکھتا ہی امیر
المدد ای خاص ذوالمنن الحفیظ

ردیف عین مہملہ

کون رکھتا ہی یہان فرش مشجر کی طمع
آپ کے کوچے مین ہی یا شاہ بستر کی طمع

آپ کا سایہ ہو سر پر آپ کے کوچے مین گھر
تخت دارا کی نہ ہے تاج سکندر کی طمع

خاک پا حضرت کی بہتر ہی ہین اکسیر سے
کیمیاگر کو مبارک نقرہ و زر کی طمع

کون ڈوبا آب مین ہو کون آتش مین کباب
آپ کے احباب کو کیا لعل و گوہر کی طمع

تارک دنیا نہ کیونکر ہون کہ رکھتے ہین یہ لوگ
التجا جنت کی تمنی تسنی کوثر کی طمع

گرد راہ شاہ ہو جامہ یہ تن کو ہی ہوس
آستان پاک ہو اور مین یہ ہی سر کی طمع

گرد پھر کر کیون نہ روضے کی کرین زائر طواف
مومنون کو ہے ثواب حج اکبر کی طمع

خار و خس ہی جھاڑتے ہین صبح کو جیسے مکان
چھوڑ کر دنیا کو ہمنے دلسی باہر کی طمع

روضۂ حضرت پہ پونہچی سائل شفقت امیر
تا در میخانہ لائی ہمکو ساغر کی طمع

ردیف غین معجمہ

عشق سولا مین ہمارے دل مایوس کے داغ
ایسے زیبندہ ہین جیسے پر طاؤس کے داغ

محو ہو جائین گر اشک غم حضرت سے گناہ
جسطرح دہونے سے مٹ جاتی ہین ملبوس کے داغ

قید ہون ہند مین یثرب کو ہو جانا یارب
ہو رہائی تو مٹین خاطر محبوس کے داغ

روضۂ مہر نبوت کی زیارت ہو نصیب
محو ہون جلد الٰہی دل مایوس کے داغ

پہونچون روضے پہ تو اتنی گل مقصود چنون
جتنے ہین دل مین مری حسرت و افسوس کے داغ

سنگ ہوا [illegible] عور سمجھ دل مین امیر
نہ بٹھے پیر [illegible] زاہد سالوس کے داغ

ردیف فا

کی شہادت کی نبی نے تان نعمت نصف نصف
ہو گئی دونون نواسونکو عنایت نصف نصف

دونون ٹکڑے ہوتی تھی پوری یہ ادنی عرض تھا
جسکو کرتی تھی وہ شمشیر شجاعت نصف نصف

معجز شق القمر اظہر ہے سب پر شمس سے
چاند کو کس نے نہ دیکھا فی الحقیقت نصف نصف

دو طرف سے آکے ذات پاک مین پوری ہوئی
تھی سلیمان اور یوسف مین جو شوکت نصف نصف

یاالٰہی وہ رخ سیمین نظر آتے مجھے
بانٹ لین باہم مری آنکھین یہ دولت نصف نصف

سلطنت دونون کی انکے قبضۂ قدرت مین ہے
ہے برابر دو جہان کی جو ولایت نصف نصف

آپ کی صورت ملیح اور یوسف کنعان صبیح
بٹ گیا دونون مین کیسا حسن صورت نصف نصف

آپ کی ذات مقدس مین ہوئی آکر تمام
نوح و آدم کو جو دی حق نے کرامت نصف نصف

یاالٰہی جلد پہونچے روضۂ شہ پر امیر
دیدۂ و دل کو اوٹھے لطف زیارت نصف نصف

سر جھکا اپنا جو سینے کی طرف
دل ہوا راہی مدینے کی طرف

بھیجیے مجھ نیم بسمل کی خبر
ہون نہ مرنے کی نہ جینے کی طرف

اوٹھتی ہے جو موج طوفان بحر مین
آتی ہے میرے سفینے کی طرف

رعب حضرت سے نہین اتنی مجال
سنگ دست نکلے آبگینے کی طرف

مہر سے چمکا دیا دیکھا اگر
ماہ سکے داغی نگینے کی طرف

بحث جب کرنے لگے عطر و عرق
گل ہو سرے اوسکے پسینے کی طرف

دیکھتا تھا آپ کو بوجہل یون
جسطرح افعی خستہ سینے کی طرف

تن سے نکلے گی مرے جسدم امیر
روح جائے گی مدینے کی طرف

ردیف قاف

بندونکو چاہیے ذات خدا سے عشق
بعد خدا ضرور ہے پیمبر مصطفےٰ سے عشق

کب خالق جہان کو نتھا مصطفےٰ سے عشق
ہے انتہا کی بات کہ ہے ابتدا سے عشق

اپنی خبر تو کیا نہین کونین کی خبر
ایسا ہے مجکو آپ کی زلف دوتا سے عشق

دیدار اگر محال ہو گفتار ہی سہی
اعمیٰ جو تھے وہ رکھتے تھے اونکی صدا سے عشق

کھیلے ہوے ہین جان پہ ہم دل ہے مال کیا
ہستی ہے ناگوار شادی بلا سے عشق

محمود کا وقار ہے کیا میرے سامنے
اوسکو ایاز سے ہے مجھے مصطفیٰ سے عشق

پیدا ہو عشق پیچہ لحد سے جو خاک ہون
ایسا ہے مجکو گیسوئے خیر الوریٰ سے عشق

بی عشق کوئی شے نہین دیکھو جو غور سے
آہن کو بھی جہان مین ہے آہن ربا سے عشق

یوسف پر اسقدر تھی جو یعقوب شیفتہ
در پردہ تھا جناب رسول خدا سے عشق

انسان ہین ہم تو کیون نہون عاشق رسول کے
بلبل کو گل سے کاہ کو ہے کہربا سے عشق

عاشق ہزار سیکڑون معشوق ای امیر
اچھا وہی ہے جسکو ہے اوس مقتدا سے عشق

ردیف کاف تازی

یا نبی ہند مین ہم ٹھوکرین کھائین کب تک ۔ دیکھیے آپ مدینے مین بلائین کب تک

آنکھین پتھرا گئین ہین راہ بہت دیکھہ چکے ۔ سختیان درد جدائی کی اوٹھائین کب تک

پھر کے آتے ہین جو زائر ہمین کرتے ہین خجل ۔ بات بگڑی ہوئی لوگونسے بنائین کب تک

صاف مطلع ہو دکھاؤ ہمین امید کا دن ۔ گھڑی گھڑی شب غم کی یہ گھٹائین کب تک

اشک غم رک نہین سکتے ہین کہانتک روکین ۔ درد دل چھپ نہین سکتا ہے چھپائین کب تک

نہین ملتی ہمین دنیا کی بکھیڑونسے نجات ۔ یا نبی گرد رہین گی یہ بلائین کب تک

کیجیے وعدہ بلانیکا کہ اب تاب نہین ۔ کہیے بدلین گی مخالف یہ ہوائین کب تک

چل زیارت کو بہانے نہین اچھے ہین امیر ۔ جمع کر دلکو پریشان یہ رائین کب تک

دشمن ترے عدو کا ہے ای مقتدا فلک ۔ پامال ہو زمین سے وہ جائے جو تا فلک

ثابت ہوا یہ معنی لولاک سے ہمین ۔ ہوتے اگر نہ آپ نہوتے بنا فلک

تعلیم اتحاد کرین وہ تو ہون بہم ۔ ہر چند منزلون ہین فلک سے جدا فلک

گنبد مزار پاک کا ہے اسقدر بلند ۔ کہتے ہین سب ہے زیر فلک دوسرا فلک

دونون ذلیل ہون جو گرا دین نظر سے آپ ۔ بنجای خار کاہکشان آبلا فلک

مجرم وہ ہون کہ او سپہ مین رکھدون جو بار جرم ۔ ملجای خاک مین صفت نقش پا فلک

امید ہے یتم سے کہ پردہ نہ فاش ہو ۔ جسدن روئی کی طرح اوڑین جا بجا فلک

مضمون وصف شاہ ہین ایسے بلند امیر ۔ کرتی ہے ہر زمین کو طبع رسا فلک

ردیف کاف تازی

غزل عارفانہ

سیرت عشاق ہے ارباب صورت سے الگ ۔ ہے طریقہ انکا ہفتاد و دو ملت سے الگ

چشم تر ہی انکی کوثر نخل طوبی انکی آہ
انکا باغ دل کشا ہی باغ جنت سی الگ

دل حرم انکا گریبان انکا محراب حرم
ہی یہ آئین عبادت ہر عبادت سی الگ

موت انکی زندگی ہی زندگی ہی انکی موت
رنج و راحت انکی ہین سب رنج و راحت سی الگ

در حقیقت خاص ہین یہ پیرو شرع رسولؐ
ہی شریعت انکی ظاہر مین شریعت سی الگ

تیغ غیرت سی ابھی کھدین سر اپنا کاٹ کر
پاؤن پڑ جائی اگر راہ محبت سی الگ

کاہ ہو کر کوہ غم سر پر اوٹھا لیتی ہین یہ
یہ تحمل ہے کہین انسان کی طاقت سی الگ

خون دل پی ہی تو ہی لخت دل بریان کباب
لذتین انکی ہین دنیا بھر کی لذت سی الگ

ہین رجوع قلب سی یہ اسطرح واصل بحق
جسطرح معنی نہین ہوتی عبارت سی الگ

آستین سے انکی جیب قدس کا پیوند ہے
دامن مقصود ہی کب دست ہمت سی الگ

یہ ردیف اتنی لئی مین نی کہی ہی اے امیر
ہاتھ محشر مین نہو دامان حضرت سی الگ

ردیف لام

وہی ناجی ہی جو ہی خاکپائے احمد مرسل
کلید باب جنت ہی ولائے احمد مرسل

ہوئی یہ بات ہمکو معنی لولاک سے ثابت
ہوئی افلاک کی خلقت برائی احمد مرسل

ہوی ممتاز مرسل جسکی اقرار نبوت سے
جہان مین کون ایسا ہی سوائی احمد مرسل

یہ مصرع کندہ ہی دروازۂ عرش معلی پر
کہ اس سی بھی کہین اعلی ہی جائی احمد مرسل

دل مومن مین کیونکر ہو نہ داغ اونکی محبت کا
پڑی جب سنگ پر بھی نقش پائی احمد مرسل

نہین راہ رضا بخشی او نہین فرد قضا بخشی
بنائی جب خدا نے دست و پائی احمد مرسل

پھر آئی عرش پر جا کر گئی گرمی نہ بستر کی
عیان کس پر نہین ہی ماجرائی احمد مرسل

خطر کیا امتحان سی تھا کہ بزم لامکان مین تھا
خدا کی ذات پر تکیہ عصائی احمد مرسل

ہوا دو نو طرف سی گفتگو کا ایک ہی عالم
ملی آواز حق سی کیا صدائی احمد مرسل

امیر اون پیشواؤن کا مین صدق دل سے پیرو ہون
جو ہین صدر شریعت پر بجائی احمد مرسل

زندہ کر دیتا ہی مُردے لبِ خندانِ رسول
ہی مسیحا سی یہ جیتا ہوا میدانِ رسول

کسکے گردن مین نہین ہی خمِ چوگانِ رسول
لیگیا سب سے سبق کوی گریبانِ رسول

وسعت روی زمین ذرّہ میدانِ رسول
رفعت ہفت سما قطرہ عمّانِ رسول

قید سی حضرت یوسف بھی چھٹی انکی سبب
کون عالم مین نہین بندہ احسانِ رسول

کیا سبب ہے جو مری دل مین چبھی جاتی ہے
نوک نیزہ نہین نشتر نہین مژگانِ رسول

ایک دروازہ ازل ایک ہی دروازہ ابد
کسکی طاقت جو کری سیر گلستانِ رسول

جام کوثر کی پیا کرتے ہین ہم زیست مین بھی
کب تصور مین نہین چاہ زنخدانِ رسول

رتبہ یعقوب سی حضرت نے دو بالا پایا
دونو سبطین تھی دو یوسف کنعانِ رسول

گریہ کوہ سی کیونکر نہون چشمے جاری
سنگ آزردہ کری جب دُرِ دندانِ رسول

رزق تقسیم یہ ہر روز کیا کرتے ہین
سارا آفاق حقیقت مین ہی مہمانِ رسول

عالم قدس سے ہی باغ نبوت کی بہار
عرش اعظم ہے سفال گل ریحانِ رسول

بی نشان انجم و مہتاب تھی جس رات کہ تھا
جلوہ نور خدا شمع شبستانِ رسول

نقد بخشش سے رہو گا نہ مین محروم امیر
حشر مین ہوگا مرے ہاتھ مین دامانِ رسول

ردیف میم

خلق کی سرور شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم
مرسل داور خاص پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

نور مجسم نیّر اعظم سرور عالم مونس آدم
نوح کے ہمدم خضر کی رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

فخر جہان ہین عرش مکان ہین شاہ شہان ہین آصف زمان ہین
سب پہ عیان ہین آپ کی جوہر صلی اللہ علیہ وسلم

بحر سخاوت کانِ مروت آیہ رحمت شافع امت
مالک جنت قاسم کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

قبلہ عالم کعبہ اعظم سب سے مقدم راز سی محرم
جان مجسم روح مصوّر صلی اللہ علیہ وسلم

دولت دنیا خاک برابر ہاتھ کی خالی دلکی تونگر
مالک کشور تخت نہ افسر صلی اللہ علیہ وسلم

رہبر مؤمنی ہادی عیسی تارک دنیا مالک عقبے
ہاتھ کا تکیا خاک کا بستر صلی اللہ علیہ وسلم

سرو خرامان چہرہ گلستان جبہہ تابان مہر درخشان
سنبل پیچان زلف معنبر صلی اللہ علیہ وسلم

چشمۂ جاریٔ خلق سے جاری گسی دسواری باد بہاری
آئینہ داری فخر سکندر صلی اللہ علیہ وسلم

مہر سے مملو ریشہ ریشہ نعت امیر اپنا ہے پیشہ
ورد ہمیشہ دن بہر شب بہر صلی اللہ علیہ وسلم

پہونچ ہی جائین کے محبوب کے دیار مین ہم
یہ شوق ہے کہ نہین اپنے اختیار مین ہم

کوی چلے نہ چلے ساتھ ہم تو جاتے ہین
عبث درنگ کرین کسکے انتظار مین ہم

خیال حلقۂ گیسوی شاہ دل مین جو ہے
تمام راہ رہین گے اسی حصار مین ہم

برنگ بانگ درا سب سے بڑھ کے کیون نہ چلین
ہین ایک تیز قدم لاکھ مین ہزار مین ہم

کیا ہے جذبۂ کامل نے قافلہ سالار
امام سبحہ تو ہین گو نہین شمار مین ہم

جو بحر قافلہ ہے زائرون کا ہم ہین حباب
کہ سر سے آنکھون سے ہین قطرہ ان قطار مین ہم

اگرچہ ہیچ ہین لیکن ہین تحت سب اپنے
مدحساب ہین گویا کہ اعتبار مین ہم

لگا دئے ہین یہ پر شوق نے کہ کہتے ہین
نظر سے اپنے قدم بڑھ کے رہگذار مین ہم

خدا جو چاہے تو زائر ابھی ہون رستے مین
پہنچ سکے روضے مین مرقد کو لین کنار مین ہم

کبھی سرہانے کبھی پائینتی سے لین بوسے
چمن چمن گل تازہ چنین بہار مین ہم

امیر لیکے چلے داغ عشق شاہ کا گل
کرین گے سیر جہان گوشۂ مزار مین ہم

ضعف سے گو ہے اوٹھانا مجھے دشوار قدم
شوق کہتا ہے کہ ہے شہر نبی چار قدم

راہ مولا مین مین چلتا ہون تو یون چلتا ہون
بڑھ کے پڑتے ہین نظر سے مرے ہر بار قدم

سر سے آنکھو نسے کرون منزل مقصود کو طے
تھک کے رہ جائین جو میرے دم رفتار قدم

خوش ہین ایسے کہ نہین پھولے سماتے ہر گام
کیون نہ گرد اپنے پھرین صورت پرکار قدم

آپ سے کے در پہ نہ رکھتے وہ اگر فرق نیاز — لیتے یوسف کی نہ پھر مردم بازار قدم

سوئے تو آپ کی کوچے مین پہونچکر سوئی — واہ رے کہتے ہین عجب طالع بیدار قدم

یہ رہ شہر مین چلا او نمین رہا دامن شاہ — ہاتہ مجرم ہین ہمارے یہ گنہگار قدم

ساتہ جب تک کہ نہ لی لین گے گنہگارونکو — مصطفی خلد مین رکھین گی نہ زنہار قدم

ہم ہین اور رہ سہروی وادی یثرب ہے امیر — اسکو پروا ہے جو کانٹون سے ہون فگار قدم

ردیف نون

جلد منظور ہے تا روضہ انور پہونچین — پر لگا دی ہمین ای شوق کہ اوڑکر پہونچین

ناتوان ہم ہین مدینہ ہے بہت ہند سے دور — دیکھیے منزل مقصود کو کیونکر پہونچین

ق

قبر مین سخت فرشتون نے ستایا ہے مجھے — آرزو ہے کہ مدد کے لیے یاور پہونچین

گر ہو آپ کو دربار خدا سے فرصت — حکم کر دیجیے حیدر کو کہ حیدر پہونچین

راہ یثرب کی مسافر جو ذرا بھی بھولین — خضرؑ و الیاسؑ یقین ہے کہ برابر پہونچین

رہروان رہ حضرت کو اگر پیاس لگے — حورین جنت سے لیے ساغر کوثر پہونچین

ق

تھا یہ اللہ کو منظور کہ معراج کی شب — خلوت خاص مین تنہا شہ صفدر پہونچین

کیونکہ نہ رہجائین خیالات جہان صورت گرد — جب نہ جبریلؑ بھی ہمراہ پیمبرؐ پہونچین

قبر ہی خوب ہے اس منزل ہستی سے امیر
ٹھوکرین کھاتی ہین غربت مین کہین گھر پہونچین

ڈوبے ہوے ہین لوگ جو عشق جناب مین — کیونکر جلین گے حشر کے دن آفتاب مین

سبطینؑ مصطفیؐ ہین جو زہراؑ کی نور عین — رحمت کے دو یہ سورے ہین ام الکتاب مین

آئینہ ہے یہ پنجتنؑ و چار یار کا — نقطے ہین چار حرف ہین پانچ آفتاب مین

جتنے سوال چاہین کرین منکر و نکیر — حضرتؐ کا ایک نام ہے سب کی جواب مین

تو وہ حبیب حق ہے کہ یوسفؑ کو بھول جائین — یعقوبؑ دیکھکر تری جلوے کو خواب مین

چلیے برنگ مہر زیارت کے واسطے
سرکو قدم بنایے راہ ثواب مین

حضرت ہوے شفیع تو دونوکو دی نجات
مجرم تھے کشمکش مین فرشتے عذاب مین

مجرم ہو پاک جای جو حضرت کے سامنے
ہوتا ہی خشک دامن تر آفتاب مین

اللہ بخشند جو وہ شیطان کے ہون شفیع
ہم مجرمون کے جرم تو ہین کس حساب مین

جو کہدیا ہی آپ نے اوسکا یقین کر
بیجا ہے فکر دوزخ و جنت کے باب مین

عشق رسول شرط ہے اسلام کے لیے
کب ہی شراب کیف نہو جس شراب مین

کس قیدی بلا کا نہین آپ کو خیال
پہونچی خبر جو بند ہوا ہو حباب مین

جائے جو سوی عالم بالا نگاہ قہر
پانی کا قطرہ قطرہ شرر ہو سحاب مین

آیا خیال انجمن لامکان ہمین
دیکھے سبہی جو عاشق و معشوق خواب مین

حضرت چلے سوار جو ہو کر براق پر
تا سدرہ جبرئیل امین تھے رکاب مین

اوس زلف و رخ کی مدح و ثنا کی ہو جب امیر
لکھے ہین شعر مشک ملا کر گلاب مین

مقام امتحان مین دل جو اپنا تول لیتے ہین
وہی سودای بازار محبت مول لیتے ہین

رقم کرتے ہین جب مضمون سواد چشم حضرت کے
سیاہی مردمک کی آنسوون مین گھول لیتے ہین

کشائش سب طرح کی ہے سر مژگان حضرت مین
اسی ناخن سے عاشق دلکے عقدے کھول لیتے ہین

کبھی بزم عزا کرتے ہین گہ میلاد کی محفل
کبھی رو پیٹ لیتے ہین کبھی ہنس بول لیتے ہین

فدا کر نیکے قد غیرت شمشاد حضرت پر
بہت ہم سرو سے آزادبندے مول لیتے ہین

جو دھیان آتا ہے دندان مبارک کی شہادت کا
بہا کر اشک ہم دامن مین موتی رول لیتے ہین

ترازو طبع سنجیدہ ہے اپنی فیض حضرت سے
یہین اچھے برے اعمال اپنے تول لیتے ہین

نہین نقصان ہوا ہے نفع بازار محبت مین
جو بکجاتے ہین اوسکے ہاتھ یوسف مول لیتے ہین

امیر النعت جو دیمین کھتے ہین ابروی حضرت کی
وہ اس کنجی سے قفل باب جنت کھول لیتے ہین

جو لوگ الفت حضرت سے اپنی جان دیتے ہین — ملک اونہین کو جنان کی زبان دیتے ہین

بڑا پلید ہی منکر ہے جو نبوت سے — گواہی اوسکی زمین آسمان دیتے ہین

اثر مین نام محمدؐ کا اسم اعظم ہے — کلام حق مین یہ قاری نشان دیتے ہین

جہان اوترتی ہین رہتی ہین آپ کی زائر — ردائی امن ملک سر پہ تان دیتے ہین

خیال روضہ والا جو سر فراز کرے — تو ہم قیام کو دل سا مکان دیتے ہین

پکارتے ہین تمہین کو یہ یا رسول اللہؐ — جو مسجدون مین موذن اذان دیتے ہین

جو زیر سایۂ دیوار شاہ کرتی ہین خواب — وہ اپنی آنکھ کو سونیکی کان دیتے ہین

ق

برہمن آئی مسلمان ہو کچھ خطر نکرے — کہ کافرون کو یہ مومن امان دیتے ہین

بتون کو توڑ کے آئے تو پائی باغ بہشت — خدا کو صاحب دین درمیان دیتے ہین

نہین سمجھتے یہ جائیگا پہلے یثرب مین
امیر پیر کو طعنے جوان دیتے ہین

رحمی عشق دم تیغ الم جانتے ہین — اس تڑپنے مین جو لذت ہی وہ ہم جانتے ہین

شرف آدم بے سایہ کو ہم جانتے ہین — سایہ کیا شے ہی اوسے اہل عدم جانتے ہین

کہدو رضوان سے ہمین سیر کی تکلیف نہ دے — ہم مدینے ہی کو گلزار ارم جانتے ہین

وصف کرنے لگے موسیٰ تو یہ آئی آواز — کوئی کیا جانیگا احمد کو تو ہم جانتے ہین

بادشاہی ہی ترے در کی گدائی جنکو — ٹھیکرا بھیک کا وہ ساغر جم جانتے ہین

خشک کیا مزرع امید رہیگا اون کا — جو ترے گیسوونکو ابر کرم جانتے ہین

نیستی ہی اونہین ہستی جو ترے پیرو ہین — عمر صد سالہ کا وقفہ کوئی دم جانتے ہین

اسم پاک آپ کا ہی سب سی مقدم مرقوم — رتبہ جو آپ کا ہی لوح و قلم جانتے ہین

دل کفار مین پڑتے ہین اگر داغ حسد — ہم وہ پتھر مین ترے نقش قدم جانتے ہین

تیرے گیسو سی ہے سیراہن کعبہ آگاہ — تیری آنکھون کو غزالان حرم جانتے ہین

اپنے شوقِ تر و قلزمِ ہمت سے حضور
بحرِ ذخار کو قطرے سے بھی کم جانتے ہیں

جلوۂ نورِ سپیدہ اور کوئی کیا جانے
تیرے گیسو ترے عارض کی قسم جانتے ہیں

جا سکے اور کوئی معراج میں ہمراہ براق
جبرئیل آپ کے توسن کا قدم جانتے ہیں

غیب کے حال سے جو لوگ ہیں آگاہ امیر
وہ اوسی مجمعِ اکوان کے قدم جانتے ہیں

ہر چند کوئی گنج سے خالی زمین نہیں
کوچے میں شاہ کے ہے جو دولت کہین نہیں

کس کی ہے آنکھ ایسی کہ دیکھے جمالِ پاک
دریا سمائے کوزے میں ہمکو یقین نہیں

وہ دن بھی ہو کہ روضۂ اقدس پہ ہوں مقیم
رضوان بلائے مجکو کہوں میں نہیں نہیں

بے شبہ ہے سجود کے لائق وہ آستان
پر لائقِ سجود کسی کی جبین نہیں

جس بزم میں کہ جمع ہیں خاصانِ کردگار
واں آپ کے سوا کوئی مسند نشین نہیں

ذرے سے آفتاب تلک سب مطیعِ حکم
قبضے میں آسمان نہیں یا زمین نہیں

یثرب میں چل کے روضۂ اقدس کو دیکھ لے
دشوار کچھ نظارۂ عرشِ برین نہیں

معراج جب ہوئی تو گئے حضرت کہاں کہاں
واقف سوائے حضرتِ روح الامین نہیں

لیتا ہوں کب کسی کی زمینِ مضمون اے امیر
خرمن ہے میرے پاس کوئی خوشہ چین نہیں

مر کے مرتے ہیں جو ترا نام نہیں لیتے ہیں
وہ رہِ کعبۂ اسلام نہیں لیتے ہیں

دستگیری نہیں کرتے ہیں محمد کس کی
کون گرتا ہے کہ وہ تھام نہیں لیتے ہیں

اب تو للہ اٹھے رخِ انور سے نقاب
دل جگر سینے میں آرام نہیں لیتے ہیں

ہمکو ساغر ترے آبِ بقا سے کیا کام
خضر دیتے ہیں او نہیں جام نہیں لیتے ہیں

ق

جان دیتے ہیں مریضانِ محبت لیکن
آپ کی یاد سے آرام نہیں لیتے ہیں

دل ہے مینائے محبت یہ ہے قلقل کی صدا
ہچکیاں نزع کے ہنگام نہیں لیتے ہیں

جان دیتا ہی جو حضرت پہ وہ پاتا ہی بہشت
ایک کا مال وہ بی دام نہین لیتے ہین

آپ کا حاسد بدکیش ہے ایسا منحوس
صبح کو جسکا کبھی نام نہین لیتے ہین

یاد تیری جنھین لیجاتی ہی غربت کی طرف
گھر کا وہ بھول کے بھی نام نہین لیتے ہین

آپ کی عارض و گیسو کی جو دیوانے ہین
چین وہ صبح سے تا شام نہین لیتے ہین

وصف حضرت مین کہا کرتی ہین ہم شعر امیر
فکر سے اور کوئی کام نہین لیتے ہین

پہونچا امیر خسرو را کی جناب مین
ہے لاکھ لاکھ شکر خدا کی جناب مین

کہدو ملائکہ سے کرین اور سیر کرم
مین ہون شفیع روز جزا کی جناب مین

پستی بخت سی وہ چھٹا جو پہونچ گیا
محبوب خاص رب علا کی جناب مین

دونون جہانکا امن ہی دونون جہانکا حفظ
اس بادشاہ ہر دو سرا کی جناب مین

پیاسون سی کہدو آئین کہ ہی شربت حیات
بحر کرم محیط سخا کی جناب مین

ق

کہتا ہون اب بھی دیکھ اوٹھا ہاتھ جور سے
ای چرخ ورنہ ہونگا مین شاکی جناب مین

مین تو ترے بیان کرونگا ہزار ظلم
تو کیا کہے گا شاہ ہدا کی جناب مین

جور و ستم کھلین گے تو تجکو ضرور آپ
بھیجین گے قید کرکے خدا کی جناب مین

نکلا نہ منہ سے کلمہ بیجا کبھی امیر
جو عرض مینے کی وہ بجا کی جناب مین

شتاب آؤ کہ ہین صرف انتظار آنکھین
لگی ہین در کی طرف شوق سی ہزار آنکھین

کرو ظہور کہ دل شاد ہون محبون کے
ملین یہ پای مبارک پہ بار بار آنکھین

خبر ہی شرط مریضان عشق کا ہی یہ حال
کہ چھت سی لگ گئین ای شاہ نامدار آنکھین

یہ عشق عارض معلا نی پھل دیا ہے ہمین
ابھی سے دیکھتی ہین خلد کی بہار آنکھین

بندھی شہادت دندان پاک کا جو خیال
تو کیون نہ صورت نیسان ہون اشکبار آنکھین

وہ دن بھی ہو کہ زرداغ نذر دی تمھین دل
قدم پر اشک کے گوہر کرین نثار آنکھین

اجل بھی منتظرون کی جو ہجر مین آئے
اوگبن کی صورت نرگس سر مزار آنکھین

یہ وی ہو آپ نی قوت دل اہل دین کہ ہمین شبیر
مجال ہو سگ دنیا کری جو چار آنکھین

کرین جو آپ قدم رنجہ قدسیون کی طرف
بچھائین زیر قدم لاکر دل ہزار آنکھین

جو مہر و مہ نہ لگائین وہ کحل خاک قدم
خلل ہو نور مین پیدا کرین غبار آنکھین

امیر شاہ ضعیفونکو دین اگر قوت
نکالین شیر کے اطفال شیر خوار آنکھین

جب مدینی کا مسافر کوئی پاجاتا ہون
حسرت آتی ہو یہ پہونچا مین رہا جاتا ہون

المدد المدد ای شافع روز محشر
بوجھ بھاری ہو گناہونکا دبا جاتا ہون

ہو زیارت پہ فقط غش ہو افاقہ موقوف
آپ آتے ہین تو مین آپ مین آجاتا ہون

دو قدم بھی نہین چلنی کی ہو مجھ مین طاقت
شوق کھینچے لیے جاتا ہو مین کیا جاتا ہون

قافلے والے چلے جاتے ہین آگے آگے
مدد ای شوق کہ پیچھے مین رہا جاتا ہون ق

کاروان رہ یثرب مین ہون آواز درا
سب مین شامل ہون مگر سب سی جدا جاتا ہون

اس لیے تا نہ ملے روکنی والون کا پتا
محو کرتا ہوا نقش کف پا جاتا ہون

فیض مولا سے ابھی صبر کی طاقت ہو امیر
جو کڑی سامنی آتی ہے اوٹھا جاتا ہون

دل کو کب شوق مزار شہ کونین نہین
بی زیارت مجھے آرام نہین چین نہین

ہو روان ای دل بیتاب کہ موقع ہو یہی
راستہ صاف ہو حائل کوئی مابین نہین

جبہہ سائی کی ہین مشتاق بشر ہون کہ ملک
جز در شاہ کوئی قبلۂ دارین نہین

دی چکا اوسکو مین دل جسنی دیا تھا مجھکو دین
فارغ البال ہون فی ذمہ مری اب دین نہین

ابروی صاحب معراج ہو یا ن پیش نگاہ
نقش کب دل پہ مری معنی قوسین نہین

ہی اشارہ کہ ہین ہمراہ محمدؐ سے کے
لفظ معراج مین یہ میم نہین عین نہین

نور عینین شہ ہر دوسرا ہین یہ امیر
سب ہین آگاہ نہان رتبۂ سبطین نہین

دودہ پیتے ہوے اطفال نہ کیونکر بولین
جب لب لعل کی تاثیر سے پتھر بولین

ہوگنا ہونگا نہ انجام بجز رسوائی
کیا چھپین جرم جو اعضاء محشر بولین

دل زائرین جو اکسیر کا آجای خیال
بوٹیان آپ ہی جنگل مین برابر بولین

سبزہ زار چمن شاہ کی جو سیر کرین
طوطی اون نیک خصالونکے نہ کیونکر بولین

عاشق شاہ ہون جھگڑین جو قیامت مین ملک
ہی یقین میری طرف [illegible] پیمبر بولین

آپ کی چشم سخندان کا ثنا خوان ہون مین
منہ ہے کیا آگے مری او سخنور بولین

دشمن شاہ وہ بدبین ہی جبس گھر مین رہے
چھت کی کڑیان نہ کبھی چپ رہین اژدر بولین

وہ مسیحا ہین کہ حضرت جو پکارین اونکو
جی اوٹھین مردہ تصویر مصور بولین

باعث حفظ جہان نام ہی حیدر کا امیر
حکم حیدر پہ نگہبان نہ کیونکر بولین

ہون تو مجرم پر نہین شبہہ مری اقبال مین
نام حضرتؐ بھی ہے میرے نامۂ اعمال مین

رفتنی توڑے دام کو صیاد اپنے ہاتھ سے
نام حضرتؐ لے جو طائر قید ہوکر جال مین

جرم گو بیحد ہین پر مین عاشق مولا تو ہون
آیۂ لا تقنطوا کیونکر نہ نکلے فال مین

کیون نہ لکھدی باغ جنت کی سند مجکو خدا
لکھے ہین دفتر کے دفتر آپ کے احوال مین

ہین وہ عیسیٰ ہو مرقع مین جو حضرتؐ کی شبیہ
کیا عجب ہی جان پڑ جائی ہر اک تمثال مین

یاد مولا مین جو روتی ہین اپنی آنکھین ای امیر
ابر تر بھر بھر کے موتی لیگئی رومال مین

ردیف واو

تیری الفت نے دیا رتبۂ بیحد مجکو
کہ ملی خاک در شاہ کی مسند مجکو

پھول وہ چہرہ ہی شمشاد ہی وہ قد مجکو
سیر گلزار جنان سی ہے یہ مقصد مجکو

عمر بھر دولت کونین کی کرتا تھا اشرا
ملگئی آج تہ دامن احمد مجکو

اب وجد فخر عرب آپ ہین فخر اب جد
یاد ہے مکتب ایمان مین یہ ابجد مجکو

رتبہ یہ عشق سے پایا کہ ہون حضرت کی دعا
حشر کے روز کریگا نہ خدا رد مجکو

ہین وہ محبوب خدا اس سے ہین سب کے محبوب
راست گو ہون نہین آتی ہی خوشامد مجکو

اوس خط سبز کا عاشق ہون مین مانند خضر
کیون نہ جنت مین ملے قصر زبرجد مجکو

کسی دولت کسی ثروت کی نہین اب پروا
میرے اللہ نے دی الفت احمد مجکو

یا نبی مکر سے شیطان کی حاصل ہو پناہ
روز آآکے ستاتا ہی یہ مرتد مجکو

آسمان پر کلہ فخر نہ پھینکون کیونکر
ہاتھ آیا ہے ترا گوشۂ مسند مجکو

شافع حشر کا احسان کہ دارد مین ہوا
کر چکے تھے مری اعمال نہ دارد مجکو

ہون گنہگار مگر خوف معاصی ہی نہین
بخشوا لین گے قیامت مین محمد مجکو

نکہت گل کبھی گلشن سے جو لاتی ہی صبا
یاد آجاتی ہے اوس شاہ کی آمد مجکو

مست ہون بادۂ الفت سے مین منصور کی طرح
کیون نہ سمجھے صف عشاق سرآمد مجکو

قصر جنت مین جو دیکھونگا جواہر کے کلس
یاد آجاے گا وہ روضہ وہ گنبد مجکو

خلعت بادشہی حلۂ جنت سمجھون
دین جو زائر کفن پوشش مرقد مجکو

گذرے چالیس برس عمر کی ای طالع بد
تا کجا ہند مین رکھے گا مقید مجکو

کم نہین ہی یہ شرف کچھ مری حق مین کہ امیر
نام میرا ہے یہی کہتے ہین احمد مجکو

اب کہان چین خبر دی مری جی سے مجکو
کہ مدینے مین بلایا ہی نبی نے مجکو

عاشق چہرۂ حضرت ہوا گیا ہی کھٹکے
در فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجکو

بحر آفت مین نبی اور علی ہین حامی
یار او ترنے کو ملے ہین یہ سفینے مجکو

عشق کر ختم رسل سے کہ خدا راضی ہو
کی یہ تعلیم اویس قرنی سے نے مجکو

آتش عشق مین جلتا ہون ہمیشہ شب و صبح
شمع سان موت کے آتی ہین پسینے مجکو

پر نکل آئین جو طائر کی طرح دور نہین
ہمہ تن شوق بنایا ہی خوشی سے نے مجکو

شوق محبوب الٰہی ہین نہین صبر کی تاب
لیچل اسے جذبۂ دل جلد مدینے مجکو

ہی یقین راہ مین ملجائین گے جبرائیل امین
سب بتا دین گے زیارت کے قرینے مجکو

اب نہ ٹھہرون جو کرے میری خوشامد بھی وطن
کہ پکارا ہی غریب الوطنی سے نے مجکو

مومن و زائر و حاجی مین دیے تین شرف
مکی و ہاشمی و مطلبی سے نے مجکو

رات دن ہند مین رہتا ہی یہی دہیان امیر
اب کیا یاد رسول عربی سے نے مجکو

مدح خوان ہون مین جو آواز نہین ہی تو نہو
سوز حاصل ہی مجھے ساز نہین ہی تو نہو

مرتے ہی پھاند کے دیوار مین داخل ہونگا
باب فردوس اگر باز نہین ہے تو نہو

ہی مئی عشق سی حضرت کے مرا دل مخمور
جام مین بادۂ شیراز نہین ہے تو نہو

دیکھ سکتا نہین کنجشک کو دہشت سی تری
بند اگر دیدۂ شہباز نہین ہی تو نہو

زندہ دل جتنے ہین اقرار نبوت سے ہا او نہین
مردہ دل قائل اعجاز نہین ہی تو نہو

آپ کا نام تو لیتا ہی موذن ہر صبح
مثل داؤد خوش آواز نہین ہی تو نہو

درد الفت کا ہوا انجام الٰہی اچھا
خوب صورت اگر آغاز نہین ہی تو نہو

لڑکے مرجائین گے خود خبث طبیعت سی عدو
آسمان تفرقہ پرداز نہین ہی تو نہو

آشیانہ ہی مدینے کے درختون پہ مرا
اب اگر طاقت پرواز نہین ہی تو نہو

دور سے دیکھ لیا کرتے ہین حضرتکا جمال
پاس اگر جلوہ گہ ناز نہین ہی تو نہو

رہ نہین جانیکا مین وادی مدحت مین امیر
توسن فکر سبکتاز نہین ہی تو نہو

یہ باعث تھا کہ سجدے فرشتون نے جو آدم کو
کہ اونکے صلب مین دیکھا ضیائے فخر عالم کو

ہو عالم ہمنے اپنے دلمین دیکھا فیض مولا سے
نہ آیا تھا کبھی جام جہان بین مین نظر جم کو

شرف بخشا مدینے کو خدا نے ہفت کشور پر
بلندی جیسے دی ہفت آسمان سے عرش اعظم کو

نظارہ شاہ کا یون دامن تر خشک کرتا تھا
مٹا دیتا ہے جیسے پرتو خورشید شبنم کو

سفارش سے تمھاری قوت اعجاز دی حق نے
ید موسی عمران کو لب عیسی مریم کو

ہوے راکع تو محراب حرم کو یہ ہوئی حیرت
کہ لے لون دوڑ کر آغوش مین میں قبلۂ عالم کو

تری محراب ابرو ہے ترا چاہ زنخدان ہے
عزیز اسواسطے رکھتا ہون مین کعبے کو زمزم کو

لب جان بخش کی تعریف سے پایا ہے یہ رتبہ
غنیمت جانتے ہین عیسی مریم ہر دم کو

نکل سکتے نہین ہین ایکدم قید محبت سے
لپیٹا ہے یہ دونون گیسوون نے دونون عالم کو

اگر اوس خال گردانی کا بوسہ پہلے لے لیتے
نہوتی کھا کے گندم احتیاج عذر آدم کو

دہان جالیس در تھے ہین در فیض آپ کے لاکھون
سخاوت مین بھلا کیا آپ سے نسبت ہے حاتم کو

یقین ہے مثل حاتم شوق سے قالب تہی کرتے
سلیمان دیکھتے دست مبارک مین جو خاتم کو

امیر آوازۂ جرأت پہونچتا ہے جو مولا کا
ہلا دیتا ہے اب بھی سیستان مین گور رستم کو

کہونگا [illegible] مین یہ تھام کر حضرت کے دامن کو
الٰہی سیل رحمت سے بہا عصیان کے خرمن کو

غبار کوچۂ مولا کا سرمہ ہے عجب سرمہ
کیا ہے جسنے روشن دیدۂ خورشید روشن کو

جو دیکھین حلقۂ گیسو کہین آزاد حسرت سے
الٰہی قید ہون ہمین ملے یہ طوق گردن کو

یہ شوق دید مرقد ہے کہ جب دربند ہوتا ہے
فرشتے جھانکتے پھرتے ہین دیوارونکے روزن کو

اجازت طائر سدرہ کو ہو تو نخل یثرب پر
بنائے آشیانہ چھوڑ کر اپنے نشیمن کو

تمنا ہے نہ نکلون کبھی مین شہر یثرب سے
زمین تھوڑی سی ملجائے یہین بالشت دو مدفن کو

تمہارا بوسۂ در یون بدونکو نیک کرتا ہے
بنا دیتا ہے سونا سنگ پارس جیسے آہن کو

کریو دل کھولکر تا وصف باغ روضۂ حضرت ۔ خدا نے اس لیے دین دس بانین نخل سوسن کو
لباس شاہ کی سینے کی ہو خیاط کو جرات ۔ جو رشتہ مانگ لی ادریس سے عیسیٰ سی سوزن کو
جنان سی روضۂ شہ تک جو حورین آنہین سکتین ۔ بحسرت دیکھتی رہتی ہین دیوار و نکے روزن کو
ابہی تو اوڑکی آتے کوچۂ مولا مین گلشن سے ۔ جو ملتے بلبلون کی طرح پر گلہای گلشن کو
براق اوڑتا ہوا قطع رہ معراج کرتا تہا ۔ ملے جب شہسوار ایسا خوشی ہو کیون نہ توسن کو

امیر آئی جو دل اوس شاہ کا عاشق نوازی پہ
جہکا دی سرو پائی فاختہ پر اپنی گردن کو

رکہتی ہے خاک کوچۂ مولا چمن کی بو ۔ ذرے وہ گل ہین آتی ہی جنسے دولہن کی بو
سونگہی جو کوئی اونکی لباس بدن کی بو ۔ خوش آئی کیا دماغ کو اوسکے چمن کی بو
کیا حلقہ ہای زلف مسلسل ہین عطر بیز ۔ آتی ہے صاف نافۂ مشک ختن کی بو
اوس چہرۂ صبیح کی دل کو جو یاد ہے ۔ داغون سے آرہی ہی گل یاسمن کی بو
لکھون جو مدحت تن نازک کتاب مین ۔ آئی ورق ورق سے گل نسترن کی بو
گویا زمین عطر سی ہے خاک جسم پاک ۔ شبو کی بو ہی زلف مین تن مین سمن کی بو
کافور کی جگہ تہی جو خاک مزار پاک ۔ جہومے فرشتے سونگہ کی میرے کفن کی بو
خوشبو دہان پاک کی جنکو پسند ہے ۔ سونگہین کبہی نہ غنچۂ گل کے دہن کی بو
یعقوب واریوسف یثرب پہ ہون فدا ۔ روشن ہون آنکہین سونگہین اگر پیرہن کی بو
آئے شمیم باغ جنان کی دماغ مین ۔ لائے صبا جو آپ کی سیب ذقن کی بو

فیض ثنای شہ سے یہ رتبہ ملا امیر
پہونچی بہشت مین مری باغ سخن کی بو

طاعت حق ہی محمد کی اطاعت مجکو ۔ حج ہی کعبے کا مدینی کی زیارت مجکو
کچہ نہین زشتی اعمال سی دہشت مجکو ۔ بخشوا لین گے نبی روز قیامت مجکو

کون اب دولت دنیا کی ہے حاجت مجکو — میرے اللہ نے دی دین کی دولت مجکو

چہرۂ پاک کی تعریف کیا کرتا ہون — ہے یہی تذکرہ قرآن کی تلاوت مجکو

روضۂ شاہ تلک ہند سے پہونچون مین شتاب — یا خدا جلد دکھا روضۂ جنت مجکو

اڑ کے پہونچونگا مین طائر کیطرح یثرب مین — دے مری شوق نے پرواز کی طاقت مجکو

فیض عشق شہ والا سے توانگر ہون مین — مال ہے گنج ہے دولت ہی یہ الفت مجکو

سن لیا ہی کہ نبی نزع مین آئین گے ضرور — اس لیے مرگ کی آنے کی ہی حسرت مجکو

شاید آجائین وہان ختم رسالت کے قدم — جلد اے مرگ دکھا گوشۂ تربت مجکو

حشر کے روز نبی ساقی کوثر ہون گے — کیا غم تشنگی روز قیامت مجکو

جانتے ہین کہ بہت تشنۂ دیدار ہون مین — ہی یقین پہلے کرین جام عنایت مجکو

شکر ہے بیٹھ رہا ہین در مولا پہ امیر
مل گئی ساری بکھیڑون سے فراغت مجکو

عشق شہ والا و دل زار کو دیکھو — اس کاہ کو اور کوہ گرانبار کو دیکھو

کہتی ہی کہ مین پرتو چشمان نبی ہون — لو اور سنو نرگس بیمار کو دیکھو

ہے اسکے نظارہ مین ثواب اوس سے زیادہ — قرآن کے بدلے اوسی رخسار کو دیکھو

فاقون مین اوس ابرو کا ہو دھیان تو بہتر — ماہ رمضان دیکھ کے تلوار کو دیکھو

ای اہل جنون سلسلہ بخشش کا یہی ہے — بل کھائے ہوئے گیسوی خمدار کو دیکھو

جنت مین یہ کہتے ہین فرشتون سے فرشتے — یثرب مین چلو شاہ کے دربار کو دیکھو

یثرب کو امیر آؤ چلو ساتھ ہمارے
اوس خرم و شاداب چمن زار کو دیکھو

اشتیاق سجدہ مین تا چند دل بیتاب ہو — سر مرا ہو اور اوس دروازے کی محراب ہو

مدتون سے آرزو رکھتا ہی یہ گلمین فلک — چادر مرقد کبھی شب چادر مہتاب ہو

جسم حضرت کی صباحت کا کرون کیونکر ذکر
حفظ حضرت کا بچائی جسکو کیا اوسکو ضرر
آبیاری جسکے چمن کی لطف حضر تکا کرے
شعلۂ نار غضب ایسا کہ جس شب ہو بلند
مہر مولا ہی یہ دلمین ہین جلا اوس کو جہی مین خاک
دل جلا نا عشق مولا مین ہی دولت کا سبب

کُلِیان کرنیکو پہلے موتیونکی آب ہو
برق خاطف مزرع دہقان پہ گر کر آب ہو
ٹیون ہر کانٹا رگ گل کیطرح شاداب ہو
آسمان پر خاک جلکر خرمن مہتاب ہو
اوڑکی ہر ذرہ ہوا مین مہر عالمتاب ہو
صاحب اکسیر ہون کشتہ جو یہ سیماب ہو

ہون وانہ ہند سی جسدن مین یثرب کو امیر
جو مجاور شہ کے روضی کا ہو اوسکو خواب ہو

لے چل ای شوق سوی روضۂ مولا مجکو
روضۂ پاک کا یثرب مین نظارہ ہین کرون
سر ہو اور سنگ در شاہ ہو تا آخر عمر
شوق دیدار ہی اوس برق تجلی کا کمال
جان قالب مین نہین درد جدائی کی سبب
کیا کہون چرخ ستمگر نے کیا ہے کیسا
بادیہ پیمائی گردون سے نہین کچہ مطلب
خضر پہرتے ہین کہان آئین بتائین مجھے راہ
راہ خشکی ہو اگر راہروون سی مسدود
کور آنکہین جو کریں راہ مین اندہی تو کرے

مدتون سی ہی زیارت کی تمنا مجکو
اس لئے حق نی دیے دیدۂ بینا مجکو
جب سی پیدا مین ہوا ہی یہی سودا مجکو
یا خدا جلد ملے رتبۂ موسیٰ مجکو
زندہ ہو جاؤن جو ملجائین مسیحا مجکو
صورت دفتر ابتر دو بالا مجکو
تو ہی ای شوق کر اب بادیہ پیما مجکو
نہین معلوم رہ یثرب و بطحا جسکو
گریۂ شوق دکھا تو رہ دریا مجکو
کم نہین دیدۂ دل بہی تماشا مجکو

سُستی بخت ہی یثرب نکلون اب جو امیر
سارے اسباب سفر کے ہین مہیا مجکو

ردیف ہای ہوز

آنکھون مین ہو گھر دل مین مری جای مدینہ — ان تین مدینون مین ہو ماوای مدینہ

موسیٰ کو مبارک ہو تجلی سر طور — اللہ مری آنکھون کو دکھلای مدینہ

ہر قصر جنان روضہ ستون طوبیٰ فردوس — جنت کا تماشا ہے تماشای مدینہ

فیض قدم شہ سے ضیا پائی ہے ایسی — خورشید ہر اک ذرۂ صحرای مدینہ

محشر مین ہوا لالۂ گلزار شفاعت — جس دل مین پڑا داغ تمنای مدینہ

بازار محبت مین کہان مجسا خریدار — سر بیچ کے لیتا ہون مین سودای مدینہ

ہر صبح بہ نظارہ روضۂ حضرت کا تصور — جب آنکھ کھلی کھل گئے در ہای مدینہ

فردوس سے وہ روضۂ پر نور ہے بہتر — رضوان سے ہے بڑھکر چمن آرای مدینہ

کثرت مین فرشتون کی صفین ہین صف محشر — ہر شرق سے تا غرب مصلای مدینہ

موسی ہین اگر محو تجلای سر طور — ہے روح مری محو تجلای مدینہ

مالک ہی امیر اس کا مہ مصر سے بہتر
زیبا ہی اگر مصر ہے شیدای مدینہ

اوس روضہ پر ہے گنبد اخضر کا اشتباہ — اوس شمسہ پر ہے مہر منور کا اشتباہ

کرسی در بلند ہے ایسی کہ جسپہ ہے — عالم کو عرش خالق اکبر کا اشتباہ

رفعت سے کسقدر ہی فلک تبہ وہ زمین — ہے جسکے ذرے ذرے پر اختر کا اشتباہ

کیا خوب ہین روضۂ والا ہے سایبان — ہوتا ہے جبرئیل کے شہپر کا اشتباہ

روضہ نہین ہے غور سے دیکھو تو باغ ہر — زیبا ہی ہر ستون پہ صنوبر کا اشتباہ

کتنے ملک خصال مجاور وہانکے ہین — سلمان کا ہی گمان ابوذر کا اشتباہ

روشن جو راتکو ہے دو شاخہ مزار پر — ہے آسمان پہ برج دو پیکر کا اشتباہ

شعلہ جو شمع کا ہے وہ اختر سے کم نہین — ہر قمقمے پہ ہے مہ انور کا اشتباہ

جا کر وہان جو دیدۂ زائر پر آب ہو — اوسپر ہو صاف چشمۂ کوثر کا اشتباہ

ہر آبدار بزم معلی کا ہے خضر — آئینہ دار پر ہے سکندر کا اشتباہ
باہر نہیں ہیں نزہت سے یہ انجم و فلک — اوس پر سپند اسپہ ہے مجمر کا اشتباہ
در پر جھکے جبین تو ہو اسد رجہ تابناک — ہو آسمان کو خسرو خاور کا اشتباہ
وہ باغ لطف شاہ ہی جس مین صبا کو ہی — شبنم کے قطرے قطرے پہ گوہر کا اشتباہ

پونہچا ہی سر مرا جو در قصر تک امیر — مجھپر بھی لوگ کرتی ہین قیصر کا اشتباہ

فلک ہی برسر بیداد یارسول اللہ — بچا تیے مجھے فریاد یارسول اللہ
ہین احتضار مین در پہ ہی دین کی اکسیر — یہی تو ہے دم امداد یارسول اللہ
تمہین ہو داورس جملہ انبیای سلف — مجھے بھی تمسے ملے داد یارسول اللہ
جہان مین جتنی تھے ناشاد اونکو شاد کیا — مجھے بھی کیجیے اب شاد یارسول اللہ
شتاب رفع ہو ویرانی دل ویران — ہو یہ دیار بھی آباد یارسول اللہ
عبادتین ہون مری آپ کی سبب سے قبول — یہ محنتین نہون برباد یارسول اللہ
اگر ون کسیکی نظر سحر نہ دونون عالم مین — پڑے نہ مجھہ پہ یہ افتاد یارسول اللہ
خدا نے خلق کیا ہی تمہاری خاطر سے — تمام عالم ایجاد یارسول اللہ
ہر ایک سرو ہی اس بوستان عالم مین — تمہارا بندۂ آزاد یارسول اللہ
وہی ہے حکم خدا خوب جانتا ہون مین — جو کچہ ہے آپ کا ارشاد یارسول اللہ
ہمیشہ آپ کا ہے نام مجکو ورد زبان — ہمیشہ آپ کی ہے یاد یارسول اللہ

فلک کو منع کرو جان امیر کی بچ جای — ستا رہا ہے یہ جلاد یارسول اللہ

رہتی ہے زبان پر صفت شان مدینہ — ہون مرغ نواسنج گلستان مدینہ
جنت سے ہے حقیقت مین گلستان مدینہ — طوبای جنان سرو خیابان مدینہ

اللہ نے بخشی ہے جسے شاہی کونین
سلطان مدینہ ہے وہ سلطان مدینہ

زیر قلم شاہ ہے ہر ایک قلمرو
کس ملک مین جاری نہین فرمان مدینہ

حاصل ہے مجھے زیست مین بھی سایۂ طوبیٰ
بستر ہے تہ نخل بیابان مدینہ

ہے شوق بہت گھر مجھے زنہار نہین کم
یارب نظر آئین کہین ایوان مدینہ

حورین ہین فدا مجھ پہ مین حضرت پہ فدا ہون
قربان ہین ملک مجھ پہ مین قربان مدینہ

ای شوق ہو رہبر کہ پہونچ جاؤن مین جلدی
مدت سے مرے دلمین ہے ارمان مدینہ

ہین دیو و پری تابع فرمان سلیمان
حاکم ہے سلیمان کا سلیمان مدینہ

مہمانون کے حصے ہین وہان کیون نہ ہو لذت
ہے حسن ملاحت نمک خوان مدینہ

قالب مین دو عالم کے مدینہ ہی اگر جان
ذات اوس شہ کونین کی ہی جان مدینہ

نغمہ ہے مرا نغمۂ داؤد سے بہتر
مجھ سا ہے کہان مرغ خوش الحان مدینہ

روضہ شہ کونین کا کعبے سے نہین کم
اللہ کا مہمان ہے مہمان مدینہ

کہتا ہے **امیر** اس لیے عالم مجھے حسّان
ہون حسن طبیعت سے ثنا خوان مدینہ

ردیف یای تحتانی

قبہ گلزار جو حضرت کے قدم ہی ہوگی
راہ در پردہ اوسی باغ ارم سی ہوگی

زندہ جب خلق خدا صور کے دم سی ہوگی
رونق اوس بزم کی حضرت کے قدم سی ہوگی

دل سے نکلے گی نہ حضرت کی محبت ہرگز
حور باہر نہ کبھی باغ ارم سے ہوگی

کاتب صنع نے نام اسلیے پہلے لکھا
لوح راضی نہ کسی طرح قلم سے ہوگی

نزع کے وقت کوئی کام نہین آنے کا
مشکل آسان مری تیری کرم سے ہوگی

جادۂ عشق نبی ہے دم شمشیر فنا
قطع یہ راہ اگر ہوگی تو ہم سے ہوگی

ذکر سے ہون گے دہان گم حضرت کے
جب ملاقات نصیب اہل عدم سی ہوگی

ہون وہ زائر کہ زیارت کو سمجھتا ہو نمین حج — بحث اس مسئلے مین اہل حرم سے ہو گی
حکم تم دو گے تو توڑے گا مسلمان ہو کر — نفرت اسدرجہ برہمن کو صنم سے ہو گی
چاہیے فقر مین بھی سنت حضرت پہ عمل — رفع کچہ گرسنگی سنگ شکم سے ہو گی
کھینچ لیجائین گر کسطرح فرشتے سوی نار — خلق لپٹی ہوئی حضرت کے علم سے ہو گی
حق نے اسواسطے آراستہ کی بزم حدوث — روشنی اس مین کبھی شمع قدم سے ہو گی

ہون نبی خواہ ولی حشر کے میدان مین امیر
التجا سب کو شہنشاہ امم سے ہو گی

جاتے تھے جب براق پہ حضرت چڑھے ہوے — قدسی پکارتے تھے کہ آگے بڑھے ہوے
جھک جھک کے چوم لیتے ہین جنت کی ڈالیان — کیا بیل بوٹے ہین سند کڑھے ہوے
تعلیم جبرئیل امین تھی براے نام — حضرت وہین سے آئے تھے لکھے پڑھے ہوے
پایا ہے بوسہ نقش کف پا کا خواب مین — ہین اب دماغ عرش برین پر چڑھے ہوے
اے شوق قافلہ جو مدینے کو ہو رواں — بانگ جرس سے پاؤن ہون آگے بڑھے ہوے
رہ رو کو گل ہین مدینہ کی راہ مین — تھالے ریاض خلد کے سارے گڑھے ہوے
پلہ جو نیکیون کا گھٹا ہے تو غم نہین — امت کے دل ہین تیری بدولت بڑھے ہوے
اللہ رے شوق ہو پہنچے مدینے مین دن رہے — منزل سے ہم اگرچہ روان دن چڑھے ہوے

حضرت کا علم علم لدنی تھا اے امیر
دیتے تھے قدسیون کو سبق بے پڑھے ہوے

مجھے کچہ خوف عصیان کا نہین ہے — کہ حضرت سا شفیع المذنبین ہے
مزار پاک سے ہے آنکھون سے نزدیک — عجب یہ چشم بینا دوربین ہے
زمین سے ہے آسمان بھی اوسکے آگے — عجب برتر مدینے کی زمین ہے
ہوا ہے نقش جب سے نام حضرت — مرادل بھی سلیمان کا نگین ہے

گناہون سی نہین محشر مین کچھ خوف
کہ حامی رحمتہ للعالمین ہے

بڑی کہیے امیر اس مین غزل کیا
ذراسی بحر چھوٹی سی زمین ہے

غل کرین گے یہ ہمین دیکھ کی محشر والے
غول کے غول وہ آتی ہین پیمبر والے

ہوگئے نامۂ اعمال شفاعت سی سفید
اپنے دفتر لیے بیٹھے رہین دفتر والے

لطف حضرت سی زحل کی ہو سیاہی کافور
قہر مریخ سے شمشیر و سپر دھر والے

حشر مین دین گر یہ ہم ساقی کوثر کو صدا
ایک ساغر ہمین او شیشہ و ساغر والے

دشمن شاہ ابو جہل ہو عاشق ہون اویس
حیف گھر والون سی اچھی رہین باہر والے

ہی جو محبوب خدا ہی وہ ہمارا محبوب
حق تو یہ ہے کہ کہان ہمسی مقدر والے

ملگیا سب سے مقدم ہمین جام کوثر
ہاتھ پھیلائے کھڑی رہگئی کوثر والے

انبیا کب شرف قرب مین تمکو پہنچے
غیر تو غیر رہی دور برابر والے

ق

ہوسکے کس سے بیان پنجتن پاک کا وصف
ہین یہی لوگ حقیقت مین پیمبر والے

بھر اعزاز و شرف چرخ سی اوتری جو عبا
یہی دو چار شریک اوسمین ہوئے گھر والے

کوچہ حضرت کا وہ کوچہ ہی جہان بیٹھے ہین
سلطنت چھوڑی ہوئے سیکڑون کشور والے

خوف کیا حشر مین امت کی سیہ کارون کو
کہ لپیٹین گے انہین بال وہ گھونگھر والے

دعوت تنگ ہوئی دست مبارک سی فراخ
سیر سب ایک طبق مین ہوئے لشکر والے

آپ ہی کی طرف آخر کو ہی دونونکی رجوع
جو ہین سلمان کی طرف جو ہین ابوذر والے

زور یہ قوت بازوی محمدؐ نے کیا
کہ جسے دیکھ کے ششدر رہی خیبر والے

مینے دیکھا ہے وہ آئینہ رخسار امیر
کیون نہ قسمت کی قسم کھائین سکندر والے

ہی نبی کونسا اوس شاہ عرب سی آگے
پیش امام آپ ہی اس صف مین ہین سب سی آگے

کیا ہوا آئے رسولون مین جو سب سے پیچھے ‏ — نور تو خلق ہوا آپ کا سب سے آگے
دور ہے منزل حضرت نہین سدِّ رہ شوق ‏ — دو قدم پر ہے جو ہو چین و حلب سے آگے
کیا سخاوت تھی کہ جب صورت سائل دیکھی ‏ — اوٹھ گیا دست کرم دست طلب سے آگے
انبیا کا ہے مرا ساتھ رہ یثرب مین ‏ — کیا کرون بڑھ نہین سکتا ہون ادب سے آگے
شوق کہتا ہے ہر اک گام جو ہونا ہو سو ہو ‏ — ہو روان جلد پہونچ جا کہین سب سے آگے

کب کمی شوق سے نے کی راہ مدینہ مین امیر
زائرون مین رہے ہم رحمت رب سے آگے

خاتم الانبیا جناب ہوے ‏ — خیل انجم مین آفتاب ہوے
عشق مولا نے کر دیا بیخود ‏ — ہم سے یہ مست بے شراب ہوے
ہمنے پایا مے ولا کا مزہ ‏ — جل کے سب مدعی کباب ہوے
بیخودی ایسی دے خدا سبکو ‏ — پیکے مے داخل ثواب ہوے

قطعہ چہار بیت

جتنے بھیجے خدا نے پیغمبر ‏ — سب کے سب یون تو لاجواب ہوے
موسیٰ و نوحؑ و عیسیٰؑ و آدمؑ ‏ — ایسے دس پانچ انتخاب ہوے
پایا کتنون نے امتیاز صحف ‏ — کچھ نبیؐ صاحب کتاب ہوے
پر محمدؐ کہ ہین حبیب خدا ‏ — سب رسولون مین آفتاب ہوے

کیسے اچھے رہے امیر جو لوگ
داخل امت جناب ہوے

چاہیے مجھ پہ عنایت شہ دین تھوڑی سی ‏ — دیجیے قبر کو یثرب مین زمین تھوڑی سی
آرزو ہے کہ محبت مین تمھاری کٹ جاے ‏ — عمر باقی ہے جو ای خسرو دین تھوڑی سی
ہے وصیت کہ کفن مین مرے رکھدین احباب ‏ — خاک روضے کی جو ملجاے کہین تھوڑی سی

زعم مین اپنے ہی یہ بات کہ الفت غم کی
ہم بہت رکھتے ہین جبریل امین تھوڑیسی

سنگ در آپ کا ملجای تو سجدی یہ کرون
سودہ ہوکر مری ہجای جبین تھوڑیسی

سیر تھی نعمت دنیا سی طبیعت ایسی
کہ غذا آپ کی تھی نان جوین تھوڑیسی

طول کیا دون کہ مری طبع یہ کہتی ہے امیر
شعر تھوڑے سے کہو ہی یہ زمین تھوڑیسی

جس روز مدینہ کی طرف گھر سی چلین گے
آنکھون سے روان ہونگی گہر سی چلین گے

وہ ہم نہین رہجائین جو پیچھی صفت گرد
اوڑتے ہوی بڑھتی ہوے صرصر سی چلین گے

کمتر مہ و خورشید کلس سے ہین یہ افلاک
کیا جوڑ تری روضۂ انور سے چلین گے

یثرب سی ملک آئین گی سینے ہمین تا ہند
یثرب کو جو ہم ہند کی کشور سی چلین گے

حضرت ہوی شافع تو گنہگار سے پہلے
جنت کی طرف وادی محشر سی چلین گے

کفار کی سر پاؤن پہ لوٹین گی دم جنگ
کیا چال تری تیغ دو پیکر سی چلین گے

دہشت سی گھٹی جاتی ہین دل رعب ہی ایسا
کیا بڑھ کے مخالف صف لشکر سی چلین گے

ٹوٹین گے حبابون کی طرح قلعۂ آہن
انصار جدھر حکم پیمبر سے چلین گے

جس روز کھلے گا در میخانۂ الفت
مشتاق ملک جنت و کوثر سی چلین گے

پیمانون کو شیشونکو بلائین گی جو یہ مست
آنکھون سی وہ آئین گی تو یہ سر سی چلین گے

حاجت جو گزک کی تری میخوارونکو ہوگی
اثمار نئے اونکے مقدر سی چلین گے

مرقد مین امیر آئین نکیرین تو ہم بھی
فقری جو پرانے ہین نئی سر سی چلین گے

جنت ہی در خسرو ذیشان مری آگے
کہدو کہ نہ لے دون کی رضوان مری آگے

پہونچا ہون جو اوس در پہ تو پائی ہی یہ شوکت
دارا کو نہین رتبۂ دربان مری آگے

حضرت کی عنایت نی وہ دی ہی مجھے قوت
ہی زال سے کم رستم دستان مری آگے

دیر ہوتی ہے زیارت مین یہ کہتا ہے یہ دل
ہوگا اللہ کا فرمان بھی موافق اوسکے
صلہ ہر شعر کا حضرت سے عطا ہوگا ضرور

عمر اسی طرح سے ہیہات گذر جائیگی
آپ کے ذہن مین جو بات گذر جائیگی
جب نظر سے یہ مناجات گذر جائیگی

جسطرح ہوگا روان ہونگا مدینے کیطرف
اے امیر اب کی جو برسات گذر جائیگی

سوی یثرب بن کے ہم زائر چلے
راہ حضرت کا ہے ایسا اشتیاق
یارسول اللہ جلدی آیئے
نخل دلمین سے تھے گنا ہونکے جو برگ
کیا میسر اون کو ہوتی راہ راست
پھر رسائی کی رسا تقدیر نے
شوق دل سنے کی دوبارہ رہبری

شکر کی جا ہے دن اپنے پھر چلے
پاون تھک جائین تو اپنا سر چلے
لشکر اندوہ مین ہم گھر چلے
حُبّ حضرت کی ہوا سے اگر چلے
چال پر کب آپ کی کافر چلے
پھر مدینے ہو کے ہم زائر چلے
آ گئے بھی ہو آئے تھے اب پھر چلے

راہ حضرت مین مین اوڑتا ہون امیر
اوڑ کے کیا مجھسے کوئی طائر چلے

گھر خوشی سے رہ خالق مین لٹانیوالے
نہ بیٹھنے پاسے نہ گھر مین بھی مگر تنگ کیا
اونکے پیرو جو ہوے وہ سر منزل پہونچے
لکھ گئے اپنی کتابون مین نبوت کے نشان
گنج پرویز کے جانب جمع ہوا شہ کا گذر
کربلا مین جو ہوے کور دل اک جا لاکھون
بھوک مین پیاس مین اک ایک ہزار پہ لڑا

چند صابر تھے محمدؐ کے گھرانے والے
ایسے ہوتے ہین مصیبت کو اوٹھانے والے
رہ گئے وہ جو نہ تھے راہ پر آنے والے
علما موسیٰؑ و عیسیٰؑ کے زمانے والے
کنجیان لائے ہے نذر خزانے والے
یہ دلاور تھے کوئی آنکھ چرانے والے
کیا بہادر تھے محمدؐ کے گھرانے والے

حیف صد حیف رہی خود لب دریا پیاسا
حشر میں چشمہ کوثر کے لٹانے والے

کیسے پچتائیں گے دوزخ میں جلیں گے ہر دم
خیمۂ آل محمد کے جلانے والے

جلوۂ نور خدائی بھی کوئی چھپتا ہے
کیسے کیسے ہوئے نادم نہ چھپانے والے

آج تک نقش شریعت نہ مٹا پر نہ مٹا
مٹ گئے آپ ہی جتنے تھے مٹانے والے

تو بھی راہی ہو مدینہ کی طرف جلد امیر
غول کے غول چلے جاتے ہیں جانے والے

کبھی جو دیدۂ دل میں فضا مدینہ کی
نسیم خلد کو سمجھا ہوا مدینے کی

ہر ایک چیز ہے کیا خوشنما مدینے کی
پری کی شکل ہے مردم گیا مدینہ کی

خزانہ معرفت حق کا دفن ہے اسمین
خدا کا گنج ہے دولتسرا مدینے کی

دماغ بوی حبیب خدا کا ہے مشتاق
ادھر بھی آئے الٰہی ہوا مدینے کی

خدا کی راہ جسے اہل دل سمجھتے ہیں
وہ راہ راستہ ہے مکے کی یا مدینے کی

حسن کو سبز تو رنگت علی حسین کو سرخ
بٹی نواسوں میں کیسی حنا مدینے کی

کھو کریں ملک الموت نزع میں نرمی
وگرنہ گرم ہے دار القضا مدینے کی

جدا ہو دل مری سینے سے کچھ نہیں پروا
پر آرزو نہو دل سے جدا مدینے کی

تمام جرم و معاصی کے ہوں مرض زائل
ملے ذرا بھی جو خاک شفا مدینے کی

مقدم آپ کا ہی نور سارے عالم پر
ہوئی ہے عرش سے پہلی بنا مدینے کی

جو زائر آئیں یہاں ہوں بہشت میں داخل
خدا کے گھر سے یہ ہے التجا مدینے کی

ہمیشہ کلک تصور سے صفحۂ دل پر
شبیہیں کھینچتے ہیں انبیا مدینے کی

کمال ہند میں دل تنگ ہو رہا ہے امیر
دکھا دے وسعت الٰہی یا خدا مدینے کی

کافر ہوئے جو اوس شہ ذیشان سے پھر گئے
برگشتہ بخت قبلۂ ایمان سے پھر گئے

ٹلتی ہے نام پاک سے آئی ہوئی بلا
اکثر نکل کے شیر نیستان سی پھر گئے

کافی اشارہ قتل عدو کے لیے ہوا
خنجر گلون پہ جنبش مژگان سی پھر گئے

برگشتگی کا حال کھلا اہل کفر پر
پھیے جو دور گنبد گردان سی پھر گیے

غالب ہوا یہ رعب نبوت دم نبرد
آئے بھی پہلوان تو میدان سی پھر گیے

ق

اصحاب گو قلیل مخالف کثیر تھے
منہ سبکے لشکر شہ ذیشان سی پھر گیے

مارا چمک کے ذرون نے میدان دم نبرد
کیا دن طلوع مہر درخشان سی پھر گیے

ٹھہرے مقابلے پہ نہ اہل مباہلہ
بدعہد کیسے قول سے پیمان سی پھر گیے

آسودہ دل ہوا نہ زیارت سے ای امیر
سو بار آئے شوق فراوان سے پھر گیے

غزل در شان جناب سید الشہدا علیہ السلام

جو کربلا مین شاہ شہیدان سی پھر گیے
کعبے سے منحرف ہوئے قرآن سی پھر گیے

نصرانیون نے حضرت عیسی سے کی دغا
گویا یہود موسی عمران سی پھر گیے

امت کے سرکشون نے کی نوح سی جفا
کیا رو سیاہ دیو سلیمان سی پھر گیے

کافر ہوئے کہ کعبہ دین کو کیا خراب
مرتد ہوئے کہ قبلہ ایمان سی پھر گیے

مطلق کیا نہ پاس خدا و رسول کا
کیسے فریب بازی شیطان سی پھر گیے

ہر چند تھا مقابلہ لاکھو نکا ایک سے
منہ سب کے تیغ شاہ شہیدان سی پھر گیے

آئے مدد کے واسطے جن و ملک مگر
انکار بادشاہ غریبان سی پھر گیے

دیندار تھے جو لوگ وہ شہ پر فدا ہوئے
بیدین جو تھے وہ دین مسلمان سی پھر گیے

ثابت قدم جو تھے وہ رہے کربلا مین ساتھ
سست اعتقاد سستی ایمان سی پھر گیے

حجت تمام شاہ نے کی لاکھ ای امیر
کچھ بھی سنا نہ ایسے وہ ایمان سی پھر گیے

دل کبھی قصد زیارت مین جو دم لیتا ہے
جو مدینے سے رہ ملک عدم لیتا ہے
قصد ہستی کا جو کرتا بھی ہے ہمسر اوس کا
جسکو ملتا ہے مئی الفت حضرت کا مزا
گھر سے چلتا ہے مدینے کی طرف جو زائر
حکم دیتے ہین جو حضرت تو برہمن کیسا
مین بھی ہون سبط محمد کے عزادارون مین
کیون نہ سمجھے گا وہ طاعت مین کسیکی محنت
طے ہو کسطرح سے میدان صفت حضرت کا
ہین ترے دور مین خونریز بہانے خائف

چل کھڑے ہونگے شوق اوس سے قسم لیتا ہے
کب ٹھہرتا ہے کہین خلد مین دم لیتا ہے
راستے ہی سے وہ پھر راہ عدم لیتا ہے
پھر وہ کوثر کی نہین ساغر جم لیتا ہے
ہر قدم بڑھ کے ثواب اوسکے قدم لیتا ہے
اوٹھ کو بتخانے سے رستہ حرم لیتا ہے
تعزیہ رکھتا ہے دل نالہ علم لیتا ہے
مول شداد سے جو باغ ارم لیتا ہے
ٹھوکرین راہ مین رہوار قلم لیتا ہے
کہ لہو پیر کا فصاد بھی کم لیتا ہے

ہے حضرت علی سے ملا ہے مجھے رتبہ یہ امیر
نام تعظیم سے حسّان عجم لیتا ہے

بن آئی تیری شفاعت سے رو سیاہونکی
ترے فقیر دکھائین جو مرتبہ اپنا
ثواب جملہ عبادت کا ہے زیارت مین
نہین ہے گرد و نواح مدینہ نخلستان
ذرا بھی چشم کرم ہو تو لے اڑین حورین
نظارہ کرکے رخ پاک کا جو پھرتی ہین
خوشا نصیب جو تیری گلی مین دفن ہوے
فرشتے کرتے ہین دامان لطف حور سے صاف
یقین ہے چشم در خلد کی ہین پلکین

کہ فرد داخل دفتر ہوئی گناہون کی
نظر سے اوترے چڑھے ہے بارگاہ شاہون کی
یہ ایک راہ ہے اے دل ہزار راہون کی
قطار ہے یہ تری عاشقونکی آہون کی
سمجھ کے سرمہ سیاہی مری گناہون کی
بلائین لیتی ہین آنکھین مری نگاہون کی
جنان مین روحین ہین اون مغفرت پناہون کی
جو گرد پڑتی ہے اوس روضے پر نگاہون کی
ترے کرم سے صفین ہم سے روسیاہون کی

کرے گی آکے شفاعت تری خریداری
کھلین گی حشر مین جب گٹھریان گناہون کی

مین ناتوان ہون پہونچونگا آپ تک کیونکر
کہ بھیڑ ہوگی قیامت مین عذرخواہون کی

نگاہ لطف ہی لازم کہ دور ہو یہ مرض
دبا رہی ہے سیاہی مجھے گناہون کی

خدا کریم محمد شفیع روز جزا
امیر کیا ہے حقیقت مری گناہون کی

اعجاز مصطفی تھے ہر بار کیسے کیسے
اسپر تھے منکرونکو انکار کیسے کیسے

فرمان ہوا تو بولے مٹھی مین سنگریزے
ایما ہوا تو دوڑے اشجار کیسے کیسے

اندھون کو دی بصیرت مردی بہت جلائے
اچھے کیے نبی نے بیمار کیسے کیسے

تدبیر کا تھا ناخن شمشیر سے زیادہ
کھولے جری نے عقدہ دشوار کیسے کیسے

کچھ بھی چلی نہ ایسی دل ہو گئے شکستہ
ہر چند تھے بتونکو پندار کیسے کیسے

پامال روز ہیجا کیا کیا ہوئے نہ سرکش
لوٹے لہو مین اپنے خونخوار کیسے کیسے

کیا کفر کو مٹایا توڑے صنم کدو مین
ناقوس کیسے کیسے زنار کیسے کیسے

تائید کی خدا نے غلبہ انہین کو بخشا
دبکر ہوے مسلمان کفار کیسے کیسے

سچ ہی کہ تھے دلاور اصحاب شاہ کیا کیا
الحق کہ تھے بہادر انصار کیسے کیسے

لیتے تھے مول جنت سر بیچتے تھے اپنا
غازی جری مجاہد دیندار کیسے کیسے

وقت غضب جب آیا دریا مین خاک اوڑائی
جنگل کیے عطا سے گلزار کیسے کیسے

یہ بھی امیر فیض توصیف مصطفی ہے
طبع رسا سے ٹپکے اشعار کیسے کیسے

بیت خدا شرف مین ہی تربت رسول کی
کچھ کم نہین ہی حج سی زیارت رسول کی

منکر ہے جو نبی کا وہ منکر خدا کا ہی
توحید ہی خدا کی نبوت رسول کی

اونکے کرم سے داخل اسلام ہم ہوئے
دولت ملی یہ ہمکو بدولت رسول کی

امت کا ذکر کیا ہے یہ بندے ہین آپکے
واجب ہے انبیا پہ محبت رسول کی

نفسی سے امتی سے یہ ثابت ہوا ہمین
امت ہر اک نبی کی ہے امت رسول کی

ہوتا نہ کوئی عرصۂ محشر مین رستگار
ہوتی جو درمیان نہ شفاعت رسول کی

پڑہتے ہین پانچ وقت نمازین جو اہل دین
بجتی ہے پانچ وقت یہ نوبت رسول کی

ظاہر ہے بعد شاہ کے کوئی نبی نہین
جاری رہے تا بحشر شریعت رسول کی

ق

پنہان نہین ہے مرتبہ قرآن و آل کا
وہ حجت خدا ہے یہ حجت رسول کی

خاین ہے جو نجات کہان اوسکی روز حشر
امت کے ہے سپرد امانت رسول کی

آتے تھے سامنے تو لرزتے تھے دست و پا
غالب تھی کافرون پہ یہ ہیبت رسول کی

تنہا تھے آپ سارا زمانہ پھرا ہوا
جرات تھی واہ کیا دم بعثت رسول کی

توفیق راہبر ہوئی اوسکی خضر کی طرح
کی اختیار جسنے رفاقت رسول کی

چندے مین قبضہ شرق سے تا غرب کرلیا
تھی کہکشان کہ تیغ شجاعت رسول کی

ایمان لاتے جاتے ہین اب بھی ہزارہا
تقسیم ہوتی رہتی ہے دولت رسول کی

کون و مکان ہون درہم و برہم جہان تباہ
ضامن نہو جو آج بھی [illegible] کی

پھیلی ہے دو جہان مین شریعت کی روشنی
قندیل در ہے شمع ہدایت رسول کی

اس سے سوا ہے کون سی دولت جہان مین
یا رب نصیب سب کو زیارت رسول کی

مفتاح باب خلد جسے کہتے ہین امیر
الفت رسول کی ہے وہ الفت رسول کی

بندہ بھی جانب لحد مصطفیٰ چلے
یثرب کو ہند سے جو کوئی قافلہ چلے

سب خلق سوی روضۂ شاہ ہدا چلے
باغ جہان مین ایسی الٰہی ہوا چلے

جسکو کہ دل سے شوق زیارت ہو شاہ کا
آئے ہمارے ساتھ وہ یثرب چلا چلے

آتی ہے زنگ قافلۂ دین سے یہ صدا
کافر ہمارے ساتھ نہ آئے جدا چلے

باندھی کمر سفر کا سر انجام ہے درست
اب دیر کیا ہے صبح چلو یا مسا چلے

یہ راہ مغفرت ہی یہ ہے جادۂ ثواب
جاتے ہین ہم اودہر کو جدہر انبیا چلے

گھر سے ہی قصد روضۂ پر نور کی طرف
زندان سے جانب چمن دلکشا چلے

شدت اگر ہو آپ کے زائر پہ پیاس کی
خود لے کے خضرؑ ساغر آب بقا چلے

گھیرا جو رہزنون نے تو عیسیٰؑ سے مدد
چوتھے فلک سے ہاتہ مین لیکر عصا چلے

دشمن ضعیف آپکے احباب ہین قوی
جو کاہ زیر کوہ ہو زور اوسکا کیا چلے

دیکھے عدو تمھین نگہ بد سے کیا مجال
گردن پہ سر اوٹھاتی ہی تیغ قضا چلے

امید ہے یہ آپ کی مستون کو روز حشر
کوثر پہ جام بادۂ مہر و ولا سے چلے

حضرت ہی بخشوائین گر سب امتین امیر
شافع نہو تو کام شفاعت کا کیا سے چلے

وہ بزم خاص جو دربار عام ہو جائے
امید ہے کہ ہمارا اسلام ہو جائے

ادہر بھی اک نگہ لطف عام ہو جائے
کہ عاشقون مین ہمارا بھی نام ہو جائے

تری غلام کی شوکت جو دیکھ لے محمود
ابھی ایاز کی صورت غلام ہو جائے

مین قائل آپ کی وضع کا ہون وہ قائل طور
کلیمؑ سے نہ کسیدن کلام ہو جائے

مدینے جاؤن پھر آؤن دوبارہ پھر جاؤن
تمام عمر اسی مین تمام ہو جائے

ثنای زلف و رخ شاہ کا ہی شوق ایسا
کہ بیٹھون صبح سے لکھنے تو شام ہو جائے

وہ نشۂ مے الفت ہے کیا رہے خالی
جسے کہ عادت شرب مدام ہو جائے

جو بہر قتل عدو آپ آستین اولٹین
یقین ہی تیغ قضا بی نیام ہو جائے

بلائیے اسے محشر مین حوض کوثر پر
کہ سیر آپ کا یہ تشنہ کام ہو جائے

شکستہ لاکہ ہو دل بادۂ ولا نہ گرے
یہ شیشہ ٹوٹ بھی جائے تو جام ہو جائے

بلا ہی جلد مدینے مین سے امیر کو خوف
کہین نہ عمر دو روزہ تمام ہو جائے

لحد مین ہمکو سزا ئی گناہ کیا ہوگی
وہ ناخدا ہے تو کشتی تباہ کیا ہوگی

کھلی جو آنکھ ہماری وہ سرو قد دیکھا
بلند اس سے زیادہ نگاہ کیا ہوگی

پہونچ ہی جائین گے یثرب مین ہین جو تیز قدم
ہوا کو سختی رہ سنگ راہ کیا ہوگی

مقابل آپ کے یوسف کو کون پوچھے گا
کنار بحر روان قدر چاہ کیا ہوگی

رہے گا خلق مین جاری اگر نہ آپ کا فیض
شکستہ حال سے خلقت رفاہ کیا ہوگی

نکی جو تیز روی ہمنے راہ یثرب مین
ہماری پاؤن کی پھر سنگ راہ کیا ہوگی

خدا نے آپ کو پیدا کیا سمجھ کے یہ بات
رفاہ خلق کی بی بادشاہ کیا ہوگی

ہوا نہ فایز دیدار اگر یہ پیر فلک
تو پھر یہ عینک خورشید و ماہ کیا ہوگی

سپر نہ حشر مین جنکی ہوئی حفاظت شاہ
او نہین جہنم سے حاصل پناہ کیا ہوگی

جو روئی ہین غم شہ مین وہ ہین گناہ سے پاک
برس چکی ہے جو بدلی سیاہ کیا ہوگی

نظر سے آپ کے اوتری ہوئی ہین جو مجرم
جنان مین اونکی چڑہی بارگاہ کیا ہوگی

شفاعت اونکی ہے جو قابل شفاعت ہین
جو سر ہے تن پہ نہو گا کلاہ کیا ہوگی

بغیر شوق زیارت نصیب ہوتی ہے کب
عطش نہو گی تو پانی کی چاہ کیا ہوگی

کبھی نہ حشر مین سرسبز ہونگے زاہد خشک
زمین تفتہ سے پیدا گیاہ کیا ہوگی

امیر چستی مضمون سے ہو امید ثواب
کہی جو سست غزل واہ واہ کیا ہوگی

مال آپ پر تصدق جان آپ پر سے صدقے
آنکھون سے سر ہے قربان آنکھین ہین سر سے صدقے

کہتے ہین گرد عارض باہم یہ دونون گیسو
مین ہون ادہر سے قربان تو ہو ادہر سے صدقے

بولے ملک جو آدم نازان ہوے ولا کے
تم آج ہو فدائی ہم پیشتر سے صدقے

کہتا ہے مہر مہ سے رخ دیکھکر سبنے کا
تو شام سے ہو قربان مین حسن سحر سے صدقے

ناف زمین ہے شہ کا مانند کعبہ روضہ
شرقی ادہر سے قربان غربی ادہر سے صدقے

اکروں سی پل گئی سب جتنی تھی اہل حاجت
شاہ وگدا نے پائی حضرت کی در سی صدقی

جو حال امیر کا ہی مالک ہین آپ اوسکے
دل آپ پر سی قربان جان آپ پر سی صدقی

زبان ہی منہ مین خشک ایسی نہین طاقت تکلم کی
ہمین بھی کوئی ساغر میر کوثر خیر ہو خم کی

پسند آتا ہی کتنا مسکرانا غنچۂ گل کا
شباہت دل کو یاد آتی ہی حضرت کی تبسم کی

زہی رحمت جو گرمی مہر محشر کی ہوئی غالب
سیہ کارونکی سر پر چھا گئی بدلی ترحم کی

کرو تر دامنونکو پاک دامن جنبش لب سے
ادہر بھی موج آجائی کوئی رحمت کی قلزم کی

مگر میری طرح ہی انتظار شاہ انکو بھی
سپید آنکھین نظر آتی ہین گردون پر جو انجم کی

وہ عاشق ہون بڑی ہی جسدم گلستان مین طفلی مین
پسند آئی نہایت ہر حکایت باب پنجم کی

کہین رتبہ مسیحا سی ہی برتر اوس مسیحا کا
بلندی عرش کی آگی ہی کیا چرخ چہارم کی

ملی بحر سخن کو مدحت حضرت سی یہ وسعت
لہ موجین میری دریا کی ہین جلدین ہفت قلزم کی

تری منکر کی مردی کو جلانا ہو نہین سکتا
گرہ ہو جاتی ہی حلقوم عیسیٰ مین صدا قم کی

بڑی وہمی ہین جنکو ہی تری معراج مین شبہہ
نہین ہی پاس لقمان کی دوا اونکی توہم کی

غذای نان جو اسواسطی شہ کو پسند آئی
حقیقت جانتی تھی آدم و تحریص گندم کی

رہی خود جلوہ آرا بوریای فقر پر حضرت
ہزارون کو عطا کین مسندین سنجاب و قاقم کی

جو حضرت ناخدا ہین بحر طوفان خیز محشر مین
امیر اپنی سفینے کو نہین دہشت تلاطم کی

در شہ پر اجل ای کاش میسر ہوتی
میری تربت بھی شہیدی کے برابر ہوتی

تھی جو ای برق سر طور نمایش منظور
آکے قندیل در روضۂ انور ہوتی

جلوۂ نور ترا پیش نظر تھا دم نزع
جسم خاکی سے جدا روح نکیونکر ہوتی

راستہ کوچ مدینے کا بتا تا مجکو
طپش دل نہ خضر بنکی جو رہبر ہوتی

ہی ترسے پیرہن پاک کی حسرت اسکو
ورنہ کیون نکہت گل جامی سی باہر ہوتی

ہو کہ مجکو نکیرین سے در پیش ہے آج
آپ تشریف جو لاتی تو مہم سر ہوتی

گرمی مہر قیامت سی نہ جی گھبراتا
سایہ افگن جو تری زلف معنبر ہوتی

زرد رو تجسے کیا مجکو سیہ کاری سنے
کیون نہ آنکھہ اشک ندامت سی مری تر ہوتی

خاک کچہ بھی تری کوچی کی جو ہوتی شامل
روح پھر قالب خاکی مین نہ مضطر ہوتی

روضۂ پاک کی خاک آنکھو نسی ملتا مین امیر
کاش جاروب کشی وان کی میسر ہوتی

جو نگاہ خسرو عالی مکان سی گر پڑے
لا کہ سرکش ہو زمین پہ آسمان سی گر پڑی

اشک دامن پر گرا مژگان دشمن سی تو یون
صحن مین جیسی کوئی بام مکان سی گر پڑی

آئی جب دنیا مین حضرت دیر مین جتنی تھی بت
منہ کے بل سب خجلت شاہ انس و جان سی گر پڑی

رعب سی میلاد کی جب کانپا اوٹھی نوشیروان
کیون نہ ایوان ہیبت شاہ زمان سی گر پڑی

لطف حضرت نی یہ باندھی باغ عالم مین ہوا
دوستارون کی گنہ برگ خزان سی گر پڑی

جو پھرا ہی آپ سی اوسکو کہان رفعت نصیب
بام پر چڑھنے لگی تو نردبان سی گر پڑی

آنکھہ اوٹھاکر بام عالی کو لگی جب دیکھنی
مہر کی دستار فرق آسمان سی گر پڑی

گنبد مرقد پہ چڑھنے کا کری کیوان جو قصد
بام تک جانی نپائی درمیان سی گر پڑی

ق

آپ کی آمد جو ہو میدان مین چھائی پہ رعب
گرز دست پہلوان سیستان سی گر پڑی

مردمک آنکھون سی دل سینی سی پہلو سے جگر
جان ہو تن سی جدا مغز استخوان سی گر پڑی

ہو نگاہ قہر حضرت کی اگر اوسکی طرف
تاج رفعت کیون نہ فرق فرقدان سی گر پڑی

ق

آپ کی رحلت کی پونہچی آسمان پر جب خبر
اشک ماتم دیدۂ روحانیان سی گر پڑے

وحشیون نی خاک پنجو نسی اوڑائی دشت مین
ساری طائر اپنی اپنی آشیان سی گر پڑے

چھا گئی بالکل ریاض دہر مین افسردگی
خاک پر برگ و ثمر باد خزان سی گر پڑے

تیرہ عالم ہو گیا آئی گہن مین مہر و ماہ
آنسوؤن کی طرح تارے آسمان سے گر پڑے

چاہیے ایام پیری مین خموشی اے امیر
بات کا کیا لطف جب دندان دہان سے گر پڑے

گل مہتاب سے اوس رخ کا پتا ملتا ہے
بو تو کچھ بھی نہین پر رنگ ذرا ملتا ہے

روضۂ پاک بھی رتبے مین نہین عرش سے کم
جو پہونچتا ہے اوسے آب بقا ملتا ہے

زائرون کو یہے ہے جہد زیارت مین ثواب
مر بھی جائین تو ثواب شہدا ملتا ہے

جذب حضرت کا پہونچتا ہے جو صحرا مین اثر
کاہ کو بھی اثر کاہ ربا ملتا ہے

فخر ہم فقر کے کملی کو نہ کیونکر سمجھین
سلسلہ تم سے کچھ اے آل عبا ملتا ہے

ہر ورق مین مری دیوان کے ہے وصف رخ پاک
پتے پتے سے گلستان کا پتا ملتا ہے

چھانتے ہین جو گدا خاک تری کوچے کی
صورت خضر اونہین آب بقا ملتا ہے

اوج ہمت سے ہوا آپ پہ قرآن نازل
فکر عالی ہو تو مضمون نیا ملتا ہے

شوق ہے دل مین مدینے کی زیارت کا امیر
گھر سے بڑھکر ہمین غربت مین مزا ملتا ہے

رباعیات

گذرے سر عرش جب جناب والا
اللہ رے شوق دید قد بالا
طوبی نے یہ سر اوٹھا کے حسرت سے کہا
مضمون قیامت گیا بالا بالا

رباعی

دل بزم محبت مین ادیب اپنا ہے
عشاق مین کیا خوب نصیب اپنا ہے
سب عشق مجازی ہین حقیقی ہے یہ عشق
اللہ کا محبوب حبیب اپنا ہے

رباعی

ہون دل سے فدائے رخ نیکوئے نبی
یارب مری آنکھون کو دکھا روئے نبی

سجدی بھی کرون سند شفاعت کی بھی لون | سر پاؤن پہ ہو ہاتہ مین گیسوی نبیؐ

رباعی

احمدؐ کو شرف خدای سرمد سے ملا | اعزاز سب انبیا کو احمدؐ سے ملا
جان بخشئی عیسٰی ید بیضای کلیم | جو کچہ جسکو ملا محمدؐ سے ملا

رباعی

ہین زیر مزار خواب راحت مین حضور | اب بھی ہی مگر فیض سے عالم معمور
یہ سر خفی ہے عین اعلان و ظہور | فانوس مین شمع ساری محفل مین ہی نور

رباعی

عیش آپ کی الفت مین فراوان پایا | بند آنکھ ہوئی روضۂ رضوان پایا
کیونکر نہ ہمین داغ محبت ہو عزیز | اس پھول کی فیض سے گلستان پایا

رباعی

لکھا ہی مدینے کو محبت نامہ | آجای گا آج کل عنایت نامہ
مرجاؤن اگر مین اوسکے آنے تک | رکھدو وہ مزار مین شہادت نامہ

رباعی

ہی مدحت شہ ورد زبان خامہ | ہی اور سے اور ابتو شان خامہ
برگ شجر طور ضیا سے ہے ورق | ہے طور کا شعلہ کہ لسان خامہ

رباعی

اس عشق سے خندان گل امید ہوا | مرقد بھی مجھے روضۂ جاوید ہوا
اللہ رے یاد روی حضرت کا اثر | ہر ذرّہ مری خاک کا خورشید ہوا

رباعی

مجرم جو مجھی حشر مین پائین سگے نبیؐ | لب حرف شفاعت مین ہلائین کی نبیؐ

عاشق کھلا کے مین جلو دوزخ مین	بخشا ہے شرف تو بخشوائین گے نبی

رباعی

جاؤنگا مین مجرم جو سوی باغ جنان	سب میری طرف دیکھکو ہون گے حیران
پوچھین گے جو قدسی تو کہے گا رضوان	بھیجا ہوا احمد کا یہ آیا ہے یہان

رباعی

کیا عشق نبی مین ہم نے پایہ پایا	رحمت کا خط جبین کو آپہ پایا
راحت ہوئی مرگ و زندگی مین حاصل	خورشید یہان عدم مین سایہ پایا

رباعی

صد شکر کہ نزع مین بھی آئے حضرت	تشریف جنازے پر بھی لائے حضرت
محفوظ عذاب قبر سے ہون مین کہ ہے	تعویذ لحد کا نقش پائے حضرت

رباعی

جاری ہے زبان پر صفت شاہ امم	لکھتا ہے قلم بھی یہی مدحت ہر دم
خالق نے کیا ہے فیض حضرت سے مجھے	اقلیم سخن مین صاحب سیف و قلم

رباعی

مقصود نہین ہے چتر شاہی میرا	مطلوب نہین ہے کجکلاہی میرا
یا ختم رسل زبان پہ ہو وقت اخیر	ہو خاتمہ بالخیر الٰہی میرا

رباعی

ای راہ رو مرحلۂ صدق و صفا	یثرب کو روان ہو خواہ سوئے بطحا
کعبہ ہے وہی روضۂ حضرت ہی وہی	رستہ ہی ایک کچھ ہے نیچا اونچا

رباعی

اعزاز مدینہ شرف عرش علا	دانش کی ترازو مین جو اکدن تولا

یلہ تو مدینے کار بار وسے زمین پر — اور یہ عرش آسمان سے بالا

رباعی

مجرم ہون گناہگار ہون خاطی ہون — کس منہ سے کہون امیر مین ناجی ہون
ہان ایک خیال ہے کہ خالق ہی کریم — تم شافع عاصیان ہو مین عاصی ہون

ترجیع بند بطور مناجات بحضرت سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوٰت

فکر بلند و قسمت کوتاہ المدد — منزل کڑی ہین نابلد راہ المدد
غولون کا خوف راہ مین جانکاہ المدد — خس پوش ہی ہر ایک قدم چاہ المدد

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

لٹکا ہوا ہون چاہ مین ہین موذی بلا — اک رشتہ خام ہی وہ رسن جسمین ہون بندھا
کھولے ہی چاہ مین دہن حرص اژدہا — جلاد تیغ کھینچے لب چاہ ہے کھڑا

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

بدلی کبھی پھٹے جو الم کی تو پھر گھری — سیدھی ابھی ہوئی تھی نہ قسمت کہ پھر پھری
چکر دیے بھنور نے جو کشتی مری تری — پایا جو امن سیل سے برق بلا گری

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

بیدار ہو کے خواب سی ہر ایک صبحگاہ — ہوتے ہین میری دیدۂ و دل مائل گناہ
شامت سے نفس شوم کی دن ہی شب سیاہ — ہر وقت وسوسے ہین شیاطین کی سنگ راہ

وقت مدد ہی المدد ای شاہ المدد — آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

خالی شرو فساد سے نیت بخیر ہے
سائل خدا سے دل سوی امداد غیر ہے
رہتا ہون پھیر مین کہ دو راہی کی سیر ہے
منہ کعبے کی طرف تو نگہ سوی دیر ہے

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

عارض وہ عارضہ کہ امید شفا نہین
درپیش راہ سخت کوئی رہنما نہین
وہ درد لادوا ہی کہ جسکی دوا نہین
منجدھار مین سفینہ ہی اور ناخدا نہین

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

پھولون سے دور خار سی دامن قریب ہے
منزل بہت بعید ہی رہزن قریب ہے
بی بال و پر ہون دام مین گلشن قریب ہے
جلاد سر پہ تیغ سی گردن قریب ہے

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

باغ جہان کا اور ہی کچھ اور رنگ ہی
دل باغبان کا غنچے کی مانند تنگ ہی
ہر موجۂ نسیم بہاری خدنگ ہے
بلبل کو آشیان نہین کام نہنگ ہے

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ابر سیہ سے سارا زمانہ سیاہ ہی
اوسمین یہ دل مسافر گم کردہ راہ ہی
بجلی وہ کوندتی ہی کہ خیرہ نگاہ ہے
آندھی مین پڑکے صورت طائر تباہ ہے

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ایسا تھکا کہ اب نہین چلنے کا حوصلہ
مدت ہوئی کہ چھوٹ گیا مجسے قافلہ

لنگر ہے میری پاؤن مین پڑکر ہر آبلہ
جادہ لپٹ لپٹ کر پہناتا ہی سلسلہ

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین سہے یہ بندۂ درگاہ المدد

دریا کا ہو ارادہ تو خوف نہنگ ہے
گلشن مین شاخین تیر ہین غنچہ تفنگ ہے
صحرا مین مجکو دہشت گرگ و پلنگ ہے
چلنا پہاڑ پر مری چھاتی پہ سنگ ہے

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

مانگون دعا جو ابر کی پتھر برس پڑین
پیکان نجوم کے مری سر پر برس پڑین
شاخون سے پھول تیا ہون تو اخگر برس پڑین
دیکھون جو ماہ نو کو تو خنجر برس پڑین

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ہو جل کے خاک ہاتہ لگاؤن جو زر کو مین
حنظل صفت ہو تلخ چھوؤن جس ثمر کو مین
قطرہ بنی پگھل کے جو دیکھون گہر کو مین
دون داغ اک نگاہ مین شمس و قمر کو مین

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین سہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ہی شعل اشک گرم کا یا آہ سرد کا
بلوہ ہے لشکر غم واندوہ و درد کا
مہر فلک ہی عکس مری روی زرد کا
گھر ہو گیا مرا مجھے میدان نبرد کا

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

مین اور ملک ہند مین دردر پھرون خراب
دی دور آسمان نے مجھے چکر پھرون خراب
کاسہ لیے گدائی کا گھر گھر پھرون خراب
حامی ہو تمسا اور مین مضطر پھرون خراب

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

اوٹھا وہ دل مین درد کہ بجلی چمک گئی
نکلی جو آہ دل سے مری تا فلک گئی
ٹپکا لہو مژہ سے کہ رینی ٹپک گئی
فریاد کرتے کرتے زبان تک بھی تھک گئی

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

اولٹا ہوا ہی دم کہ دمِ احتضار ہے
آنسو روان ہین سینے مین دل بیقرار ہے
کس کشمکش مین آج مری جان زار ہے
آنکھین پھری ہوئی ہین دمونکا شمار ہے

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

تنہائی مکان مین مجھے بخت لائے ہین
دونون کنارے قبر کے پہلو دبائے ہین
کھٹکے کھڑے ہوئے ہین جو اپنے پرائے ہین
دہشت کا ہی مقام نکیرین آئے ہین

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

گرمی وہ آفتاب قیامت کی شعلہ بار
مینای دل ادہر غم میزان سی سنگسار
رعشہ بدن مین دہشت عصیان سی بار بار
کھینچے ہوئے صراط اودہر تیغ آبدار

وقت مدد ہے المدد اسے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

لغزش قدم مین دوری منزل کا سامنا
محشر مین ہر قدم رہ مشکل کا سامنا
تن رعشہ دار طوق و سلاسل کا سامنا
مین مجرم اور خسرو عادل کا سامنا
وقت مدد ہی المدد اسے شاہ المدد
آفت مین ہی یہ بندۂ درگاہ المدد

حامی ہو تم شفیع ہو تم مقتدا ہو تم
یاور ہو تم کریم ہو تم پیشوا ہو تم
مختار کل ہو مالک روز جزا ہو تم
رحمت کا سب ہے مقام کہ خاص خدا ہو تم

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

محشر کے دن عذاب خدا سے بچائیے
جنت ہو لائیے مجھے جنت دلائیے
دنیا مین جب تلک مین ہون کام آئیے
دل لوٹتا ہے روضے پہ مجھکو بلائیے

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ناشاد ہو رہا ہون مجھے شاد کیجیے
ویران ہے ملک دل اسے آباد کیجیے
کیونکر کہون نہ تم سے کہ امداد کیجیے
تم سا سخی ہے کون یہ ارشاد کیجیے

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ہے آسرا حضور تمہارا امیر کو
دنیا مین آخرت مین سہارا امیر کو
بس ہے تمہارا ایک اشارا امیر کو
محبوب حق بچاؤ خدارا امیر کو

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

مخمس در نعت بر غزل خواجہ حافظ شیراز علیہ الرحمۃ

میگساران نبی نعرۂ مستانہ زدند
طعنہ از بیخودی مردم بیگانہ زدند
گفت جبریل کہ این نغمۂ میخانہ زدند
دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند

گل آدم بسرشتند و بہ پیمانہ زدند

نور ذات اوسکا کہ تھا پردہ نشین لاہوت
جب ہوا بڑہ کر وہان سے مئی جام ناسوت
ایک مدت وہ رہا رونق بزم جبروت
ساکنان حرم سر و عفاف ملکوت
با من راہ نشین ساغر مستانہ زدند

عشق محبوب خدا کا ہی خدا کی تائید
مجکو اس گنج کی اللہ نی بخشی ہے کلید
لمعۂ طور کی ہر چشم نہین لائق دید
آسمان بار امانت نتوانست کشید
قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

قول سلطان رسالت سی ہین واقف کہ وہ
وا ہوئی ناخن عشاق سے محکم یہ گرہ
ایک فرقہ ہے بہتر مین فقط قابل زہ
جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ
چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

مین کہین دل تھا کہین پہ پڑا تھا یہ فساد
کہ فقط بہر نبی ہین یہ دو عالم ایجاد
اتفاق اس پہ ہوا اب کہ یہی عین مراد
شکر ایزد کہ میان من و او صلح فتاد
حوریان رقص کنان ساغر شکرانہ زدند

بوالہوس انجمن عشق مجازی ہین نہ جمع
کب ہی ہر برق مین جو برق تجلی مین ہی لمع
ہم ہین شیدای نبی صلعم بتاثیر ہین دمع
آتش آن نیست کہ بر شعلۂ او خندد شمع
آتش آن است کہ در خرمن پروانہ زدند

کب امیر اسنے کہے شعر سبک رنج کتاب
کیون نہ قائل ہون کہ ایسا ہی کچہ اپنا بھی حساب
مدح خوان احمد مرسل کا رہا بہر ثواب
کس چو حافظ نکشود از سر اندیشہ نقاب
تا سر زلف عروسان سخن شانہ زدند

مخمس دیگر در نعت سرور کائنات علیہ و آلہ الصلوات بر غزل حافظ شیراز

گوش کن گوش کہ بانگ جرسی می آید
بہر جان بخشیت آمادہ بسے می آید
از پی دادرسی دادرسے می آید
مژدہ ای دل کہ مسیحا نفسے می آید

کہ ز انفاس خوشش بوی کسے می آید

تا بکی آہ و فغان تا بکجا جوش خروش
حال سن ہے مجھسے کہ تسکین ہو تجھ کم ہو یہ جوش
صبر کر صبر بڑا صبر کا رتبہ ہے خموش
از غم و درد مکن نالہ و فریاد کہ دوش

دیدہ ام فالی و فریاد رسے می آید

ہین جگر سوختۂ عشق نبیؐ پانچ نہ دس
مجھ سے بہتیرے ہین اس داغ کی جنگجو ہین بس
کون اس سوزش قلبی سے نہین گرم نفس
ز آتش وادی ایمن نہ منم خرم و بس

موسی اینجا بامید قبسی مے آید

عرش سے بڑھ کی جو لی ختم رسل نے رہ راست
کہا جبریل نے عیسی سے یہ حسب درخواست
رہے حیران ملک بات ہے یہ بی کم و کاست
کس ندانست کہ منزلگہ مقصود کجاست

این قدر ہست کہ بانگ جرسی می آید

انبیا جن و ملک سب ہین مدینے ہین بھم
یا نبیؐ سب پہ ہے لازم نظر فیض شیم
نسل آدم سے بھی ہین اہل عرب اہل عجم
جرعۂ دہ کہ بہ میخانۂ ارباب کرم

ہر حریفی ز پے ملتمسی مے آید

مٹ گئی شوق زیارت مین ملا گور و کفن
اب جو پوچھے کوئی اوس سے یہ کرے پاس سخن
لگیا پر نگیا شغل فغان و شیون
خبر بلبل این باغ مپرسید کہ من

نالہ می شنوم کز قفسے مے آید

مرض عشق محمدؐ نے کیا یہ مجھے پست
ای صبا بہر خدا تو تو ہے احباب پرست
تن مین ہے طاقت برخاست نہ یارائے نشست
دوست را گر سر پرسیدن بیمار غم ست

گو بیا خوش کہ ہنوزش نفسی می آید

لطف معشوق کا عشاق پہ ہوتا ہے کہان
مہربان مثل امیر اوس پہ بھی ہین شاہ زمان
خاصہ ہے یہ محمدؐ کا فدا ہون دل و جان
یار دارد سر صید دل حافظ یاران

شاہباز سے شکار مگسے می آید

تضمین کلام جامی علیہ الرحمہ در نعت نبوی ﷺ

رو بدرگاہ تو ای عالم پناہ آوردہ ام / چون خطا اعمال خود روی سیاہ آوردہ ام
چشم شرم آلود و قلب عذر خواہ آوردہ ام / یا شفیع المذنبین بار گناہ آوردہ ام
بر درت این بار با پشت دوتاہ آوردہ ام

نور رحمت سے ہوئی شام ایک عالم کی سحر / ساری ظلمت دور ہو جائے اِدھر بھی اک نظر
پیر عاصی ہوں ترحم چاہیے اس ضعف پر / چشم رحمت برکشا موی سفید من نگر
گرچہ از شرمندگی روی سیاہ آوردہ ام

دور ہو نزدیک ہو اپنا ہو یا بیگانہ ہو / پرورش منظور ہے رحمت سے سب کی آپکو
کیا کروں ظاہر رفاقت یہ سخن ہے گو مگو / آن نمی گویم کہ بودم سالہا در راہ تو
ہستم آن گمرہ کہ اکنون رو براہ آوردہ ام

قلب محزون چشم پرخون اشک گرم و آہ سرد / سینہ مجروح و دست رعشہ دار و روی زرد
تیرگی غم پریشانی دل مانند گرد / عجز و بیخویشی و درویشی و دلریشی و درد
اینہمہ بر دعوی عشقت گواہ آوردہ ام

آسمان برگشتہ میرے خون کی پیاسی زمین / حرص دولت حرص باندھے ہوئے شمشیر کین
دیدہ و دل مائل حسن بتان نازنین / دیو رہزن در کمین نفس و ہوا اعدای دین
زین ہمہ با سایہ لطفت پناہ آوردہ ام

منفعل ہوں منفعل ہوں منفعل ہوں میں شہا / لاتعد عصیان معائب ہیں مرے بے انتہا
عذر بد تر جرم ہے پر کیا کہوں اسکے سوا / گرچہ روی معذرت نگذاشت گستاخی مرا
کردہ گستاخی زبان عذر خواہ آوردہ ام

کیا کہے کم ہے امیر تشنہ میدان طبع / جز متاع جرم کیا ہے مایہ دکان طبع

مدتون مانند جامی ہو سکے سرگردان طبع
بستہ ام بر یکد گر نخلے زخارستان طبع

سوے فردوس برین مشتی گیاہ آوردام

دیگر مخمس بطور ترجیع بند

حقا قسیم کوثر و نار و جنان ہے تو
مسند نشین انجمن کن فکان ہے تو
مقصود آفرینش کون و مکان ہے تو
مہر قبول و خاتم پیغمبران ہے تو

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

مشہور ہے جو عرش جلوہ خانہ ہے ترا
جو ہے پری جمال وہ دیوانہ ہے ترا
کہتے ہین لامکان جسے کاشانہ ہے ترا
سدرہ پہ جبرئیل بھی پروانہ ہے ترا

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خلقت ہے تیرے ہاتھ قضا تیرے ہاتھ ہے
آفاق کی فنا و بقا تیرے ہاتھ ہے
مختار تو خدا کی رضا تیرے ہاتھ ہے
سب کارگاہ صنع خدا تیرے ہاتھ ہے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خورشید و ماہ خلق ہوے تیرے نور سے
قبل آفرینش ملک و جن و حور سے
کونین کا ظہور ہے تیرے ظہور سے
آیا ہے تو زمین پہ بڑی راہ دور سے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

جلوہ ترا تھا طور پہ جو آشکار تھا
جس باغ مین خلیل سے تھے تو آبیار تھا
موسی ترے نظارے کا امیدوار تھا
بیڑا تجھی سے نوح کا طوفان مین پار تھا

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خورشید جسکو کہتے ہین وہ سایہ ہے ترا
ادریس کا کمال ہے جو پیرایہ ہے ترا
نہ آسمان کا منبر نہ پایہ ہے ترا
قرآن و آل خلق مین سرمایہ ہے ترا

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

سب جتنے ہین پہلوان وہ تہ دستبرد ہین
توصاف اور اہل صفا مثل درد ہین
شیرون سے بھی جری ترے لشکر کے گرد ہین
سب جتنے بزرگ ہین وہ ترے آگے خرد ہین

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تھے اہل کفر مین جو تہمتن کڑے کڑے
گاڑا ہے سر کشونکو زمین مین کھڑی کھڑی
قسمت کو رو رہی ہین وہ اپنی پڑی پڑی
چھوٹون سے چھوٹی ہین ترے آگے بڑی بڑے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تو پہلے خلق بعد ترے انبیا ہوے
جو اولیا کے بعد ہوے اتقیا ہوے
جو انبیا کے بعد ہوے اولیا ہوے
ان سب کو رتبے تیری بدولت عطا ہوے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

دیکھا جو چشم غور سے ای فخر کائنات
تجھ مین ہین وہ صفات جو خالق مین ہین صفات
امکان کا وجوب کا مجمع ہے تیری ذات
مدحت مین تیری اور تو بنتی نہین ہے بات

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تیری طرف رجوع نہین کس رسول کی
راحت رسان ہے ذات تری ہر ملول کی
الفت تری کلید ہے باب قبول کی
حاجت نہین ہے کچھ تری مدحت مین طول کی

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

دیوان کائنات مین تو انتخاب ہے
ہرچند نعت حمد صفت بیحساب ہے
تجسا کہان پیمبر صاحب کتاب ہے
پر مختصر سی بات یہ لب لباب ہے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تعریف کا امیر کہان اختتام ہے
پیش نظر جو رتبۂ خیر الانام ہے
جتنا کوی بیان کرے نا تمام ہے
ہر بار اپنے دل کا یہ تکیہ کلام ہے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تضمین شعر صائب

ہوئی جو آپ کی یار ونکو پیشتر سے خبر — کہ ہون گر راہی معراج شاہ جن و بشر

کیا سوال کہ ہم بھی ہون ہمرکاب سفر — دیا جواب کر و اس شرف سے قطع نظر

اگرچہ خوش نبود سیر بوستان تنہا

گرفتہ ایم اجازت ز باغبان تنہا

تضمین شعر سعدی علیہ الرحمہ

حَصَلَ الشِّفَا بِخَیَالِہٖ + وَصَلَ الاَسٰی بِوِصَالِہٖ — عَذُبَتْ عُیُوْنُ مَقَالِہٖ + عَظُمَتْ شُیُوْنُ جَلَالِہٖ

نُصِبَتْ لِوَاءُ نَوَالِہٖ + حُمِدَتْ جَمِیْعُ فِعَالِہٖ — شَرُفَ الثَّرٰی بِظِلَالِہٖ + سَمَکَ السَّمَا بِنِعَالِہٖ

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ + کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ + صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

گہر محیط عطای رب + قمر سمای سخای رب — شجر ریاض رضای رب + ثمر نہال ولای رب

گل باغ نشو و نمای رب + نگہ آشنای ادای رب — بکمال شوق لقای رب + وہ ہمای اوج ہوای رب

بلغ العلے بکمالہ + کشف الدجی بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ + صلوا علیہ وآلہ

شب جستن خالق بحر و بر + جو طلب ہوئی تو بندھی کمر — صف انبیا تھی ادہر ادہر + وہ نجوم مین صفت قمر

چمن جنان کی کھلے تھی در + لگے جھومنے شجر و ثمر — ہوئے جبرئیل جو راہبر + تو سوار ہو کے براق پر

بلغ العلے بکمالہ + کشف الدجی بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ + صلوا علیہ وآلہ

ہوا ادہر سے شوق لقا ہوا + تو ادہر زیادہ فزون ہوا — جو حباب بن کے جدا ہوا + وہی قطرہ ہمین لقا ہوا

الف ایک تھا نہ دوتا ہوا + تھا اگرچہ سب سے بڑا ہوا
مگر و گمان کہ یہ کیا ہوا + سر عرش ہی یہ لکھا ہوا

بلغ العلےٰ بکمالہ + کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ + صلوا علیہ وآلہ

کبھی کعبہ شاہ زمان گئے + سوی چار سمت جہان گئے
سر عرش چرخ روان گئے + پئے سیر ہشت جنان گئے
غرض اوس سفر میں جہان گئے + ملک و نبی بھی وہان گئے
جو وہان سے بڑھ کے دو آن گئے + رہے دنگ سب کہ کہان گئے

بلغ العلےٰ بکمالہ + کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ + صلوا علیہ وآلہ

ہوئی آپ داخل بزم ہو + وہ چمن کہ رنگ وہان نہ بو
رہی بلکہ کانون کو آرزو + نہ سنی کسی نے وہ گفتگو
نبی و ملائک نیک خو + رہے آستانی پہ سر فرو
جو پھرے وہان سے وہ سرخ رو + یہی غلغلہ تھا ہر ایک سو

بلغ العلےٰ بکمالہ + کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ + صلوا علیہ وآلہ

کبھی خلق حق نے جو انبیا + انہیں ایک ایک شرف ملا
نہ خلیل کا ہی چمن چھپا + نہ نہان ہی دنبہ ذبیح کا
جو کلیم کو ید بیضا + تو مسیح کو دم جان فزا
مگر اون میں خاص ہیں مصطفیٰ + کہ خدا نے آپ بلا لیا

بلغ العلےٰ بکمالہ + کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ + صلوا علیہ وآلہ

وہ نسیم گلشن کن فکان + وہ شمیم روضہ جاودان
وہ ہمای فرق پیمبران + وہ مسافر رہ لامکان
وہ قمر خدم فلک آستان + وہ قضا علم وہ قدر نشان
وہ ضیای دیدۂ قدسیان + جو چلا کہا نسو گیا کہان

بلغ العلےٰ بکمالہ + کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ + صلوا علیہ وآلہ

وہی ختم صنع الٰہ ہے + وہی امتون کی پناہ ہے
وہی جن و انس کا شاہ ہے + وہی خضر راہ رفاہ ہے
وہی شاہ انجم سپاہ ہے + وہی فرق دین پہ کلاہ ہے
بہت اوسکی شوکت و جاہ ہے + یہ صفت شرف کو گواہ ہے

بلغ العلےٰ بکمالہ + کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

یہ جہان دیار اوسی کا ہے + وہ جہان حصار اوسی کا ہے
قدم استوار اوسی کا ہے + علم افتخار اوسی کا ہے
ادہر اختیار اوسی کا ہے + اودہر اقتدار اوسی کا ہے
کرم اشتہار اوسی کا ہے + شرف آشکار اوسی کا ہے

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

وہی نوبہار ریاض دین + وہی ثمرہ شجر یقین
یہ امام انبیا مرسلین + یہ شفیع دم حشر شافع مذنبین
جو ولی ہین اونکی ہین خوشہ چین + جو نبی ہین اونکی ہین معین
فلک آستان وہ سر زمین + سر عرش جاکے ہوئی مکین

بلغ العلےٰ بکمالہ + کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

مس قلب امیر طلا کرو + سیہ اپنے کو جلا کرو
یہی نام منہ سے لیا کرو + یہی ورد صبح و مسا کرو
دل و جان کو صرف ولا کرو + کہ ولا خالص خدا کرو
جو زبان ہے تو ثنا کرو + یہی منبروں پہ پڑھا کرو

بلغ العلےٰ بکمالہ + کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

ترجیع بند قابل پیشخوانی در محفل میلاد شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کردو خبر یہ محفل میلاد شاہ ہے
امت چلی رسول کی یہ جلوہ گاہ ہے
یاں آمد جناب رسالت پناہ ہے
سیدھی یہی بہشت مین جانیکی راہ ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

جو عاشقان صورت خیر الانام ہین
جو طالبان جلوۂ ماہ تمام ہین

جو ذرہ ہای مہر فلک احترام ہین
آئین کہ دور ہین مے الفت کے جام ہین

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

در ہین کشادہ رحمت رب کریم کے
خلعت بٹین گے لطف خدای رحیم کے
ہین عطر بار باغ مین جھونکے نسیم کے
تقسیم ہونگے ہار ثواب عظیم کے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

آراستہ مکان ہے جلوس شہانہ ہے
سامان نئے نئے ہین نیا کارخانہ ہے
رحمت ہے فرش ظل خدا شامیانہ ہے
مسند بچھی ہے آمد شاہ زمانہ ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

کیا بزم ہے کہ بزم نشین ہین فرشتہ وش
گرمی جو ہو ذرا دم عیسی ہو باد کش
ہون گرم اہتمام مین ایسے کلیم غش
پانی پلائین خضر دم شدت عطش

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

آتے جو آنیوالون کو پاتے ہین جبرئیل
رتبہ برتبہ سبکو بٹھاتے ہین جبرئیل
خود جا کے در تلک اونہین لاتے ہین جبرئیل
موقع سے کیا صفونکو جماتے ہین جبرئیل

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

اس بزم کی جو مشرق و مغرب مین ہے خبر
الیاس بر سے بحر سے خضر آتے ہین ادھر
ارواح انبیای سلف کا یہان گذر
رونق فزا ہین چرخ سے عیسی زمین پر

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

آئیں شتاب یوسف کنعان کو دو خبر
یعقوب و نوح و آدم ذی شان کو دو خبر
محفل میں ہیں شریک سلیمان کو دو خبر
تشریف لائیں موسیٰ عمران کو دو خبر

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

جن کوہ قاف سے تو جناتی ملک سے چلے
بحر ردان سے مردم آبی تلک سے چلے
آنکھوں سے انجم و مہ و مہر فلک سے چلے
جتنے تھے وحش و طیر وہ سب مشترک سے چلے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

اس بزم میں جو شوق سے آئیں خوش نصیب
خاموش بیٹھیں ہر نہ ہلائیں خوش نصیب
کانوں سے کے پردے دری لگائیں خوش نصیب
اعجاز سن کے لطف اٹھائیں خوش نصیب

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

لو آمد حبیب خدائے قدیر ہے
وارد ہے وہ جو صاحب تاج و سریر ہے
آتا ہے آج وہ جو بشیر و نذیر ہے
رونق فزا ہے خلق کا جو دستگیر ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

ہر دم جو ازدحام خلائق دو چند ہے
اسکا سلام ہوگا جو اقبال مند ہے
بس کر امیر ختم سخن دل پسند ہے
مولود آگئے ہو گا یہ ترجیع بند ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

ترجیع بند در نعت

اے ختم رسل حبیب داور — مختار جنان شفیع محشر
تیرے لیے ہے بنای جنت — بخشا تجھے حق نے حوض کوثر
اُمّی لقب و صحیفۂ دل — مجموعۂ صد ہزار دفتر
انگشت وہ تیغ تیز جس سے — دو ٹکڑے ہوا قمر برابر
اوّل ہوئی تیری خلقت اے جد — آخر مین ہوا ظہور اظہر
تو خلق ہوا تو سب ہوئے خلق — افلاک و زمین و ہفت اختر
ممتاز ہوئے ترے سبب سے — تھے صاحب عزم جو پیمبر
مشتاق ترا ہے سب زمانہ — محکوم ترے ہین ہفت کشور
ہین پا بجولان اویس کی طرح سے — وابستۂ گیسوے معنبر

گر بر سر چشم من نشینی — نازت بکشم کہ نازنینی

آدمؑ کا یہ قول ہے مین کیا ہون — اک لمعۂ نور مصطفےٰ ہون
کہتے ہین یہ نوحؑ یا لک احمد — کشتی کا مین ایک ناخدا ہون
ثابت قدم اس سخن مین ہین خضرؑ — حضرت کے سبب مین رہنما ہون
ہے ناز خلیلؑ کو بھی اس پر — گلچین ریاض اقتدا ہون
مخبر یہ یہ ہے کلام یوسفؑ — مین بندۂ ختم انبیا ہون
کہتے ہین یہ تخت پر سلیمانؑ — مین بھی تہ سایۂ لوا ہون
فرماتے ہین یہ جناب موسیٰؑ — دربان ہون کہ صاحب عصا ہون
یہ لوگ تو کیا خدا کا ہے قول — محبوب کا طالب رضا ہون
شاہا ہے یہ بات عقل سے دور — یہ سب تجھے چاہین مین نہ چاہون

گر بر سر و چشم من نشینی — نازت بکشم کہ نازنینی

پیدا ہوا قبل نور تیرا
آخر میں ہوا ظہور تیرا

ہیں پانچ اصول، پنج نوبت
آوازہ ہے دور دور تیرا

انسان تو کیا کہ لائے ایمان
سنگ و شجر و طیور تیرا

ہے جلوہ نما تجلیٔ حق
روضہ ہے کہ کوہ طور تیرا

داؤد سے تو کہیں ہے افضل
قرآن ہے بہ از زبور تیرا

ہر نقش قدم ہے وقت رفتار
غیرت دہ روی حور تیرا

روشن ہے وہ کہکشاں سے بڑھ کر
جس راہ سے ہے مرور تیرا

بیتاب ہے یا رسول اکرم
یہ عاشق ناصبور تیرا

آنکھیں دیدار کو نہ ترسیں
ہو جلوہ نما جو نور تیرا

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

محبوب خدا ترا لقب ہے
تو عمدۂ بارگاہ رب ہے

موسیٰ سے علیٰ سے خضر سے سلیمان
تیری سی صفت کسی میں کب ہے

جو اہل صفا کا ہے مرقع
نقشہ ترا اوس میں منتخب ہے

کیا رات کو روشنی کی حاجت
رخسار چراغ وقت شب ہے

حقا کہ تری ولای کامل
عالم کی نجات کا سبب ہے

تائید خدا سپر ہے تیری
کیا تیغ عناد بولہب ہے

روشن ہے وہ خاتم نبوت
مہر مجسم و عجب ہے

جبرئیل براق لا کے بولے
یا شمس تم رسل چلو طلب ہے

بولا یہ براق بھی ہو راکب
مشتاق لقا جناب رب ہے

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

راہی ہوئے سرور دو عالم — خورشید علم ستارہ پرچم
جبرئیل رکاب مین شتابان — پرواز مین مرکب صبا دم
آسئے سوے کعبہ قبلہ دین — دونی ہوئی آبروی زمزم
کعبے سے جو بڑہ چلی سواری — اقصی مین تھے انبیا فراہم
دیکھی جب دور سے سواری — تسلیم کو گردنین ہوئین خم
وہ پیش نماز مقتدی سب — یعقوب و خلیل و نوح و آدم
اوس جا سے کیا جو قصد افلاک — پایا انجم نے فیض مقدم
کرسی پہ گئے جناب والا — بوسے لے ملک آج خوش ہوے ہم
پہونچے جو قریب عرش حضرت — آئی یہ صدای عرش اعظم

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

دعوت مین عجیب رتبہ پایا — کیا کیا ہوے پیشکش ہدایا
کیا بزم تھی بزم لامکانی — جس بزم مین نور تھا نہ سایا
بیگانہ دوئی سے بزم وحدت — اپنا تھا نہ اوس جگہ پرایا
چیدہ جو ہوا طعام دعوت — تنہا نہین میہمان نے کھایا
طعم نمکین و اکل شیرین — اورون کے لیے بھی ساتھ لایا
بی فاصلہ میزبان و مہمان — کیا قرب نے بعد کو مٹایا
تحریک زبان نہ جنبش لب — کچھ حال سنا تو کچھ سنایا
خود ناز کو ناز سے حکایت — خود شوق کو شوق سے کنایا
کم کی جو ادب نے گرمجوشی — کہہ کہہ کے یہ شوق مسکرایا

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

کیا کوئی کرے ثنای احمد — مداح ہے خود خدای احمد
کیا رتبہ ملا کہ مثل نعلین — کونین ہین زیر پای احمد
داخل ہوے قصر لامکان مین — اللہ رے ارتقای احمد
تھے اور بھی انبیا اولوالعزم — پائی نہ کسی نے جای احمد
ہر چند ہین سب رسول مقبول — محبوب نہین سوای احمد
دیتے ہین وہ سنگ کی عوض دُر — دشمن پہ بھی ہے سخای احمد
بیشک ہے وہ سنگ سنگ اسود — جس پر کہ ہے نقش پای احمد
جو خاص ہین عاشقان حضرت — چلتے نہین بے رضای احمد
ہوتا ہے جو شوق دل مین غالب — کہتے ہین یہ مبتلای احمد

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

اے ناز فروش بزم امکان — اے حلقہ بگوشش حکم یزدان
گر کعبۂ رخ کو تیرے دیکھے — ہو دھر مین برہمن مسلمان
دیوانہ ہوا ہے شوق مین ہے — گل چاک کرے نہ کیون گریبان
لالے کا ہے داغ داغ سینہ — سنبل کا ہے تار تار دامان
ہر گل ہمہ تن ہے دیدۂ شوق — گلشن ہے تمام نرگستان
قد تیرا لوا ہے حسن و خوبی — ہر جسم ہین وہ گیسوی پریشان
جان دوجہان فدا ہے تجھ پہ — قربان ہین ملک نثار انسان
ہے قول امیر کا یہ ہر دم — تو صورت زلف و مثل مژگان

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

مخمس نعتیہ بر قصیدۂ مولوی محمد محسن کاکوروی

مخمس نعتیہ ۱۲۰

مین بسم اللہ آزادی ہون سر پر تاج ہی مد کا	الف وارگی کا رست نقشہ ہی مری قد کا
تجرد تختۂ اول ہی میری مشق بیجد کا	مٹایا لوح دل سی نقش ناموس اب وجد کا

دبستان محبت مین سبق تھا مجکو ابجد کا

یہ کسکو بیخطا مارا ہی اوسنی تیر مژگان سے	کہ آیا جوش مین طوفان خجلت آب پیکان سے
پریشانی عیان ہی سر بسر زلف پریشان سے	الٰہی کسکے غم مین نکلی آنسو چشم فتان سے

کہ عطر فتنہ مین ڈوبا ہی رومال اوس سہی قد کا

ہمی دردِ حسن صاف تک تھی ساری مشتاقی	گیا وہ دور اب ندونسی کیون ہی اتنی ناچاقی
یہ ٹھنڈی گرمیان رکھہ چھوڑ کچہ انصاف کر ساقی	کہان ہی آتش یاقوت لب مین وہ بھڑک باقی

کہ خط سبز نی چھینٹا دیا آب زمرد کا

صف اغیار ہی مجلس نشین پہلوی قاتل مین	کوئی کہدی کہ مجکو کیون بھنسا رکھا ہی مشکل مین
یہی تعزیر دی اتنی تو ہو میری جگہہ دل مین	کناری پر بٹھالی مجکو ظالم اپنی محفل مین

گناہِ شوق بیحد سی جو مین ہون مستحق حد کا

قلم رکھدی قلم کر اپنی دونون ہاتھ خنجر سے	سراپا اوسکا تو کھینچی کا سر توڑ اپنا پتھر سے
چلا ہی کھینچنی اوس قد کو کیا قمری کی شہپر سے	بنایا خامہ مو کو ہماری دست لاغر سے

کھنچا لیکن نہ دامن ای مصور اوس سہی قد کا

یہ اسباب جفا مٹ جائین گی نقش فنا ہوکر	لمندا ہی ترک رہجائیگی آہ نارسا ہوکر
کمان بل کھائیگی او تیر کا چلہ بد نما ہوکر	اوڑینگی چٹکیون مین تیر ترکش سی جدا ہوکر

ہماری بعد ہے اللہ تیرے ظلم بیحد کا

زبانین خلق کی میری سنبھالی کب سنبھلتی ہین	کلیجی پر برابر برچھیان طعنون کی چلتی ہین

نئی عادت جو ڈالی کب یہ باتین تمکو بھاتی ہین | چھپی تم مجھسے کیون سب ہستیان ہین شاخین نکلتی ہین

تمھاری پردہ مین عالم ہی ذو القرنین کی سد کا

خبر آئی کی تھی پیغام اجل کا جان مضطر کو | الف آسا بنایا تو نے زائد جسم لاغر کو
مٹایا نیستی نے یک قلم ہستی کے دفتر کو | ہوا مین ناتوان سنکر صدای یای لب کو

مجھے کھٹکا تھا مثل ہمزۂ وصل اوسکی آمد کا

جو فکر شعر کی موج آگئی صحرای وحشت مین | گیا جی ڈوب ڈوب اسقدر دریای فکرت مین
در معنی نیا پایا اور کوئی جوش رقت مین | لکھے رورو کے مضمون بیکسی کے دشت غربت مین

زمین شعر پہ عالم ہوا دریا بر آمد کا

دکان حسن چمکی بندۂ بیدام خلقت ہے | تہ محراب ابرو سجدہ اب عین عبادت ہے
خریداری تری جی بیچکر حکم شریعت ہے | ترے بازار مین ایمان فروشی رکن طاعت ہے

دم سودا بنا سنگ ترازو سنگ اسود کا

تری آگو زمین مین گڑ گیا سرو چمن واللہ | خرامان تو ہوا کبک دری بھولا چمن واللہ
غضب گرمی بلا شوخی قیامت بانکپن واللہ | تری کیا بات ہی ای شاہد پاک سخن واللہ

عجب انداز ہے ناز و ادا کا چال کا قد کا

ترا کلمہ پڑھین کیونکر نہ خوبان جہان یکسر | نہین ہی کوئی تجسا قاف تا قاف ای پری پیکر
گرا نظرون سی حسن نوخطان یہ روز بر ہوکر | مقابل تیری سو حرف آئی خوبان نگارین پر

ادا و ناز مین موجد ہے تو طرز مجدد کا

مری باریک بینی یا کمر کا تیری مضمون ہے | مری رنگین بیانی یا ترا رخسار گلگون ہے
مری سحر آفرینی یا تری آنکھونکا افسون ہے | مری طبع روان ہی یا تری قد ناموزون ہے

مرا مصرع ہی یا سیدھا سا مضمون ہی تری قد کا

مخمس تیری پانچون انگلیونکا ایک خاکا ہی | رباعی چار ابرو کا مقرر سادہ نقشا ہی

جو نگین قطعہ ہی یاقوت لب کا ایک ٹکڑا ہی
تری زلف رسا کا شعر اک دنا سا لکھا ہی
کرشمہ ہی غزل تیری غزال چشم اسود کا

ترانہ بلبل شیراز کو دلکش نہوں کیونکر
کہ تیری بوستان حسن بہاری ہی ابھی از بر
ملا رنگ قبول ایسا کہ مثل لالۂ احمر
لکھا سو جان سی دیباچہ گلستان کا سویدا پر
تصور جسکی دل مین خال خال آیا تری خد کا

ہوا ایمان ہو سراپا مصحف ناطق تجھی سمجھے
ہوی ہین معنی والشمس روشن پرتو رخ سے
سواد زلف سی حل ہو ہوا واللیل کی عقدے
بعینہ افتتاح سورۂ صاد آنکھ کو کہیے
جو ابروی کشیدہ مین ہی نقشہ صاد کی مد کا

مضامین شعر خ چشم فتنہ گر کی فیض سی دیکھے
ہوی ہین ماخذ رنگین بیانی لعل لب تیرے
سر مو سی تری سربستہ نکلی یک قلم نکتے
نکالی چیستان چوٹی کی گیسوی مسلسل سے
معما نام رکھا ہی تری موئی معقد کا

سواد خط ریحان ہی یہ سنبل زار مو بیشک
گل مضمون نے پائی ہی گل عارض سی بو بیشک
ہوئی سحر البیانی تیری تحریر گلو بیشک
یہ سب باتین ہین لیکن ہی دہن گفتگو بیشک
کرین کیا ہمکو حق نے منہ نہین بخشا خوشامد کا

شب معراج کا مضمون ملا آنکھون کا جل سے
ہوی حل معنی مازاغ چشمان مکحل سے
کیا واقف دہان تنگ نے اسرار لاحل سے
نکالی چیستان چوٹی کی گیسوی مسلسل سے
معما نام رکھا ہی ترے موئی معقد کا

سخندان غیب دان بھی عین یہ راز خفی سمجھے
مٹا ئین حرف ہستی کو تو حال نیستی سمجھین
سمجھ حق نے جنھین دی ہی معما یہ وہی سمجھین
محل گفتگو مین کیا حساب خامشی سمجھین
مگر صفر دہان تنگ اشارہ ہی ندارد کا

دہن کی مدعی ہین بیخود صہبای نادانی
جب اوس تری گا یہ نشہ آپ کھینچین گے پشیمانی

نہین اتنا سمجھتے میکشان بزم حیرانی | وہین ہوتا کو پھر کرتا نہ کیون پیمانہ گردانی
یہ نقطہ ہوسکے مرکز دور میم مدح احمد کا

وہ احمد جسکے پرتو سے ہی دل آئینۂ معنی | ثنا سے جسکی صندوق جواہر سینۂ معنی
مرصع دست کاتب مین بڑی ہی ستینۂ معنی | ملا ہی لب کو جسکے وصف سے گنجینۂ معنی
زبان نے رتبہ پایا ہی کلید قفل ابجد کا

بٹھا کر صف بصف چار و نظرقا نبوہ قدسی کو | چراغان کی عوض چمکا کر انوار تجلی کو
بنا کر آئینہ فردوس کی ہراک کیاری کو | بچھا کر فرش اطلس کو جما کر عرش و کرسی کو
ازل سے انتظار اللہ کو تھا جسکی آمد کا

خضر تعلیم پائے رہبری جسکی دبستان مین | سلامت نوح جسکی جوشش الفت سے طوفان مین
گدا ادریس جسکی کوچہ چاک گریبان مین | قدم آنے سے جسکی مصر شہرستان امکان مین
ہوا ہی یوسف کنعان لقب حسن مقید کا

بچھائے آنکھین جسکی خواب مین آنیکو ہر شیدا | کیا ہی جسنے دامان شفاعت پردہ عصیان کا
حمایت بہر ہی جسکی امت مرحوم کو تکیا | ہمارا خواب غفلت تکیہ گاہ مغفرت ٹھہرا
بروز حشر بنکر خواب مخمل جسکی مسند کا

فروغ اوس سے شریعت کا ہی پیا آتش حقیقت کی | وہ ہی رنگ رخ ناسوت شمع بزم لاہوتی
وہی ہی رونق ظاہر وہی ہی زینت مخفی | بیاض عارض صورت سواد گیسوی معنی
جواہر سرمہ چشم گردش چرخ زبرجد کا

عجب صورت سے چمکا اختر آئینۂ عالم | صفا پاتا ہے اوس سے جوہر آئینۂ عالم
ہوی خاک قدم خاکستر آئینۂ عالم | جلا ہی کن فکان و شنگر آئینۂ عالم
سعادت ہی شرف ہی نیر نور مجدد کا

گرا دی قیمت جام شراب پرتگال اوسنے | بھرا کی ساغر اخلاص سے دور ہلال اوسنے

نمالا انہی مستونکی لیے گدڑیسے لال اوس نے
می انگوری الفقر فخری کی جلال اوس نے
لڑا ہے جام جم سے سنگ مقصود اوسکے مقصد کا

سوا اللہ کی دامن کشش اور ونکو توسل سے
شہنشہ دونون عالم کا مگر نفرت تجمل سے
نہ اوسکو کام حشمت سے نہ کچہ مطلب تمول سے
سریر جاہ پر فخر اوسکو دہیم توکل سے
حریم ناز مین تکیہ خدا پر اوسکی مسند کا

کہا ئین ہے رخ روشن کہین خورشید سے افضل
شبیہ مصطفی ہے کیونکہ ہر مخلوق سے اکمل
یہ نقشہ نقش ثانی اور نقش یوسفی اوّل
کہنچی ہے رحمت یزدان کی گویا تسکل مستقبل
تعالی اللہ رنگ عارض اوس نور مجرد کا

قیامت گرچہ رحمت کی لیے ہے مظہر کامل
خفیفہ سے ثقیلہ تک نہین اوزار بار دل
مگر فی الحال تسکین طلعت زیبا سے ہے حاصل
کہنچی ہے رحمت یزدانکی گویا تسکل مستقبل
تعالی اللہ رنگ عارض اوس نور مجرد کا

نہین کچھ کام عین عام رحمت کو تغافل سے
نہ دیکھین کیون گنہگار ونکو وہ چشم تفضل سے
خصوصیت کی صاد آنکھین ہیر دیکھو تامل سے
سر تاکید منظور خدا ہے لام کاکل سے
ہوا اظہار دو ابرو سے اک نون مشدد کا

وہ صورت دہیان مین رکھتے ہین ہم ہر چند عاصی ہین
بھلا اکو بھولین ہین طاعت پر جو ناری ہین
ہمین درہای جنت کھڑکیان دانتونکی موتی ہین
تصور کرنیوالے آپ کے بیشبہ ناجی ہین
بھروسا ہے ہمین اللہ کی قول موکد کا

بہت اونچے گئے موسی تو کوہ طور تک پونہچے
نشانی دو تون تھین اوسکی نشانی سے کہین نیچے
بڑا پلہ کیا عیسی نے کہینچے چرخ پر چلے
ہدف ہو ہو گیا زور کماندار نبوت سے
مقام قاب قوسین اوادنی تیر مقصد کا

ہدف ایسا مقابل شست ناوک کی اگر پائے
کمان رکھدے کماندار آپ کہنچکر تا ہدف جاوے

تعجب کیا کہ احمد بڑھتے بڑھتے تا احد آئے
کشش جب قادر انداز ازل کی زور دکھلائے
کمان حاسے چلے کیون تیر او تری میم احمد کا

مدینے کی طرف جاتے ہیں کہ ہم کعبے کا لین رستا
کہاں اب جبہہ سائی کیجیے کچھ بن نہیں پڑتا
نظر آتا ہے ان دونوں گھروں میں ایک ہی جلوا
احد کو کیجیے یا احمد بے میم کو سجدا
عجب مشکل ہے مضمون میرے مفہوم مردد کا

احد احمد ہیں ایک ان دونوں کا مضمون مطلق تو ہے
نہیں مطلق دوئی کو دخل یہ دعوی صادق ہے
ہر اک ان میں سے ہے معشوق ہر اک ان میں عاشق ہے
دوئی بھی عین وحدت ہے محمد نفس ناطق ہے
مفسر ہے یہ جملہ آئیہ میم مشدد کا

نبی ذی رتبہ سب ہیں آپ لیکن سب سے ہیں برتر
صفی اللہ سے روح اللہ تک جتنے ہیں پیغمبر
یہ برہان انکے دعوے پہ ہے کافی اے خرد پرور
ملا فون نبوت سبکو میم عمر کھونے پر
یہان گھٹ جانے ہیں اسکے احد ہوتا ہے احمد کا

گھٹے اعداد میم احمدی جب عمر حضرت سے
ہوئے ہمنام باری بخت چمکا نور وحدت سے
نبی تو آپ تھے ہی بڑھ گیا پایہ نبوت سے
ہوا رتبے میں افزون قاف قلت کاف کثرت سے
معما پا گئے چشم تامل صاد سے صد کا

جو پہونچا موجزن ہو کر تجلی گاہ یزدان میں
سراپا دونوں عالم غرق ہیں اس بحر عرفان میں
بھرے سب قدسیوں نے گوہر مقصود دامان میں
چڑھا قاف قدم تک اور اترا کان امکان میں
ہے شور اوس قلزم معجز نما کی جزر کا مد کا

دم جنگ آپ نے تلوار کا جب کاٹ دکھلایا
سرون پر ابر شمشیر ہلالی اسقدر چھایا
سیہ کارون نے خوب اپنی سیہ کاری کا پھل پایا
ہوئی شام آفتاب بت پرستی پر زوال آیا
مہ نو خوب چمکا بدر میں تیغ محمد کا

ہوا اوسکی عداوت کی سمائی جب کسی سر مین
مآل کار بربادی ہی تھی اوسکے مقدر مین

پھرا جو اوس سے آیا گردش قسمت سے چکر مین
اوتارا کاسہ سر بارہ کے دور تیغی دم بھر مین
ہوا چاک اوس سے گر برگشتہ ہوکر قلب مرتد کا

عدو پر بھی عجب اندازسے کرتا تھا وہ شفقت
عداوت بھول جاتا تھا نظر آتی تھی جب صورت
یہان تک پھیلی اوسکے گلشن اخلاق کی نکہت
عداوت ہوگئی تاثیر خلق عام سے الفت
سبب ہے شعلہ سیل آب شمشیر مہند کا

شرار برق خاطف سے ہوئی خنون دانہ خرمن
پڑے سے پانی تو حق آتش سوزان مین ہو روغن
کرے باد سحر شمع سحر کو پھونک کر روشن
عجب کیا ہے کہ خواب ناز مین تی رہی ناگن
نہ کھولے آنکھ اگر چھینٹا نہ دین آب زمرد کا

عداوت یک قلم زائل محبت نقش ہر دل ہے
جو قاتل تھا وہ عیسی ہے جو ظالم تھا وہ عادل ہے
کہان اب دیدہ احول دوئی ہر شے سے زائل ہے
نہین حیرت کہ قایل گر کہین اترہ واصل ہے
بیان ہے یہ لب تشدید سے حرف مشدد کا

نبی سے مرتبہ بڑھکر ہے کیا کیسے نبی اوسکو
فضیلت فرد فرد انبیا پر حق نے دی اوسکو
خدا کا فضل روز افزون ہے جسپر کیا کمی اوسکو
وصال حق سے حاصل ہے بقائی دائمی اوسکو
یہان ہے وصل و باقی نتیجہ ایک ہی مد کا

بند ہا سامان جسد م روح و قالب کی جدائی کا
جگر شق ہوگئے ہنگامہ محشر ہوا برپا
زبس تھا آسمان عنبر و تمکین پیکر والا
پڑا لرزہ زمین مین جسم اطہر جب اوسے سونپا
سکون کے واسطے نافع ہوا تعویذ مرقد کا

اندھیرا چھا گیا ہر سو غروب مہر انور سے
اوڑھائی آسمان کو نیلگون چادر سے غم نے
عزیز مصر کے تھے پیر کنعان بطحی سے
عجب کیا ہے اگر کعبہ لباس ماتمی پہنے
کرے ہمچشم یعقوب دیدہ سنگ اسود کا

غم جانسوز حضرت سے و شتونکی ہین دل پانی
قلم کی سینہ چاکی کچھ نہین ہے جای حیرانی

الٰہی فیض ثواب اتم محبوب یزدانی
صریر خامہ سے اس غم مین گر ہو نغمہ خوانی
قلم کو بیگمان بازو ملے اللہ کی ید کا

کھنچا سطح زمین پر جبکہ خط روضۂ انور
ثواب طوف حجر پاتی ہین قدسی گرد پھر کر
شعاع مہر کو پرکار کے مانند ہی چکر
شب و روز آسمان ہوتی ہین قربان اوسکے روضہ پر
کہ ہی نو دائرون مین ایک مرکز گنبد کا

مطلع

نہین برج قمر بقعہ سے انوار مؤید کا
عجب عالم کلس کا ہی عجب جلوہ ہی گنبد کا
برابر رات دن فیضان ہی نور مجرد کا
بیان ہو کس سے شان روضۂ پرنور احمد کا
کہ جسپر اک غلاف سبز ہی چرخ زبرجد کا

کرون وصف بنا یا وصف رفعت اوسکی مشہد کا
نہین کرسی نشین قبہ جو سمجھو عرش امجد کا
فلک کہنا سبب ہوتا ہی کسر شان گنبد کا
لکھون اک مختصر جملہ کہ روضہ ہی محمد کا
یہی مسند الیہ اچھا سبب ہے رفع مسند کا

سپہر و مہر کا دعوی صداقت کو کہان پہونچا
نہ تا قندیل در نور چراغ آسمان پہونچا
تعلی ہی تعلی تھی جو وقت امتحان آ پہونچا
نہ گردون کا غبار اتا غبار آستان پہونچا
اثر پیدا ہوا آخر زحل کی طالع بد کا

تنزل ہی محال اوسکا ترقی جسکی فطرت ہے
توجہ جانب مرکز اگر شان طبیعت ہے
یہ دعوی ہی بدیہی فلسفی کیون گرم حجت ہے
کرہ آتش کا کوسون رہگیا پیچھے یہ حیرت ہے
کہ سر سوی فلک کیون شعلہ ہی قندیل گنبد کا

کہو نکلی نہ نسر طائر اپنے آشیانے سے
فلک کا اختر تقدیر چمکا سر جھکانے سے
تھکے بازوی مرغ سدرہ اس رفعت پہ آنے سے
سنا جاتی کا آنسو ڈھل گرا اوسکے آستانے سے
ہوا ہی درۃ التاج سعادت فرق فرقد کا

یہانکی گرد ہو کحل الجواہر اسکو رہنی دے — بنائینگے اسی گرد قدسی در در خاک چھانینگے
صفائی ہو چکی کیا حاصل اتنی خاک اڑانی سے — فلک اب کوکب دُمدار کی جھاڑو اوٹھا رکھی
ملائک ڈھونڈھتی پھرتے ہین ستر خاک مرقد کا

زمین روضہ انور فلک سی ہے کہین افضل — ہوا ہر روزن دیوار چشم جوہر اول
غبار در سی ہی آئینہ خورشید پر صیقل — جبین عرش ایزد پہ ہی خاک آستان صندل
ہر اک ذرہ ستارہ ہی کلاہ فرق فرقد کا

بلندی یہ ہے وہان روضہ رفعت نشان پہونچا — جہان اوڑکر نہ شہباز خیال قدسیان پہونچا
جبین عرش ہی اگر وہ سنگ آستان پہونچا — زمین تا آسمان پہونچی مکان تا لامکان پہونچا
کہان تک اوج لکھیی اوس خاک پاک مرقد کا

بپا گردان فلک ہین عالم ارواح کو غش ہے — زمین پر چاندنی یا سایہ قصر پریوش ہے
فلک پر شمس ہے یا شمسہ ایوان دلکش ہے — عیان ہی کہکشان یا نقش محراب منقش ہے
فلک ہی یا کلس رکھا ہی چھوٹا سا زمرد کا

تری روضی کو مسجود زمین و آسمان کہیے — عبادت خانہ عالم مطاع دو جہان کہیے
پناہ پست و بالا مامن کون و مکان کہیے — ملاذ جن و انسان مرجع قدسیان کہیے
کہین ہی قبلہ حاجت کہین ہے کعبہ مقصد کا

طبق انوار کو دربار ایزد مین جو پاتی ہین — پئے کسب سعادت سر پہ نذر رکھ کے لاتے ہین
پیام حق بی تکلف کس سی سناتے ہین — سلام حق کو لیکر دمبدم جبریل آتے ہین
عجب مضمون کہیا ہی بیت مین آورد و آمد کا

صفات اوس سرو بالا کی بہت بڑہکر بیان کیجیے — بلند ایسی بندہین مضمون مین کہ آسمان کیجیے
قلم کو فاختہ کی مثل سرگرم فغان کیجیے — ہر جی مینا اس زمین کو تختہ سیر روان کیجیے
قیامت ایک سیدھا سا ملا ہی قافیہ قد کا

مطلع

قیامت میں کہیا ڈھر کا سواد دفتر بد کا
دماغ اب عرش پر کیونکر نہ پہونچے خاک مشہد کا
نظر میں نور ہے تیری بیاض صفحۂ خد کا
تصور میں ترے ہی جنت ہے گوشہ اپنی مرقد کا
کہ تھالا میری چشم تر کا ہے طوبی ترے قد کا

مطلع

کہیں شمس و قمر سے بڑہ کر ہے جلوہ ترے قد کا
دو عالم میں ہے پھیلا نور تیری ذات ارشد کا
اثر ہے پرتو سے چمکا اختر تقدیر فرقد کا
محمد مصطفیٰ پتلا ہے تو نور مجرد کا
ہوا خورشید اقلیم عدم سایہ ترے قد کا

مبارک نافۂ مشک ختن ہو نافۂ آہو کو
نہ یہ موزون نہ پہونچے اسکی رنگت عنبرین مو کو
گلستان سے جو دیکھ چھوڑی اپنی سرو دلجو کو
سواد بت تشبیہ کہیں تیرے گیسو کو
بہار گلشن تنزیہ ہے تو تازی قد کا

دو چار آنکھیں ہے ہین تجھ سے دو عالم سے کنارا ہو
مزا دونا ہو سرو خلد کی پہلو میں طوبیٰ ہو
دو بینی سے دور و نزدیک پست میں دو ہرا تماشا
میسر ایک جلوہ میں مجھی لطف دوبالا ہو
کرون میں دیدۂ احول سے نظارہ ترے قد کا

لکھوں کیا مدحت خط لب جان بخش حشر تک میں
بلند اک بیت ابرو فرد کلیات فطرت میں
کہ ہے وہ حسن مطلع صفحۂ مہر قیامت میں
ہیا ضمنی مطلع عارض ترا دیوان وحدت میں
نکیلا مطلع ایجاد میں مصرع ترے قد کا

رسالت سے تری منظور تھا سب کو ہدایت ہو
نہ ہی حکمت کہ آئے راہ پر گم گشتہ نہیں جو جو
اگر شکل یہ تھی ذات ایک تیری اور عالم دو
بنا یا رہنما جب عالم ایجاد کا تجکو
ہوا خضر سر راہ عدم سایہ ترے قد کا

دوئی سے کیوں نہ نفرت ہو نہ حضرت کی طبیعت کو
بنایا نور یکتائی سے سر تا پا ہی حضرت کو

پسند آئی نہ تکرار اپنی جلوی کی بھی قامت کو | نہ رکھا سایہ تک باقی مٹایا نام کثرت کو

جو روشن بزعم وحدت مین ہوا اکا تری قد کا

بیان شان بسم اللہ ہی ابرو کی آیت مین | خلاصہ سورۂ والشمس کا ہی تری صورت مین
تری باتین شریعت مین ترا جلوہ طریقت مین | کلام ناطق آیات قرآن حقیقت مین

سراپا معنی تحقیق ہے جملہ تری قد کا

نہین ہے تجھ سی باہر ایک بھی قدرت کی نیرنگی | تجلی دو جہان کی تو نی اپنی ذات مین دیکھی
ازل سے ہی تری تقدیر ای محبوب حق چمکی | خدا نے زیب و زینت کی جو بزم آفرینش کی

لگایا اوس مین قد آدم آئینہ تری قد کا

بہت پر زور تھا ہر چند خامہ دست قدرت کا | نہ تھا آسان لیکن کھینچنا محبوب کا نقشا
پس صد محو و اثبات ایک مدت مین کھنچا خاکا | مٹا ڈالین بنا کر صورتین آدم سے تا عیسیٰ

تب آیا راست نقشہ کلک قدرت سے تری قد کا

اوڑا لینا بہت دشوار ہی میرا چلن محسن | ٹھہر سکتے نہین آگے مری ارباب فن محسن
بھلا دیتا ہون مین دم بھر مین سارا بانکپن محسن | مقابل مجھ سی کیا ہو مرد میدان سخن محسن

کہ جوہر ہی مری تیغ زبان مین وصف احمد کا

امیر اوس کا مقولہ ہی کہ جو اس راہ مین آئی | جھکائی وہ سر تسلیم میری پاؤن پر پہلے
عجائب ٹھاٹھ ہی تعلیم پائی اشک سی مینے | فضائی تنگ میدان قلم مین نقطہ و خط سی

بڑے استاد نی مجکو سکھایا ہی پھری گد کا

نہ مدح غیر سے مطلب نہ ذم سی اس قلمرو مین | قلم جاری ہی احمد کی کرم سی اس قلمرو مین
حسد کر کے کہان جائیگا ہم سی اس قلمرو مین | سزا حاسد کو ہی دار قلم سی اس قلمرو مین

کہ یہ دار الحکومت ہی منظفر کامویکا

زبان تیز کے جوہر زبان دان ہین تو سمجھی نے | ولایت مین صفین کین صاف اس تیغ مصفا سے

گرے کٹ کٹ کی دست فکر سی تیر و نکو دستانی | گیا شیراز کو پامال اردوی معلی سے لنے

گیا مان اصفہان لوہا مری تیغ مہند کا

قصیدہ لکھ رہا ہون نعت مین اعجاز ہی روشن | سواد ہر رقم ہی دود شمع طور کا مخزن
قلمدان جیب کوہ طور بستہ طور کا دامن | عصا ہی سوی خامہ ورق ہی وادی ایمن

ید بیضا کو داغ رشک رہتا ہی مری ید کا

دبیر آسمان سی ہی کہین میرا بلند اختر | ہر اک صفحہ مری دیوان مین ہی رشک مہ انور
چمک ہر معنی روشن کی طرہ سے ہے تجلی پر | پڑا ہی طور کی ہوئی مین موج باف زری بنکر

لکھا جو شعر وصف روی تابان محمد کا

ہوی ہین منتظم یہ چار ارکان سخن مجہ سے | منور ہی چراغ طاق ایوان سخن مجہ سے
جہان مین ہی فروغ نور ایمان سخن مجہ سے | زمین شعر پہ نازل ہی قرآن سخن مجہ سے

کتاب آسمان اک نسخہ ہی لوح زبرجد کا

فلک کب ہمعنان توسن طبع روان پونہچا | فرشتون کی جہان پر جلتی ہین اکثر وہان تو پہنچا
بھری ایسی ترارے تا فضای لامکان پونہچا | سخن میری قلم کرنے سواری ہی کہان پونہچا

کہ کالے کوسون سبزہ رہگیا چرخ زبرجد کا

تعلی حد سی بڑہکر ہو چکی لازم کنارا ہی | لکھون پھر شعر تر مدحت مین فکرت کا اشارا ہے
طبیعت باڑہ پر آئی ہی دل نی جوش مارا ہے | مری طبع روان کا پھر اوسی گھاٹ اب اوتارا ہے

تماشا دیکھیے بحر سخن کی جزر کا مد کا

مطلع

وجوب امکان دونون مین ہی جلوہ نور بیحد کا | وہ اک غنچہ یہ اک گل ہی تری گلزار مقصد کا
کہین مصداق مطلق کا کہین مظہر مقید کا | احد کا غیب مین مورد شہادت مین تو احمد کا

ہی مشہور ایک ہی بیشک یہ دو چشمی ہی الشہد کا

ہوا جب قصد میرا نعت مین موزون قصیدہ ہو
لکھی مطلع برابر کی جو پائی قافیے د و د و
نہین آتا ہی مجھ پر حرف اگر انصاف سے دیکھو
بمجبوری لکھا الیہ کی صورت لفظ اللہ کو
نہ آیا ہاتھ اچھا قافیہ جب کوئی احمد کا

ہوا تیرا ظہور آخر مین عالم کو نہ حیرت ہو
یہ مضمون صاف روشن ہی اگر چشم بصیرت ہو
موخر انبیا سی کیون نہ خلق جسم حضرت ہو
یہ تھا منظور رفتہ رفتہ تکمیل نبوت ہو
خدا نے منتظر رکھا جو تیری آمد آمد کا

بڑا نکتہ ہی اس تاخیر مین گر غور سے دیکھو
کہ اس منصب سے پھر اور انبیا محروم رہجاتے
نہ آنے واسطے پیدا کیا حق نے تجھے پہلے
کہ دست صنع گر فارغ ہوا مقصود اصلی سے
مقید پھر نہو گا مطلق ایجاد مقید کا

خلیل اللہ نے کی واہ کیا ہی کار پردازی
لگائی تجھسے لو ای گرمی بازار طنازی
ہوی انگاری غنچے بھوبی شعلونکو سرفرازی
تری رشتے سی مثل شمع کی آتش سی گلبازی
ہوا ہی تجھ سی روشن نام تیری جد امجد کا

غلط ہو دفتر آئین کاتب اعمال جاکر مین
مدین نیکی ہی کی رہجائین باقی ساری دفتر مین
بدی کی جو رقم ہو جا پڑی منہائی کر گھر مین
محاسب سے شفاعت تیری جب دیوان محشر مین
صحیح آئی نہ میزان مین سیاہہ دفتر بد کا

سوا اللہ کی لا علم ہین سب تیری فطرت سے
ملک جن و بشر کوئی نہین واقف حقیقت سے
مقدم ایک کی خلقت نہین ہی تیری خلقت سی
کبھی پہلے تری تصویر ازل مین دست قدرت سے
ہوا لفظ خدا سی اشتقاق اول تری خد کا

مناسب ہے تری ترکانگی چلمن بیت یزدان کو
مزین ہی تری خط کا کتابہ عرش سبحان کو
تری عارض کا شمسہ چاہیے ایوان ایمان کو
تری ابرو کی ہی محراب اللہ زمرد طاق عرفان کو
در اسلام کو درکار ہی بازو تری ید کا

دکھائی خسرو انجم نے مجکو آسمان جاہی
مری نظرون مین ہی اک گردہ چتر شہنشاہی
ہوئی تیری مراتب سے کماہی کسکو آگاہی
تجمل کا ملے ہی مراتب سے تا ماہی

ثریا سے ثور تک اک گاو تکیہ تری مسند کا

نہ گذرے کیون ترے اعدا کی ذلت اور خوارئین
محب کیونکر نہ پائین حظ تری خدمتگذارئین
غم و شادی ہین دونو محو تیری پاسداریمین
الم مصروف تیری دشمنونکی غمگساریمین

خوشی کو کام ہی تیرے محبونکی خوشامد کا

طبیعت کی سخندانونکو منظور آزمائش ہے
وگرنہ اونکی مداحی سے کب تیری نمائش ہے
بہت دشوار باب نعت و مدحت کی کشائش ہے
ستائش کی لیے تو واسطے تیری ستائش ہے

کہ مذکور قرآن مین ترے اوصاف بیحد کا

خداوند دو عالم آپ تیری مدح کرتا ہے
صحف جتنے ہوے نازل ہر اک مین ذکر تیرا ہے
جو ہو تیری ثنا پر بند ہم مین ہے وہ سچا ہے
سوا تیرے کسیکی مدح کرنا جنکا شیوا ہے

یہ سچ ہے وہ لیے پھرتے ہین جھوٹا نقل ابجد کا

تری خدمت ثنا ہی حاجت روا اب عرض ہی تیئی
روا ہون حاجتین تیری کرم سے میری دین و دنیا کی
ثنا سے دوسرے کی ہو نہ آلودہ زبان میری
یہ خواہش ہے کرون مین عمر بھر تیری ہی مداحی

نہ اوٹھی بوجھ مجسے اہل دنیا کی خوشامد کا

بڑھے سوز درونی داغ عشق فتنہ سامان سے
تمنا ہو کہ چمکے بخت نور مہر عرفان سے
شرر نکلین اوٹھین شعلے ہوا دیدہ تب لمعان سے
چمک ہو دردکی دل مین خیال روی تابان سے

ستارہ اوج پہ ہو جسم کی برج مشید کا

پھنسا سے دام گیسو مین دل مین مجھ سا ایسا
یہان جبتک کہ ذرا آب و دانہ تجھمیر پھر کی دم تیرا
رہون مین رشتہ بر پا جب تلک تیرے ذقن کا
کمند دل رہی چھوٹے نہ تیری ڈور کا پھندا

ہے ٹوٹی دم کا دھاگا طائر روح مقید کا

بنادی مجکو ایسا مست اپنی چشم شہلا سی
کہ ہو جی سے تنفر روح بھاگی جام و مینا سی
دل وحشی کرے رم دونون عالم کی تمنا سی
ہرن ہو نشہ میرا نشاتین دین و دنیا سے
رہون خائف تصور کرکی مین دو دال سی دد کا

کری خاصیت اکسیر پیدا میری خاکستر
مذہب ہی مطلا ہو مری اعمال کا دفتر
محک مین امتحان کی پیشگاہ حضرت داور
برنگ زر چڑہی سونا مرا میزان محشر پر
اٹھون مین قبر سی مخمور تیری چشم اسود کا

کرے بیتابیان میری لیے ہر موج کوثر مین
جگہ مجکو ملے رشتی کی صورت قصر گوہر مین
رقم ہو نام میرا دفتر خاصان داور مین
فرشتے دیکھکر مجکو کہین دیوان محشر مین
جگہ خالی کرو مداح آتا ہی محمد کا

لکھا ہی اس قصیدی کو جو ہی وصف حضرت مین
کہی ہین بسکہ اکثر شعر جمع اوصاف قامت مین
عوض ہر بیت کی پاؤن سکونت قصر جنت مین
تلی اس نظم کا ہر حرف میزان قیامت مین
بطرز تازہ ہو وزن اپنی اشعار مجدد کا

قصیدہ ختم ہوتا ہی صلہ اسکا عنایت ہو
اد ہٹھاتا ہون دعا کو ہاتھ وا باب اجابت ہو
بغل مین یہ قصیدہ سر پہ اکلیل سعادت ہو
تری دربار مین ہر وقت رہنی کی اجازت ہو
مجھے سرکار سی خلعت ملی عیش مخلد کا

نہ تجکو تیری خالق سی کسی صورت جدا سمجھون
ظہور شان مطلق کا مین تجکو واسطا سمجھون
حق آئینہ ہو دل صاف اصلی مدعا سمجھون
تری عارض کو مین آئینہ نور خدا سمجھون
کہ فہم سر وحدت ہی الف ایمان کی ابجد کا

قمر سمجھون رخ تابان کو یا مہر سما سمجھون
کلف اوس مین جلن اس مین ہی سمجھون تو کیا سمجھون
یہ تشبیہ مین ہین برعکس ایک مرتخی تھا سمجھون
تری عارض کو مین آئینہ نور خدا سمجھون
کہ فہم سر وحدت ہی الف ایمان کی ابجد کا

دم تحریر تیری ذوق سے بڑہ جای تر دستی
شمول اشک شیرین ہی دوات اتنی تو چھلکی
قلم سے نکلین آنسو ہویہ جوش خندۂ شادی
الٰہی پھیل جای روشنائی میری نامے کی

بڑہا معلوم ہو لفظ احد مین میم احمد کا

کبہی تو کام آئی روشنائی میری نامی کی
نئی صنعت دکھای روشنائی میری نامی کی
کوئی تو رنگ لاتے روشنائی میری نامے کی
الٰہی پھیل جای روشنائی میری نامے کی

بڑہا معلوم ہو لفظ احد مین میم احمد کا

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

ای صانع دہر و جن و انسان — وی خالق خلد و حور و غلمان
رحمان ہے تو رحیم ہے تو — منان ہے تو کریم ہے تو
غفار ہے تو عظیم ہے تو — ستار ہے تو حلیم ہے تو
واحد یکتا ہے ذات تیری — دانا بینا ہے ذات تیری
ذی جود ہے خوش جمال تو ہے — ذو الفضل ہے ذو الجلال تو ہے
ہر غم مین بڑا رفیق ہے تو — بندون پہ بہت شفیق ہے تو
قطرہ ہے در خوشاب تجہ سے — ہر ذرہ ہے آفتاب تجہ سے
سلطان جو یہان ہے بحر و بر کا — ادنے وہ گدا ہے تیرے در کا
ہر ایک کو آسرا ہے تجہ سے — ہر ایک کی التجا ہے تجہ سے
بندون پہ یہ کی بڑی عنایت — بھیجے جو نبی سپئے ہدایت
اون سب مین علی الخصوص احمدؐ — تاج سر انبیا محمدؐ
حضرت نے رہ ھدا بتائی — آئی رہ راست پر خدائی
مرحوم ہوئی یہ امت خاص — حضرت نے بتائی راہ اخلاص
اب کوئی جوان مین ہو خطا کار — ہے قہر بجا کہ تو ہے قہار
ہر قہر مین ہے کہان ٹھکانا — آلودۂ جرم ہے زمانا

عاصی ہین گنہگار ہین سب — رحمت کے امیدوار ہین سب

مین سب سے زیادہ ننگ امت — پابند طمع خراب نیت

طاعت نہین مغفرت کے قابل — روزہ فاقہ نماز باطل

طاعت وہ کہان خضوع جس مین — سجدہ وہ کہان خشوع جس مین

ہوتا نہین کوئی کام ایسا — جس سے کہ ہو دلکو کچھ سہارا

دریای خطا مین غرق عاصی — دن رات جرائم و معاصی

عاصی ہون گناہگار ہون مین — مجرم ہون سیاہکار ہون مین

ناچیز حقیر ذرۂ خاک — اک قطرۂ آب وہ بھی ناپاک

ہستی ہے سو نقش آب سے ہے — موہوم بعینہ حباب سے ہے

کہتا نہین دے بہشت مین گھر — کہتا نہین دے شراب کوثر

ہان نار عقاب سے بچا لے — محشر مین عذاب سے بچا لے

فردوس کہان کہان مین خاشاک — وہ عالم پاک اور مین ناپاک

یارب تجھے واسطہ نبیؐ کا — یارب تجھے واسطہ علیؑ کا

درپیش ہے سخت روز کل کا — کرنا نہ مواخذہ عمل کا

سنتا ہون کریم نام تیرا — سنتا ہون رحیم نام تیرا

مجرم نہین قابل عدالت — رحمت رحمت ہزار رحمت

یارب جو قریب موت آئے — دم اور تجھے پیام فوت آئے

آنکھون مین گرتے ہے سرشک جاری — تحریک رگون کی اضطراری

احباب عزیز جملہ موجود — مجبور کہ باب چارہ مسدود

اوس وقت ترا کرم ہے درکار — آسان ہو مجھ پہ راہ دشوار

آنکھون کے تلے ہو جب اندھیرا — جاری ہو زبان سے نام تیرا

سب سہل ہو نزع کی اذیت — ایمان رہے مرا سلامت
شفقت سے مدد کرین ہمیشہ — غولون سے بچائین خضر آکر
ہمراہ خفضہ ہون مین روانہ — پڑھتا ہوا شعر عاشقانہ
حاصل ہو وہ کوچہ سلامت — ہو جس مین پناہ تا قیامت
صدقے سے نبیؐ کے رب رحمان — ہون قبر کی مشکلین بھی آسان
یون خواب کرون لحد کے اندر — پھر آنکھ کھلے تو صبح محشر
محشر مین ہو زیر ظل رحمت — سایہ ہے مجھے مہر کی حرارت
دہشت تو مجھے حساب کی ہے — ہے چشم شفاعت نبیؐ سے
حامی ہین اگر وہ شاہ ذیشان — میزان و صراط سب ہین آسان
کی نعت نبیؐ لیا ترا نام — امید ہے ہو بخیر انجام
تو نخل امید کو ثمر دے — دامن گل مدعا سے بھر دے
مجھ پر بھی ہو کلک عفو جاری — مان باپ کی بھی ہو رستگاری
سب میرے عزیز و اقربا شاد — جنت کے مکان ہون انکے آباد
زندہ جب تک رہون جہان مین — اس جوف زمین و آسمان مین
عزت سے بسر ہو یا الٰہی — حرمت سے بسر ہو یا الٰہی
محتاج نہون کبھی کسی کا — دامن رہے ہاتھ مین نبیؐ کا
یہ بھی رہے آرزو نہ جی مین — مرقد ہو تو روضۂ نبیؐ مین
مقبول امیر کی دعا کر — مانگا ہے جو کچھ وہ سب عطا کر

دیگر مناجات بحضرت قاضی الحاجات

الٰہی الٰہی گنہگار ہون — خدایا خدایا سیہ کار ہون

ہوئی عمر جرم و خطا مین تمام
نہین کام سے میرے جتنے ہین کام

خطا رات دن کجروی دمبدم
رہ راست بھولا ہوا ہر قدم

شب عمر غفلت مین آخر ہوئی
مین سویا کیا صبح ظاہر ہوئی

گناہون نے گھیرا مجھے اسطرح
کوئی نقطہ پرکار مین جسطرح

سیاہی گناہون کی جاتی نہین
یہ شب صبح ہونیکو آتی نہین

روان قافلہ کیا مین باندھون کمر
نہین کچھ مری پاس زاد سفر

نہ زر کا بھروسا نہ کچھ زور کا
قضا سر پہ ہے سامنا گور کا

نہ روزہ نہ ہے ٹھیک میری نماز
جز اندیشۂ خام و حرص دراز

گرفتار جرم و خطا ہر نفس
ہوا خواہ حرص و ہوا ہر نفس

گناہونکا انبوہ ایسا ہوا
جدا مجھ سے کثرت سے تقوی ہوا

جو بعد تجسس ملے بھی کہین
کبھی تجکو دھوکا ہوا مین نہین

ہوئی مفت برباد عمر عزیز
نہ آئی مجھے نیک و بد مین تمیز

کشاکش مین یہ جان رنجور ہے
زمین سخت ہے آسمان دور ہے

قضا گھات ہر دم لگاتے ہوے
غم گور پہلو دبائے ہوے

جسے دیکھتا ہون وہ بیگانہ ہے
جو ہمخانہ ہے دشمن خانہ ہے

عدو ہین مرے خود مرے دست و پا
گواہی یہی دینگے روز جزا

ہوا خواہ ہمدم عزیز اقربا
یہ سب اپنے مطلب کے ہین آشنا

خلاف طبیعت اگر بات ہو
کسی کو نہ پاس ملاقات ہو

تیری ذات بندی کے تنہا شریک
تری شان ہے وحدہ لاشریک

کرم اسے خداوند چرخ و زمین
تری ذات ہے ارحم الراحمین

ترے نام ہین ای خدای کریم
لطیف و ودود و غفور رحیم

سزاوار آتش ہون مین لا کلام / نہین عذر کا کوئی اس مین مقام
ترا قہر اگر گرم پرخاش ہو / گناہون کی ہرگز نہ پاداش ہو
مگر تجہ سے امید ہے یا کریم / لڑکپن سے سنتا ہون تجکو رحیم
مین عاصی ترا نام غفار ہے / نکر فاش پردہ کہ ستار ہے
ترا عفو عصیان سے ہمدوش ہے / عطا پاش ہے تو خطا پوش ہے
الٰہی بحق رسول کبیر / اسکے بحق جناب امیر
اسکے باصحاب خیر الورا / اسکے بانصار شاہ ہدا
پئے انبیا و پئے اولیا / پئے اتقیا و پئے اصفیا
گنہگار ہے ایک جسم ضعیف / حقیر و فقیر و ذلیل و نحیف
بدن مین ہے رعشا ترے خوف سے / لرزتا ہے بندا ترے خوف سے
نکر میرے جرم و خطا پر نظر / رہے اپنے لطف و عطا پر نظر
کرم سے یہ روی سیہ کر سفید / دکھائے شب یاس صبح امید
بلاؤن مین تیری طرف دہیان ہو / جو مشکل پڑے مجہ پہ آسان ہو
دم نزع کلمہ پڑہے ہون دمبدم / رہون دین حق پر مین ثابت قدم
شیاطین اگر آئین بہر فتور / کرون تیغ لاحول سے اونکو دور
نہ پھسلون کڑی نزع مین سہہ کر مین / سنبھلتا رہون یا علی کہکے مین
فرشتے جو آئین دم احتضار / نہ کانپون رہے دل مرا استوار
جدا تن سے ہو جان تو اس طرح / نکلتی ہے پھولون سے بو جسطرح
لحد تک جو لیجائین بیجان بدن / مرے اقربا بعد غسل و کفن
پس دفن پیش آئے راہ مہیب / نہ یاور نہ ہمدم مین تنہا غریب
نہ دیوار خانہ نہ ظل درخت / شب تیرہ و تار و ہنگام سخت

ذرا ہو جو رحمت کا تیری ظہور
ہوں استخوان بدن چور چور

فرشتے وہ آنکھیں نکالے ہوئے
غضب گرز آتش سنبھالے ہوئے

مقام تلاطم مہیا عذاب
یہ طاقت ہے میری کہ دوں میں جواب

مدد کو عنایت سے احمد کو بھیج
خدا یا خدایا محمد کو بھیج

جواب انکو وہ میری جانب سے دیں
رہا ہوں زبان سے جو منہی کہیں

اشارے سے انکے ہو میری نجات
گذارہ ہے رحمت مین اتنی ہی بات

محمد کے فیض قدم سے لحد
چمن ہو چمن المدد المدد

قیامت میں بھی مشکل آسان کر
گنہ ہون یہ میرے نہ کچھ دھیان کر

وہ گرمی وہ دم اہل محشر کے بند
سوا نیزے پر آفتاب بلند

قیامت کی شورش غضب کا تعب
پسینے مین ڈوبی ہوئی خلق سب

ڈرے کیون نہ انسان کی کیا بساط
وہ میزان کی دہشت و خوف صراط

موکل ادھر گرز تولے ہوئے
جہنم ادھر منہ کو کھولے ہوئے

ترا سامنا سخت ہیبت کی جا
سراسیمہ سب انبیا اولیا

وہ میدان ہزارون برس کا وہ روز
دلون مین طپش آتش خانہ سوز

دم تیغ پر پاؤن ڈر کا محل
سنبھالے جسے تو وہ جائے سنبھل

ترے خوف سے گم رسولونکے ہوش
سوائے محمد دو عالم خموش

سراپا کی سجدہ مین تیرے حضور
زبان سے یہ جاری کرم اے غفور

اسے کہہ یہ جب پیش ہو مرحلہ
جرس دار نالان ہو ہر قافلہ

مین عاصی ہون قیدی دام غم
محمد کا صدقہ کرم کر کرم

عدالت مین میرا گذارہ نہین
فقط عفو یا ارحم الراحمین

جو ہون قرار انکا الٰہی خفت سہو
مری اہل محشر مین ذلت نہ ہو

بچھا ایسے لطف و کرم کی بساط — کہ آسان کرون سطے مین ادھر صراط
دم تیغ پر پاؤن قائم رہین — غلام محمد ہے یہ سب کہین
گذر جاؤن مشکل مقامون سے مین — کہ ہون مصطفے کے غلامون سے مین
شفاعت سے احمد کے بیڑا ہو پار — رہون تیرے سائے مین پروردگار
عنایت ہو تیرے نبی کی مدد — کہ جنت مین پاؤن مقام ابد
امید سیہ رو کی ہے التجا — کہ ماں باپ میرے عزیز اقربا
ترے سایۂ عاطفت مین رہین — ترے سایۂ مغفرت مین رہین
رہون زندگی بھر مین عزت کے ساتھ — بسر ہو مری عمر حرمت کے ساتھ
اسی تیرے ہاتھ ہے آبرو — پھرانا نہ مجھکو کبھی کو بکو
رہے حاجتون مین یہ دل مستقیم — کسی کا نہ محتاج ہون یا کریم

کٹے سہل راہ حیات و ممات
برائے محمد علیہ الصلوٰۃ

تمت

تقریظ دلپذیر و تحریر بی نظیر از نتائج افکار مجمع علوم دینی و دنیوی مورد افضال ایزد سبحان جناب مولوی غلام محمد خانصاحب متخلص تپش اڈیٹر اخبار زادہ

شاہد زیبائی سخن نے حسن جمال مین کمال پایا ہی اور کمال کبھی بی زوال پایا ہی معشوقہ معنی زیور کلام سے محلی ہی وہ زیور تابناک کہ زر و جواہر سے زیادہ مزین و مجلی ہی اگر اوس دلفریب شکل و شمائل کے شیفتہ و فریفتہ ہم نہو سکے کیا ستم تھا اقلیم خیال مین ہو کا عالم تھا آفریدگار سخن کی شان کن فکان کا جلوہ نئی نئی صورت مین ظہور پاتا ہی صانع مطلق کی قدرت کا تماشا عجب عجب رنگین اداؤن سے نظر آتا ہی سچ تو یہ ہی کہ حقیقی اور مجازی کے سب سامنے ہین اوسکی حیرت آور کارخانے ہین اگر نطق کو

ایک پری پیکر صورت بناکر ہم سے نہ چھپاتا تو اوس سے دیکھکر کسے ہوش آتا فی الحقیقت یہ
اوسہی کی حکمت کے نمونے ہین طلسم صنعت کی شعبدے ہین کہ مختلف پیرایہ مین کبھی عشوہ گرون
کے عشوہ اور کرشمہ سازون کے کرشمہ کو دلربا بناتا ہی کبھی معنی طرازی کا اعجاز سکھاتا ہی
داؤد الحانی سحر وجد مین لاتا ہی گاہ اوس بیداد گر سفاک کی خنجر نہانی سے گھائل کرتا ہی گاہ
وارفتگی پر مائل کرتا ہی غرضکہ جذبات قلوب کا عالمگیر اثر ہی اسکا گرویدہ ہر فرد بشر ہی ٭
اک زمانہ ہی کہ محو رخ جانانہ ہی + ایک عالم ہی کہ اوس حسن پہ دیوانہ ہی + دہر مین جلوۂ
یکتائی معشوق کو دیکھ + زاہد خشک بھی اوس شمع کا پروانہ ہی + سبحان اللہ صل علی
زہی نصیب اوس چمن آرای گلشن کے جسکا باغ سخن نعت و منقبت کی فیض آب سی سرسبز
و شاداب ہوا اور پھر وہ باغ کیونکر نہ خلد برین کا جواب ہو الحمد للہ کہ ایسی چمنستان سخن کے
نخلبند اوستاد فن کامل اکمل فاضل افضل شاعر شیوا بیان سحبان زمان فیض رسان عالم مداح
و عاشق صادق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مفتی مولوی امیر احمد صاحب امیر
سلمہ اللہ الاعلم ہیں جنکے فیض تربیت سی ایک زمانہ کامیاب ہوا گلشن معنی آبیاری
مبداء فیاض سے سیراب ہوا ٭ عجب دیوان ہی نور علی نور + سراسر جسمین حمد و نعت
مسطور + زمین سے عرش تک یہ غلغلہ ہی + کہ اس مین مدحت خیر الوریٰ ہی + کلام پاک
ہی کام و ذہن پاک + زبان پاک اور بیان پاک اور سخن پاک + یہ کہتی ہین اسی سنکر ملائک
بڑہا اب مرتبہ انسان بیشک + نہ کیونکر دہوم ہو ایسے سخن کی + یہ ہی روح روان
ہر انجمن کی + وہ ہر ہر لفظ مین رنگ ادا ہی + ارم بھی عندلیب مدعا ہی + جہانتک
وجد کی حالت ہو کم ہی + کہ حال عاشق صادق رقم ہی + عجب گفتار یہ صل علی ہی +
کہ اسپر جان سو جان سے فدا ہی + نہو کسطرح سے مقبول عالم + کہ ہی نعت جناب فخر آدم +
سبحان اللہ جسکا ممدوح ایسا عالی مقام ہو اوسکی مداح کا کیونکر نہ برتر کلام ہو فی الحقیقت
یہ کلام رشک کلیم ہی کوثر ہی تسنیم ہی نعیم ہی نہ ہہان اَلشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ

کا مضمون ہی نہ فِی کُلِّ وَادٍ یَّھِیۡمُوۡنَ کا افسون نہ اِنَّھُمۡ یَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا یَفۡعَلُوۡنَ
کا جنون ہی یہان تو اور ہی ذکر اور ہی فکر اور ہی بات ہی شاعری نہین پیام
الہام ہی یا معجزہ ہی یا کرامات ہی نہ اس مین لاف و گزاف کو دخل ہی نہ مبالغہ
شاعری کی نقل ہی مگر صاف صاف عاشقانہ بیان فراق و مہجوری درد و الم ہی
لذت عشق اور مذاق طبع اور لطف فہم و قوت علم و رفعت فکر سے تحریر او تقریر
کا اور ہی عالم ہی کیون نہو ایسی مداح کے قدردان فیض بیان بھی تو چشم بدور حضور
عالیجناب نواب **کلب علیخان** بہادر دام اقبالہ فرمان روای رام پور ہین جو خود
عاشق رسول مشہور ہین مین بھی گو کہ فن شاعری سے بیگانہ ہون مگر شاہد سخن پہ
جان دیتا ہون حسن معنی کا دیوانہ ہون لاتقنع یہ بات کہتا ہون کہ خدا سر دے تو یہی سودا دے محبت محبوب خدا
مین مخمور رہے مصنوعی حالت تعشق اور خیالی ڈھکوسلے جو سرتاسر کذب سے بھری ہین
نہایت بری ہین موفق حقیقی ایسے نصیب میرے کرے عشق حبیب دے آل التقریر اس زنگ
آفرینش تپش کا یہ مژدہ تازہ ہی کہ یہ کلام فیض انضمام جو معشوق سخن کا غازہ ہی
در ینولا مطلع الانوار سپہر معانی بحر ذخار نکتہ دانی سخن سنج بے مثل قدردان لاثانی
محامد انتساب والا پایگاہ جناب منشی **نولکشور** صاحب دام دولتہ و حشمتہ کے مطبع
فیض منبع مین بماہ ربیع الاول ۱۲۸۹ھ ہجری چھپکر تمام ہوا بشہرت عام طالبان
فروغ سخن سے یہ پیام ہو کہ یہ کتاب مستطاب المسمی بہ **محامد خاتم النبیین**
ہم خرما و ہم صواب ہی عاصیون کی بخشش کا ذریعہ اور طالبون کے لیے نزول
رحمت کا باب ہی اب بفحوای مَنۡ اَحَبَّ شَیۡئًا اَکۡثَرَ ذِکۡرَہٗ اس تقریظ کو درود
پڑھکر دو شعرون پر تمام کرتا ہون اوراق خاتمہ کو رو کش ماہ تمام کرتا ہون **شعر**
بلغ اللہ صلاتی و سلامی ابدا + للنبی عربی مدنی حرمی + **دیگر**
صل یا رب علی من رجاء الکرم + خص من جاء الیہ لعموم الناس +

قطعۂ تاریخ افصح الفصحا و ابلغ البلغا مولوی محمد فصیح اللہ المتخلص بہ وفا

چھپا دیوان امیر عاشق محبوب یزدان کا
کہ ہر مصرع کو جسکے سلک در بی بہا کہیے

بلاغت اور فصاحت میں وہ بی مثل زمانہ ہیں
سلف سے شاعروں میں مثل انکا کون تھا کہیے

مضامین عمدہ و عالی لکھے ہیں نعت کے سارے
بجا ہے گر انھیں عاشق رسول اللہ کا کہیے

ملائک عرش پر کہتے ہیں اک اک شعر سن سنکر
کہ اس طبع رسا پر آفرین و مرحبا کہیے

وفا کو فکر تھی تاریخ کی ناگہ کہا دل نے
زبان و جان سے ایک اک شعر صل علی کہیے

۱۲ ۸۹

ایضاً

وفا چھپ چکا جب کلام امیر
تو دل کو مرے فکر تاریخ تھی

کہا ہاتف غیب نے ناگہان
لکھو دفتر پاک نعت نبی

۱۲ ۸۹

قطعۂ تاریخ از نتایج افکار سرآمد اہل کمال حکیم میر ضامن علی جلال

نعتیہ چھپ چکا جو یہ دیوان بیمثال
منشی امیر احمد والاصفات کا

مصرع سال طبع قلم نے لکھا جلال
دیوان ہے نعت احمد والاصفات کا

۱۲ ۸۹

صحت نامہ محامد خاتم النبیین ﷺ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱	مضامین تازہ	معانی تازہ
۴	۱۸	اوسکی	اسکی
۵	۱۶	ڈر	دُر
۸	۱۲	کبھی سی	کبھی کی
۱۳	۱۳	تلایٔ	تابع
۱۴	۱۷	توقیر	توفیر
۱۵	۱۱	سوزن	سوزنی
۱۷	۲	کا	پہ
//	۱۷	کشف و اسرار	کشف اسرار
۲۱	۱۱	شمع	خرم
۴۰	۳	پیرور	پیرو
۴۵	۱	و	وہ
۶۹	۱۴	کا	کو
۷۳	۶	حیرت	حسرت
//	۱۲	حاتم	خاتم
۹۳	۲۰	مہرومہ	مہرمہ
۹۸	۱۲	قلم بھی یہی	قلم بھی ہی
۱۰۵	۱۵	پاس	یاس
۱۰۷	۱۹	نہ آسمان کا	نہ آسمان کہ
۱۱۰	۱	کہ یہ کیا ہوا	کہ کیا ہوا
۱۱۸	۳	مٹایا	مٹانا
۱۱۹	۴	ہوا	موا
//	۱۲	بہولا چمن	بہولا چلن
۱۲۰	۱	لکا	لٹکا
//	۳	بہاری	ساری
//	۶	بو	جو
//	۱۱	نام نام	نام
//	۱۲	سواد خط ریحان	این بند موخر باید
//	۱۵	شب معراج	این بند مقدم باید
۱۲۱	۷	ہراک کیاری کو	ہرایک کیاری کو
۱۲۲	۱۵	موتی	ہوتی
۱۲۴	۴	دونون	دونی
۱۲۵	۱	یزانی	یزدانی
۱۲۶	۱۱	شمہ	شمسہ
//	۲۰	سرروان	سروروان
۱۲۷	۲	ڈہرکا	دہڑکا
//	۱۵	ہی ہ	ہی وہ
۱۲۹	۱	تیرون کی	ترکون کی
۱۳۰	۱۱	پہولی	بہولی
//	//	سرفرازی	سرافرازی
۱۳۱	۴	خط	حظ
۱۳۸	۱۰	شوزش	سوزش
//	۱۷	سجدمین	سجدی مین

تمت